افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد

بعون صانع مکان و مکین و بفضل خلاق زمان و زمین

قصہ شاہزادۂ یوذاآسف و حکیم بلوہر الموسوم بہ

فوائد المومنین

مقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ و زیر گنج بتاریخ ہفتم ماہ شوال المکرم ۱۳۱۱ ہجری

در مطبع اثنا عشری باہتمام سید محمد عباس علی صاحب رضوی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد پروردگار ایسی دشوار ہی کہ اگر حضرت خضر بھی چاہین تو باین عمر بیشمار و بدستیاری اقلام واشجار صفحات کائنات پر نہ تحریر کرسکین پس مین خاکسار ذرہ بمیقدار کس شمار قطار مین ہون جو ایسے بحر ذخار ناپیدا کنار کی شناوری کرون ہان شمائیل و ذرہ از خورشید خصائیل سمجھکر کچھ عرض کرتا ہون وہو ہذا ✦ شعر ✦ حمد مین جسنے جو کلام کیا ✦ مین نے یون حمد کو تمام کیا ✦ اور نعت سرور کائنات خلاصہ موجودات حبیب خدا شفیع روز جزا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے دشوار ہی جسکے بیان کرنے مین انسان ناچار ہی واقعی انھون نے ایسا مرتبہ پایا ہی کہ خدا نے خود اسکے باب مین فرمایا ہی وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوحٰی اور منقبت جناب شیر خدا باین جود و عطا نفس رسول و زوج بتول اسد اللہ غالب علی ابن ابیطالب کا کیا مذکور ہی شعر علی کے رتبۂ اعلیٰ کو کوئی کیا جانے ✦ خدا کے بعد رسالت مآب سمجھے ہین ✦ سبب تالیف کتاب خاکسار ذرۂ بمیقدار حقیر سراپا تقصیر بندۂ درگاہ لم یزلی سید عباد علی ابن جناب قبلہ صوری و معنوی کعبہ دینی و دنیوی میر عابد علیصاحب رضوی بکمال عرق ریزی و جانکاہی　مصنف
یہ رسالہ صرف بنظر فائدہ اطفال مومنین تالیف کیا اور فوائد المومنین اسکا نام رکھا تاکہ اطفال برادران ایمانی اس رسالہ کے مطالع سے بہرہ مند ہو کر اس عاصی کو بدعائی خیر یاد فرمایئن

قصۂ بلوہر اور یوذآصف کا کہ مشتمل امثلۂ کثیرہ اور مواعظ جلیلہ پر ہو

ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے محمد ابن ذکریا سے روایت کی ہو کہ ایک بادشاہ ممالک
ہندوستان مین بالشکر فراوان اور مملکت وسیع تھا اور مہابت عظیم اس بادشاہ کی رعیت
کے دلون مین مستقر تھی اور ہمیشہ وہ اپنے دشمنون پر ظفر پاتا تھا باوجود اُس جاہ وحشم کے
حرص عظیم رکھتا تھا تمام امورات دُنیا پر لذت ہاے دُنیا اور لہو ولعب اور متابعت
ہوا وہوس نفسانی مین ایک دقیقہ فروگذاشت نکرتا تھا اور دوست ورفیق اور خیرخواہ
باایمان اُسکے نزدیک وہ شخص تھا کہ اُسکے اعمال ناشایستہ پر تعریف وتوصیف کرتا
تھا اور اُسکی برائیون کو اُسکی نظر مین زینت دیتا تھا اور دشمن وبدخواہ ترین مردم اُسکے
نزدیک وہ شخص تھا جو اُسکے اُن اُمور کے ترک کا امر کرتا تھا اور وہ بادشاہ ابتداے
جوانی اور شباب مین بادشاہت پر منصوب ہوا تھا اور صاحب راے اصیل اور
زبان بلیغ تھا اور تدبیر امور رعیت اور ضبط احوال مین اُنکے نہایت عارف تھا
ازبسکہ لوگ اُسکے اُن اوصاف سے مطلع ہوئے تھے خواہ مخواہ سب اُسکے مطیع
ومنقاد ہوئے تھے اور ہر سرکش اُسکے آگے ذلیل تھا اور جمع ہوئے تھے واسطے
مستی جوانی اور مستی سلطنت وجہان بانی اور بیہوشی اور خواہش اور خودبینی اور
ظفریابی دشمنو نپر اور اطاعت اور فرمانبرداری اہل مملکت اُسکے موجب طغیان
اور زیادتی اُن مستیونکی ہوئی تھی بس تکبر وتطاول کرتا تھا حقیر جانتا تھا بسبب غرور
مدح وستایش مردم اعتماد اُسکا تمامی عقل ورای پر اپنی زیادہ ہوتا تھا اور ہمت
ومقصود اُسکا سواے دُنیا کے اور کچھ نہ تھا اور باسانی اُسے میسر اور حاصل ہوتا
تھا جو کچھ طلب کرتا تھا اور چاہتا تھا اُمور دُنیا سے مگر بیٹا نہوتا تھا اور کئی بیٹیاں تھین اور
اور قبل اُسکے پادشاہی کے امر دین اُسکے شہر مین بہت جاری تھا اور اہل دین
علما وزہد کی قسم سے بہت اشخاص تھے بس شیطان دشمن دین کو اُسکی نظر مین دشمن

دی اور بہت اسکی اضرار پر اُن لوگون کے مستعد کی بس خوف سے زوال مملکت کے
اُنھین اپنے شہر سے نکال دیا اور بت پرستونکو مقرب اپنا کیا اُنکے واسطے چاندی سونیکی بُت
بنائے اور اُنھین تفضیل و شرف دیتا تھا اور وزیر اور نکے بتونکو سجدہ کرتا تھا جب لوگون نے
یہ حال دیکھا تعجیل کی بتونکی پرستش مین مثل اس قول کے الناس علیٰ دین ملوکہم اور استخفاف
اہل دین مین ایکدن بادشاہ نے ایک شخص کا حال پوچھا اپنے اہل بلاد سے اور اُسے
قُرب عظیم و منزلت پسندیدہ تھی اُس بادشاہ کے نزدیک اور غرض بادشاہ کی اِس
پوچھنے سے یہ تھی کہ اُس سے کچھ استعانت چاہیے اپنے اُمور مین اور اُسپر کچھ احسان
کرے لوگون نے بادشاہ سے عرض کیا کہ اُسنے لباس خواہش دُنیا کا جسم سے اُتار
ڈالا ہی اور اہل دُنیا سے خلوت یعنے پوشیدگی اختیار کی ہی اور عبادت الٰہی سے متمسک
ہوا ہی یہ کلام بادشاہ کو بہت ناگوار ہوا اور کسے سے بُلا بھیجا جب وہ آیا بادشاہ نے اُسے
لباس عُبّاد و زُہّاد مین دیکھا اُسے منع کیا اور گالی دی اور کہا تو میرے بندون مین
و اعیان مملکت سے تھا اپنے تئین رُسوا کیا اور اہل و مال کو ضایع چھوڑ دیا
اور تابع اہل بطالت و زیان کاری ہوا اور اپنے تئین آدمیون مین مضحکہ و مثل
کیا حالانکہ مین نے تجھے اپنے کارہاے بزرگ کے لئیے مہیا کیا تھا کہ تجھسے استعانت
چاہون اُن اُمور مین جو مجھسے پیش آئین عابد نے کہا ای بادشاہ اگر مجھپر تجھپر حق
نہین ہی لیکن تیری عقل تو تجھپر حق ہی بس سُن کلام میرا بے اِسکے غصے مین ہمارے پھر
جو چاہ وہ حکم کر بعد سمجھنے اُسکے جو کچھ مین کہون اور بعد فکر کرنے کے اُسمین بدرستیکہ
ترک تامل و بند دشمن عقل ہی اور حائل ہوتا ہی آدمی مین اور اِسکی فہمید البتہ مین
بادشاہ نے کہا کہ جو کچھ تیرا جی چاہے کہہ عابد نے کہا کہ مین تجھسے پوچھتا ہون ای بادشاہ
کہ عتاب تیرا جو مجھپر ہی بسبب اُس گناہ کے ہی جو مین نے اپنے نفس کو ضرر پہنچایا
ہی یا تیری خدمت مین کچھ تقصیر و گناہ مین نے کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ جو جرم تیرا اپنے

نفس پر میرے نزدیک سب گناہون سے بدتر ہی اور مین ایسا نہین ہون کہ جو شخص میری رعیت مین سے چاہے اپنے تئین ہلاک کرے اسے اسکے حال پر چھوڑ دون بلکہ ہلاک کرنا اسکا اپنے تئین میرے نزدیک مثل اسکے ہی کہ دوسرے کو میری رعیت مین سے ہلاک کرے اور مین از بسکہ اہتمام رکھتا ہون رعیت مین اسلئے حکم کرتا ہون مین تجھپر تیرے واسطے اور مواخذہ کرتا ہون مین تجھسے تیرے واسطے اسوجہ سے کہ ضایع کیا تونے اپنے تئین عابد نے کہا کہ ای بادشاہ وہ حسن ظن جو تجھسے مین رکھتا ہون کہ مجھسے تو مواخذہ نکرے مگر حجت سے جو مجھپر تمام کرے تو اور حجت جاری نہین ہوتی مگر قاضی اور حاکم کے نزدیک اور کوئی شخص آدمیون سے تجھپر قاضی نہین ہی لیکن تیرے پاس کئی قاضی ہین اور تو حکم انکا جاری کرتا ہی مین اُنمین سے بعضون سے راضی ہون اور بعضون سے ڈرتا ہون بادشاہ نے کہا کونسے ہین قاضی جنھین تو کہتا ہی وہ قاضی جس سے مین راضی ہون تیری عقل ہی اور وہ قاضی جس سے ترسان اور خائف ہون وہ تیری ہوا و ہوس ہین بادشاہ نے کہا جو کچھ چاہتا ہی کہہ اور سچ کہہ خبر اپنی مجھسے کہ کسوقت یہ رای تیری تیرے دلمین واقع ہوئی اور گمراہ کیا تجھے عابد نے کہا لیکن خبر میری بذریعہ حدائث سن مین ایک کلام سنا مین نے اور میرے دلمین جگہ کی اس کلام نے مثل دانے کے جسے بوئین ہمیشہ نشو و نما کی یہانتک کہ درخت ہوا چنانچہ دیکھتا ہی تو اور یہ قصہ اسطرح تھا کہ ایک شخص سے سُنا مین نے کہ وہ کہتا تھا کہ نادان جس امر کو کہ اصل نہین رکھتا اور کام نہین آتا اک چیز جانتا ہی اور اُسکے ساتھ اعتقاد رکھتا ہی اور جو امر کہ اصل رکھتا ہی اور کام آتا ہی اُسے ناچیز و باطل سمجھتا ہی اور جبتک کہ آدمی امر باطل و ناچیز کو ترک نہ کرے اُس امر ثابت و با اصل تک نہین پہونچتا اور جو شخص کہ خوب نہ دیکھے اور ادراک نہ کرے حقیقت کو اُس امر حق کے اور ثابت کے اُس امر ناچیز و باطل کا ترک اسکو گوارا نہین ہوتا اور وہ امر اصلا و باقی آخرت ہی اور وہ

امر ناچیز و باطل ہوس دنیا ہی جب اس کلمۂ حق کو سنا مین نے میرے دلمین مستقر ہو گیا
کہ جب غور کیا مین نے تو حیات دنیا کو مرگ پایا اور تونگری دنیا کو فقیری و درویشی دیکھا
اور خوشی دنیا کو اندوہ جانا اور صحت دنیا کو بیماری پہچانا اور قوت دنیا کو کم طاقت جانا اور
عزت دنیا کو ذلت دیکھا کیونکہ حیات اسکی موت ہنو حالانکہ زندگی اسکی مرنے کے واسطے
ہو اور آدمی اس زندگی مین یقین مرنے کا رکھتا ہی اور زندگی پر اعتماد نہین اور ہمیشہ
مستوقع رحلت کا ہی اور کیونکہ تونگری دنیا فقیری و درویشی ہنو حالانکہ جو کچھ آدمی کے واسطے
حاصل ہوتا ہی اسکی اصلاح کے واسطے دوسری چیز کا محتاج ہوتا ہی بلکہ احتیاج بہت
چیزون کی طرف بہم پہونچاتا ہی اسواسطے کہ اس شی اول کے لیئے ناچار ہی ان چیزون سے
یعنے خواہ مخواہ ان اشیا کی ضرورت پڑتی ہی مثل اسکے کہ آدمی سواری کے واسطے
ایک چارپایۂ کا محتاج ہوتا ہی جب اسے حاصل ہوا محتاج ہوتا ہی اسکے علف و یراق
ضروری کا بسبب ہر ایک کے اور انہین سے محتاج ہوتا ہی کتنی چیزونکا بس کہان
انتہا کو پہونچتی ہی حاجت اس شخص کی جو اس حال پر ہو اور کیونکہ شادی دنیا اندوہ
ہنو حالانکہ جسکی آنکھ کو حصول مطلب سے روشن کیا (تولد) اسکی فکر و تردد مین ہی کہ برابر اسکے
خوشی کے اندوہ و غم اسے پہونچائے چنانچہ اگر کوئی فرزند سے شاد ہوا تو خوف و اندیشہ
رکھتا ہی اندوہ مرگ و بیماری و پراگندگی احوال سے اسکے یہ رنج برابر اس خوشی کے
تھے جو اسے ہوئی ہی بسبب اسکی ولادت کے اور اگر بسبب حصول مال کے خوش
ہوا تو خوف تلف سے اس کے اندوہ اسے زیادہ ہوتا ہی نسبت اس خوشی کے بس
جبکہ حال دنیا کا ایسا ہو سزاوار ترین مردم بہ ترک دنیا وہ شخص ہی کہ پہچانتا ہو
اسنے دنیا کو اس حال پر اور کیونکہ تندرستی دنیا بیماری ہنو حالانکہ تندرستی دنیا مین اخلاط
اربعہ سے ہی اور صحیح ترین اخلاط اور دخیل ترین اخلاط حیات مین خون ہی اور
جسوقت کہ وہ قوی تر ہو اعتماد آدمی کا اسپر زیادہ ہی سزاوار تر ہی بسبب اسکے

مرگ مفاجات اور عوارض مثل صرع اور جذام اور ورم ہائے سینہ پر اور کیونکر قوت دُنیا
کم قوتی نہ سمجھی جائے حالانکہ اسباب قوت کے سب موجب ضرر و ہلاکت بدن ہین اور
کیونکر عزت دُنیا خواری نہو حالانکہ ہرگز کسی نے ایسی عزت دُنیا مین نہین دیکھی کہ اُسکے
بعد خواری نہو اور دن عزت کے کوتاہ ہین اور دن خواری کے دراز ہین پس سزاوارتر ہی
مردم ساتھ مذلت دُنیا کے وہ شخص ہی کہ اسباب دُنیا کو اُسکے واسطے کھولا ہوا ور مہیّا
کی ہوا ور حاجتون کو اپنی دُنیا سے پایا ہو اسواسطے کہ ہر رات اور ہر دن اور ہر ساعت اور ہر
اور ہر لحظے مین خوفناک ہو اِس سے کہ کوئی آفت اُسکے مال پر آئے اور اُسے فنا کرے
یا دفعتًا کوئی بلا اُسکے عزیزون اور دوستون پر پہونچے اور اُنھین لیجائے یا کوئی
فتنہ اُسکی جمعیت کو پہونچے اور غارت کرے یا کوئی مصیبت پڑے اور اُسکی بنیاد کو
جڑ سے اُکھاڑ ڈالی یا موت اُسے پہونچے اور اُسے گرادے مفارقت سے ہر چیز کے
جنھین بخل کرتا تھا یا ایک درد اُسکے دل مین پیدا کرے پس مذمت کرتا ہون مین
تجھ لیے یہ بادشاہ اُس دُنیا کے جسنے جو کچھ عطا کیا پھر لیلیا اور وبال اُسکا آدمی
کی گردن پر رکھدیا اور جسے کپڑا پہنایا اُسے برہنہ کردیا اور جسے بلند کیا پھیر اُسی کو
پست کردیا اور خوف و بیتابی مین ڈالدیا اور اپنے عاشقون اور طالبون کو
چھوڑ دیا اور شقاوت و محبت تک پہونچا دیا اور گمراہ کنندہ ہی اُس شخص کا جو اُسکی
اطاعت کرے اور مغرور اُسکا ہوا اور یہ غدار و مکار فریب دہندہ ہی اُسکے
جواب مین ہو اُسے اور اعتماد اُسپر رکھتا ہو بدرستیکہ دُنیا مرکب ہی سرکش اور
بزرگ اور مصاحب خائن و بیوفا اور راہ ہے لغزیدہ اور مکان ہے
بہت نیچا اور نسبت گرامی دارندہ کہ گرامی نہین رکھتا کسی کو مگر اُسے جسکی عاقبت
خراب کیا ہو ایسی محبوبہ ہو کہ ہرگز محبت کسی سے نہین رکھتی ملازمت کردہ شدہ ہی
کہ لازم کسی کی نہین ہوئی لوگ اس سے وفا کرتے ہین اور وہ فریب اور مکر کرتی ہی

لوگ اُس سے رہت گوئی کرتے ہین اور وہ دروغ گوئی کرتی ہو لوگ اُس سے وفا کرتے ہین
وعدے کو اور وہ خلف وعدہ کرتی ہو اور ٹیڑھی ہو اُس سے جو اُنسے سیدھا ہو بازی کرنیوالی
ہو اُس سے جو اُنسے مطمئن خاطر ہو اور اگر کسی کو کچھ طعام وغذا دیتے ہوتے تو اُسے
اوروں کا طعمہ کرتی ہو اور اگر کسی کی کچھ خدمت کرتی ہو تو اُسے اوروں کا خادم
کر دیتی ہو اور جسکو ہنساتی ہو دفعتاً اُسپر اوروں کو ہنسوا کر اُسے رُلاتی ہو اور اگر کسی کا
اکرام کرتی ہو تو فوراً اہانت اور مذلت اُسے پہونچاتی ہو اور تھوڑی سی فرمانبرداری
کے بعد نافرمانی کرتی ہو اور بعد اندک سرور کے حزن دراز مین مبتلا کرتی ہو اور
تھوڑا سا شکم سیر کر کے بہت گرسنہ کرتی ہو بس تف ہو اُس گھر پر کہ حال جسکا یہ ہو
اور کردار جسکے یہ ہون تاج سروری کا ایک شخص کے سر پر رکھتی ہو شب کو اور
صبح کے وقت منہ کو اُسکے خاک مذلت مین آلودہ کرتی ہو اور صبح کے وقت جسکے
ہاتھ کو ساتھ زیور نقرئی وطلائی کے زینت دیتی ہو بس شام کے وقت اُسے ہاتھ
کو اُسکے بند رسن مین گرفتار کرتی ہو اور صبح کے وقت جسے تخت بادشاہی پر بٹھاتی
ہو شام کے وقت اُسی کو زندان کی طرف کھینچتی ہو راتکو فرش مخمل پر جسے سُلاتی ہے
صبح کو خاک مذلت پر اُسے بیٹھاتی ہو اول روز اسباب لہو ولعب جسکے واسطے مہیا
کرتی ہو آخر روز نوحہ گر دلسے اُسپر نوحہ کرواتی ہو اور رات کے وقت اُسے ایسے
حال رفیع پر پہونچاتی ہو کہ متعلقین اُسکے اُس سے تقرب ڈھونڈھتے ہین اور دن کے
وقت اُسی کو ایسی محنت وبلا مین مبتلا کرتی ہو کہ اہل ومتعلقین اُسکے اُس سے گریز کرتے
ہین بس آدمی ہمیشہ سطوت وقہرہاے دُنیا مین گرفتار رہا اور کسی طرح اُسکی ان
فریبون اور فتنون سے نجات نہین پاتا برخوردار ہوتا ہو نفس آدمی کا اشیاے دنیا
دنیا سے اور آنکھ اُمور خوش آیندہ دُنیا سے اور ہاتھ جمعیت اور اسباب دُنیا سے
بس جب موت کہ لامحالہ ہو آ پہونچتی ہو تو وہی ہاتھ خالی لیجاتا ہو اسباب دُنیا سے

اور آنکھ خشک ہو جاتی ہی اور جو گذرنا ہوتا ہی اُسپر گذر جاتی ہی اور باطل شدنی باطل ہو جاتی ہی اور وہ ہلاک ہو جاتا ہی جو کہ ہلاک ہونے والا ہی اور دُنیا ایک جماعت کو جو ہلاک کرتی ہی اور دوسرے اُنکو اُنکی جگہہ پہ کھینچ لیتی ہی اور ہر شخص عوض مین ہر شخص کے اپنی ہلاکت اور گرفتاری پر راضی ہو جاتا ہی اور ہلاک ہو جانے سے اول شخص کے کچھ اُسے خیال پیدا اور غیرت بالکل نہین ہوتی ایک گروہ کے مکانون مین دوسرے گروہ کو ساکن کرتی ہی اور اُنکے مالون کو جو وہ جمع کرجاتے ہین اُنکے تصرف مین لاتی ہی اور اراذل کو مقام افاضل پر بیٹھاتی ہی اور عاجزان احمق کو مکانات دور اندیشان عاقل مین جگہ دیتی ہی اور ایک گروہ کو قلت معیشت سے فراخی نعمت کی طرف کھینچتی ہی اور پیادہ روی سے مرکب پر سوار کرتی ہی اور شدت عسرت سے نعمت کی طرف اور تعب و مشقت سے استراحت کی طرف لیجاتی ہی جب اُنھین ان نعمتون اور راحتون مین غرق کر دیتی ہی پھر اُنکو پھیر دیتی ہی طرف ذلت و مصیبت کے لباس کو اُنکے اُتار لیتی ہی اور قوت کو اُنکی ضعف سے مبدل کرتی ہی اور پھر اُنھین کو ساتھ نہایت بدحالی و فقر کے دریاے احتیاج مین ڈبو کر ہلاک کرتی ہی اے بادشاہ جو کچھ کہا تو نے میرے ضایع کرنے مین اپنے اہل و عیال کو اور اُنکے ترک کرنے مین یہ صاف خطا کی تیری راے نے اس امر مین بلکہ مین نے ضایع نہین کیا اپنے اہل و عیال کو اور ترک نہین کیا اُنکو بلکہ پیوند کیا ہی مین نے اُنسے اور ہر چند سے انقطاع اُنکے واسطے لیکن ایک مدت مدید تک میری آنکھون پر پردہ ہاے غفلت پڑے رہے گویا میری آنکھون کو کسی نے سحر سے نابینا کر دیا تھا کہ اپنے اہل کو اور مردمان غیر کو باہم نہ پہچانتا اور دوست اور دشمن مین کچھ فرق نہ کر سکتا تھا جب پردہ ہاے سحر میری آنکھون سے اُٹھ گئے اور آنکھین میری صحیح و بینا ہوئین پس تمیز کی مین نے دوست اور دشمن مین اور اپنے اور بیگانے مین اور جانا مین نے کہ جنھین

اہل و دوست و بھائی و آشنا سمجھتا تھا وہ سب مثل جانوران درندے کے تھے کہ سب تمام
اضرار مین تھے میرے واسطے اور ہمت اُنکی میرے ہلاک کرنے اور کھا جانے پر صرف
تھے لیکن مراتب اُنکے مختلف تھے میرے ضرر پہونچانے مین بہ حسب اختلاف قوت
و ضعف کے بعضے مانند شیر کے تھے تندی اور شدت مین اور بعضے مثل بھیڑیے کے
تھے غارت کرنے مین میرے اور بعضے مثل کتے کے تھے چلانے مین اور بعضے
مثل روباہ کے تھے مکر و دزدی مین بس سبکا مقصود میرا ضرر تھا لیکن سبکی راے مختلف
سے ای بادشاہ عالیجاہ باوجود اس عظمت و جلال کے جو تو رکھتا ہی ملک اور بادشاہی
اور کثرت فرمان برداران اور لشکر اور حوالی اور حواشی اور اطاعت کنندگان سے
اگر خوب غور کرے تو اپنے حال سے آگاہ ہو کہ تنہا ہی اور بیکس ہی اور ایک یار اور
دوست نہین رکھتا تمام اہل زمین سے اسواسطے کہ جانتا ہو تو کہ وہ جماعت جو فرمانبردار
تیری نہین ہی جمیع طوائف سے دشمن تیرے نہین ہین اور وہ لوگ جو تیری عبیت
و فرمانبردار ہین حشو و زواید چند ہین اہل عداوت و نفاق سے کہ دشمنی انکے بخصوص
بہت تجھسے زیادہ ہی عداوت جانوران درندہ سے اور غصہ انکا خاص تیرے
واسطے ہی بہ نسبت اور اقوام کے جو مطیع تیرے نہین ہین پس اگر تو خوب تامل
کرے اور نظر کرے حال مین اُس جماعت کے جو مددگار تیرے ہین اور عزیز تیرے ہین
دریافت کرے کہ یہ ایک جماعت ہین کہ کام تیرا کرتے ہین مزدوری کی وجہ سے
اور وہ سب اسطرح پر ہین کہ کام کم کرتے ہین اور مزدوری زیادہ لیتے ہین جب
نظر کرے تو اپنے مخصوصون اور عزیزان قریب ہر ایک گروہ کو پائیگا تو اُنکو تو نے
سب مشقت و زحمت کسب کار کی اُنکے واسطے اپنے اوپر گوارا کی ہو بمنزلہ ایک
غلام کے ہوا ہی کہ جو کچھ حاصل کرے قدر معین اپنے سے اپنے آقا کو دے باوجود
اس حال کے کوئی اُنمین سے تجھسے راضی نہین ہی اگرچہ اپنے سب مال کو اُنپر تقسیم

لو اور اگر اُنکی وجہ میں کو اُنسے باز رکھے البتہ تیرے دشمن ہونگے بس معلوم ہوا تجھے
اے بادشاہ کہ بیکس و تنہا ہوا اور بے مال و اسباب ہوا اور مین بدرستیکہ صاحب اہل و
مال و برادران و دوستان ہون کہ مجھے وہ کچھ نہین کہلاتے اور کھانے کیواسطے مجھے
نہین چاہتے مین دوست اُنکا ہون اور وہ دوست میرے ہین اور ہرگز دوستی میری
اور اُنکی زائل و برطرف نہین ہوتی اور وے ناصح اور خیرخواہ میرے ہین اور مین ناصح
اور خیرخواہ اُنکا ہون اور نفاق مجھمین اور اُنمین نہین ہو وہ مجھسے راست گو ہین اور
مین اُنسے سچ بولتا ہون جھوٹ میرے اور اُنکے درمیان مین نہین ہی اور آپسمین
ہم نصرت و مدد ایک دوسرے کی کرتے ہین دشمنی ہم مین نہین ہی اور بلاؤن اور
مصیبتون مین ایک دوسرے کو چھوڑ نہین دیتا اور ہمیشہ خدا سے طلب کیا کرتی ہین
خیر و خوبی کو ایک دوسرے کی اور اگر مین اُنسے طلب کرون اُنکی خیر خوبی کو اور
اکیلا متصرف ہون تو یہ اسکا خوف نہین رکھتے بلکہ وہ خیر حاصل ہوتی ہے اسکے
کہ دوسرے سے زائل ہو اور وہ خیر و سعادت اخروی ہی اور اس سبب سے کبھی
مجھمین اور اُنمین فساد و نزاع و حسد و بغض نہین وقوع مین آتے ہین یہ سب میرے
واسطے کام کرتے ہین اور مین اُنکے واسطے بسبب اخوت و برادری ایمانی کے کہ
وہ مجھ مین اور اُنمین سے کبھی برطرف نہین ہونیوالی ہی اور اگر مین گمراہی اختیار کرون
تو یہ ہدایت میری کرتے ہین اور اگر مین کارہاے بد کی جانب رغبت کرون تو مجھکو
نصیحت کرتے ہین اور اگر کوئی دشمن میری طرف آنے لگی تو یہ میلے حصار بنجاتے ہین
اور ہر وقت مددگار میرے ہین اور ہم کسی دشمن سے ڈرون مین مدد بہ سبب
فکر خانہ و مسکن مین نہین ہین اور خواہش کو اونسکے دلسے باہر کیا ہی ہمنے یعنے ذخیرہ
اور اسباب دُنیا کو ترک کیا ہی اور اہل دُنیا کے واسطے انہین چھوڑ دیا ہی بس کثرت
مال مین کسی سے نزاع نہین کرتے اور باہم ظلم نہین کرتے اور دشمن و حسد و عداوت

لوازم دُنیا سے ہین یہ ہم ہین اُٹھ گئے ہین بس یہ جماعت ای بادشاہ اہل و برادر
و خویش و اقارب میرے ہین اور دوست میرے ہین اور مین انھین دوست
رکھتا ہون اور اُنکے سوا اورون سے قطع کیا ہی مین نے اور ان سے پیوند کیا ہی
اور ترک کیا ہی مین نے اُس جماعت کو جنھین بریدہ جا دور سیدہ دیکھتا تھا جب
اُنھین پہچانا مین نے سلامتی اپنی دیکھی مین نے ترک مین اُنکے ای بادشاہ
یہ بھی حقیقت دُنیا کی جو بیان کی مین نے کہ محض ناچیز ہی اور یہ
ہی حسب و نسب دُنیا کا اور عاقبت اسکی یہ ہی جو سُنی تو نے جب
دنیا کو ان اوصاف سے پہچانا مین نے بس اُسے ترک کیا مین نے
اور اگر چاہتا بھی تو ای بادشاہ کہ بیان کرون مین اُسے جو کچھ جانا
ہی مین نے اوصاف آخرت سے کہ وہ ہمیشہ رہنے والی ہی بس
مستعد ہو اُسکے سُننے پر تو سُناؤن مین تجھکو کہ وہ حال علحدہ ہی
ان باتون سے۔ غرض ان باتون نے بادشاہ کو کچھ فائدہ نہ بخشا اور کہنے
لگا کہ جھوٹ کہتا ہی تو کچھ نہین پایا تو نے اور بغیر تعب کے اور رنج کے اور مشقت
کے بہرہ نہین حاصل کیا تو نے بس بہتری تیرے واسطے اسی مین ہی کہ نکل جا میرے
شہر مین سے اور نہ رہو میری مملکت مین کہ تو خود فاسد ہی اور خراب ہی اور اگر تو
میرے شہر مین رہیگا تو اورونکو خراب کریگا۔ بس قدرت خدا سے اور اُسکی
مشیئت سے کہ ماضی اور مستقبل کا اُسکو حال معلوم ہی ہم نہین جانتے
اور ہمارے فہم و ادراک اُسمین قاصر ہین جو فعل اُسکا ہی حکمت و مشیئت
سے خالی نہین ہی۔ غرض اُنھین دنون مین بادشاہ کے یہان لڑکا پیدا
ہوا بعد اُسکے مایوسی کے کہ فرزند کی طرف سے وہ بسبب علو پیری کے مایوس
ہو چکا تھا اور ایسا لڑکا حسین و جمیل پیدا ہوا کہ ویسا حسین و جمیل کوئی لڑکا کسی

نے نذر کیا تھا ذکیا تھا و عباد شاہ لڑکے کے پیدا ہونے سے ایسا خوش ہوا کہ سامان محفل
عیش مہیا کیا اور وہ گمراہ نافہم یہ سمجھا کہ جن بتون کی پرستش ان دنون کرتا ہون
یہ لڑکا اُنھون سے مجھے دیا ہی بن جمیع خزانے اپنے بُت خانون پر تقسیم کیئے اور حکم
کیا کہ تمام رعیت اور ارکان دولت ایک سال عیش و عشرت کا سامان کرین اور اُس لڑکے
کا نام یوذاسف رکھا اور جمع کیا عاقلون اور منجمون کو ملاحظہ طالع مولود کے لیئے
اُن لوگون نے نظر طالع مولود پر کرکے بیان کیا کہ اِس فرزند کے طالع سے معلوم
ہوتا ہی کہ اُس مرتبے پر پہونچے شرف و منزلت سے جس مرتبے پر کوئی نہین پہونچا
اور سب منجمون نے اِس بات پر اتفاق کیا مگر ایک شخص نے اُن منجمون سے صاحب
کمال اور لایق تھا اُسنے کہا کہ یہ بزرگی اور شرف جو طالع مین اس لڑکے کے ہے
عروج دُنیا سے نہین ہی بلکہ شرف آخرت سے ہی اور گمان کرتا ہون مین کہ یہ لڑکا
پیشوایان اہل دین و عباد و زہاد سے ہوا اور مراتب و منزلت اُخروی مین صاحب
درجات عالیہ ہوا سو اسطے کہ یہ شرافت جو اِسکے طالع سے ثابت ہوتی ہی مجھے
شرافت ہاے دُنیا سے نہین معلوم ہوتی بادشاہ یہ کلام اُسکا سُنکر نہایت محزون
و غمگین ہوا اِسواسطے کہ جس منجم نے یہ بیان کیا تھا وہ بادشاہ کے نزدیک معتمد تر
اور راست گو تھا اور بارہا اُسکا کلام کبھی کسی مقدمے مین خلاف نہین پایا تھا
بس حکم کیا کہ ایک شہر اس لڑکے کے واسطے خالی کرین اور جن لوگون پر کہ اُسکا
اعتماد تھا اُنکو اُسکی خدمت کے واسطے معین بہتر کرکے اور اُن سب لوگون کو
تاکید کی خبردار کبھی آپسمین ذکر آخرت و اندوہ و مرگ و مرض و فنا و زوال نکرنا
تا زمان اُنکے ترک سے اِن باتون کے معتاد ہوا اور یہ سب امور اُنکے دلونسے
محو ہو جائین اور حکم کیا اُنھین کہ جب یہ لڑکا حد تمیز کو پہونچے ایسے کلمات اُسکے
سامنے مذکور ہونے نپائین کہ مبادا اُسکے دلمین تاثیر کرین اور دین اور عبادت

مین راغب ہوا اور بہت مبالغہ کیا فمائیش مین اُن لوگونکی یہان تک کہ ایک کو
دوسرے پر جاسوس و نگہبان مقرر کیا اور اُن دنون مین غصہ بادشاہ کا اہل ایمان
اور عباد پر زیادہ ہوا اس خوف سے کہ مبادا اُسکے بیٹے کو اپنی طرف راغب کرین
اور بادشاہ کا ایک وزیر تھا کہ سب اُمور کا اُسکے متکفل تھا اور کارہاے سلطنت
کو اپنے وہی انجام دیتا تھا اور خیانت نکرتا تھا اور کبھی اُس سے جھوٹ نبولتا
اور اُسکی خیر خواہی پر کسی چیز کو اختیار نکرتا تھا اور کسی امر مین اُسکے امور سے
سستی و کاہلی نکرتا تھا اور کبھی کام کو اُسکے کامون مین سے بغیر انجام نچھوڑتا
تھا باوجود ان سب امور کے مرد لطیف الطبع اور خوش بیان تھا اور خیر و خوبی
معروف تھا اور تمام رعیت اُس سے خوش تھی اور اُس سے سب محبت رکھتے
تھے لیکن اور مقربان شاہی اُس سے بغض و حسد رکھتے تھے اور اُسکی ترقی مراتب
ان سب پر بہت شاق تھی ایک دن بادشاہ شکار کھیلنے کے لیے گیا اور وہی
وزیر مقرب مدبر ساتھ تھا وزیر نے درہ کوہ مین ایک شخص کو دیکھا کہ زمین گیر ہو گیا
تھا ایک درخت کے نیچے پڑا ہوا تھا اور حرکت نکر سکتا تھا وزیر نے اُسکا حال پوچھا
اُسنے کہا کہ جانوران درندہ نے مجھے ضرر پہونچایا ہی اور اس حال پر کر دیا ہی وزیر
کو اُسکے حال پر رحم آیا اور اُس شخص نے کہا اے وزیر مجھے اپنے ساتھ رکھ اور میری
حفاظت کر کہ میرے سبب سے تجھکو نفع عظیم ہوگا وزیر نے کہا کہ مین تیری حفاظت
کرونگا اگرچہ امید نفع کی تجھسے نہو لیکن بیان کر کہ کیا نفع تجھسے متصور ہی جسکا وعدہ
مجھسے کرتا ہو آیا کوئی کام کرتا ہی یا کوئی عمل رکھتا ہی علوی یا سفلی کی قسم سے
اُس شخص نے کہا کہ مین رخنہ سخن کو بند کرتا ہون یعنے کسی راہ سے فساد اُسکے
صاحب پر آنے نہین دیتا وزیر نے اُسکے کلام پر اعتنا نکی اور اپنے آدمیونکو
حکم کیا کہ اسے اُٹھا لے چلو غرض اُسے لیگئے اور علاج کیا بعد ایک مدت کے اُسکو

شاہی جز مکر و فریب اس وزیر کے ضرر مین سوچنے لگے یہان تک کہ راے سب کی
اس بات پر قرار پائی کہ ایک دن پادشاہ سے خلوت مین ایک شخص نے کہا کہ یہ وزیر
طمع رکھتا ہی تیری سلطنت سے کے لیئے کہ تیرے بعد خود بادشاہ ہو اسی
وجہ سے ہمیشہ احسانات اور نیکیان کرتا ہی لوگون سے اور تہیہ اس مطلب کا
بعد تیرے اپنے لیئے درست کرتا ہو اگر تو چاہتا ہی کہ صدق اس کلام کا دریافت
کرے اور تجھپر ظاہر ہو وزیر سے کہہ کہ میرے خیال مین یہ امر آیا ہی کہ ترک بادشاہت
کر دون اور اہل عبادت مین جا ملون جب وزیر سے تو اس کلام کو کہیگا وہ خوش
ہو جائیگا اور آثار سرور کے اُسسے ظاہر ہونگے اس کلام کی صداقت تجھپر
کھلجائیگی اور یہ تدبیر اسواسطے کی تھی کہ اُسکی طبیعت سے آگاہ تھے ذکر فناے
دُنیا اور مرگ مین اور یہ بھی جانتے تھے کہ یہ زاہدون اور عابدونکی بہت خاطر
کرتا ہی اور بتواضع اُنسے پیش آتا ہی اور اُن لوگون سے بہت محبت رکھتا ہی
بس یہ سمجھے کہ اس مکر سے اُسپر ظفریاب ہونگے بس بادشاہ نے لوگون سے
کہا کہ اگر مین نے وزیر مین یہ حال دیکھا تو بیشک تم سچے ہو پھر مین اُس سے کبھی
بات نکرونگا اور یقین کرونگا تیری صداقت کا بس وزیر جب بادشاہ کے پاس
آیا بادشاہ نے کہا کہ تو جانتا ہی کہ جمع دُنیا اور طلب ملک و بادشاہی مین کسقدر
حرص رکھتا تھا اس وقت مجھے یاد آے اپنے ایام گذشتہ کہ اُس سے کچھ نفع اپنے
مین نہین پاتا اور جانتا ہون کہ آیندہ کا حال بھی گذشتہ کے مثل ہوگا اور
عنقریب سب زائل ہو جائیگا اور میرے ہاتھ مین کچھ نرہیگا اب میرا ارادہ ہی
کہ آخرت کے واسطے سعی و کوشش تمام کرون جیسے سعی و کوشش دُنیا کے
واسطے کرتا تھا اور چاہتا ہون کہ اہل عبادت سے ملحق ہون اور یہ بادشاہی
کو اپنے اہل کارون پر چھوڑ دون اے وزیر تیری راے اس بات مین کیا ہے

یہ سنکر وزیر پر رقت عظیم طاری ہوئی اور کہنے لگا کہ ای بادشاہ جو کہ باقی ہی
اور زوال اُسکے نہیں ہی اگرچہ بدشواری ہاتھ آئے سزاوار ہی ساتھ طلب کرنے
کے اور جو کہ فانی ہو اگرچہ بآسانی ہاتھ آئے سزاوار تر ہے ساتھ ترک کرنے کے ای
بادشاہ خوب رائے اختیار کی تونے مین امیدوار ہون کہ خدا تیرے واسطے خیر دنیا
آخرت جمع کرے بس یہ کلام بادشاہ پر گران ہوا اور اُسکی عداوت کو دل مین جگہ
دے لیکن کچھ ظاہر نکیا وزیر نے آثار گرانی طبع کے اور انحراف مزاج کے بادشاہ کے
چہرہ سے دریافت کیئے اور اپنے گھر غمگین و مکدر ہو مراجعت کی اور سبب اس واقعہ
کا اُسکی سمجھ مین نہ آیا اسی فکر کی وجہ کوئی تدبیر اُسکے دفع کی خیال مین نہ آئی
تھی تمام رات بسبب رنج و فکر کے نیند نہ آئی خیال مین آیا کہ وہ شخص کہتا
تھا کہ مین شگاف سخن کو بند کرتا ہون اُسے بلایا اور کہا کہ تو ایک دن کہتا تھا
کہ مین رخنہ سخن کو بند کرتا ہون اُسنے کہا کہ کیا تو ایسے امر کا محتاج ہوا ہو وزیر نے
کہا کہ ہان خبر دیتا ہون مین تجھے کہ مین مصاحب اس بادشاہ کا تھا قبل سے سلطنت
کے اتنی مدت مین کبھی مجھسے آزردگی بادشاہ کی وقوع مین نہین آئی بلکہ مجھسے
محبت رکھتا تھا بسبب خیر خواہی و جان فشانی و خوش فکری کی لیکن کل اُسسے
مین نے اپنی طرف سے بہت انحراف پایا اور مجھے احتمال نہین ہی کہ پھر اب مجھسے
صاف ہوا اور برسر شفقت آئے اُس شخص نے کہا کہ بادشاہ کے منحرف ہوجانے
کا آخر کچھ سبب ہوگا اُسے بیان کر جو تیرے خیال مین آیا ہو وزیر نے اُسکے
سامنے سارا ماجرا بیان کیا اُس شخص سے کہا کہ رخنہ اس کلام کا دریافت کیا
مین نے اور اُس شگاف کو دیکھ کسطرح بند کرتا ہون انشاء اللہ تعالی آگاہ
ہوا ای وزیر کہ بادشاہ نے یہ گمان کیا ہو کہ تو چاہتا ہی کہ بادشاہ سلطنت سے
دست بردار ہوا اور تو اُسکی بادشاہی پر متصرف ہو اب اسکی یہ تدبیر ہو جب

صبح ہو تو تو اپنا لباس فقیرانہ رنگ اور بہت کہنہ تن پر آراستہ کرکے سر و پا برہنہ اور
چار ابرو کی صفائی کروا کر ایک سونٹا اور ایک رومال گیروا اُسمین باندھکر اور بہت سی
تسبیحین طرح طرحکی اپنی گردن مین ڈال کر اس حال سے بادشاہ کی ڈیوڑھی پر
جاکر حاضر ہو بدرستیکہ یہ خبر سُنکر بادشاہ تجھے بُلائیگا اور اسکا سبب پوچھیگا تو کہنا کہ
کل حضرت نے زبان مبارک سے فرمایا تھا کہ یہ میرا ارادہ ہی ہے جب تجھسا مالک
یہ بات اختیار کرے سزاوار نہین ہی کہ مین تیرا ساتھ ندون بس جو تیرا حال وہ میرا
حال مین بھی اس دُنیا سے بہت بیزار اور تنگ آیا ہون تو نے موافق میرے دل کے
بیان کیا تھا مین نے اُسی وقت سے ترک دُنیا کرکے لباس فقیرانہ اپنے تن پر اختیار
کیا اب حسب الارشاد فیض بنیاد کے حاضر ہوا ہون آگے جو تیری مرضی ہو وہ عمل مین
لاؤن یہ سُنکر بادشاہ کے دل سے وہ خیال زائل ہو گیا اور فرمایا کہ اے نادان
مین از راہ خوش طبعی کے تجھسے یہ امر کہتا تھا تو نے یہ کیا کیا جلد لباس کو اپنے
تبدیل کر اور اپنے کام مین مشغول ہو پھر بادشاہ نے حکم کیا کہ سب عابدون اور
زاہدونکو میرے مُلک سے نکال دو اور جو نہ نکل جائیگا اُسے مین قتل کر دونگا یہ خبر سُنکر
سب بھاگ گئے اور مخفی ہو گئے ایک دن بادشاہ شکار کے لیئے گیا دو شخصونکو
بہت فاصلے پر دیکھا حکم کیا کہ انھین لاکر حاضر کرو جب انھین لائے تو دیکھا کہ دو عابد
ہین اُنسے پوچھا کہ میرے ملک سے تم کیون نہ نکل گئے اُنھون نے کہا کہ تیرے
آدمیون نے جب ہمین حکم پہونچایا اور کہا کہ نہ نکلو گے تو قتل کیئے جاؤگے بس ہم
حسب الحکم نکلے جاتے ہین بادشاہ نے کہا کہ بے دل کیون ہو اُنھون نے کہا کہ ہم
محتاج و مفلس ہین چارپایہ کا مقدور نہین رکھتے بلکہ کچھ توشہ اور زاد راہ بھی نہین ہی ہم نے
بہت تدبیر کی مگر بہم نہ پہونچا اِسی وجہ سے ہمارے نکلنے مین عرصہ ہوا تیرے ملک سے
بادشاہ نے کہا کہ جو موت سے ڈرتا ہی وہ نکلنے مین ایسی ہی جلدی کرتا ہی کہ بے توشہ

دمرکب خوف جان سے بھاگ نکلتا ہی اُنھون نے کہا کہ مرگ سے ہم نہین ڈرتے بلکہ
مرگ باعث سرور و خوشی ہی ہمارے لیے بادشاہ نے کہا کہ کیونکر موت سے تئین
ڈرتے حالانکہ تمنے خود کہا کہ فرستادے تیرے آئے اور مہنے کہا کہ اگر نہ نکلوگے
تو قتل کیئے جاوگے یہ کیا ہی اگر موت سے ڈرتا نہین ہی اُنھون نے کہا کہ بھاگنا
ہمارا خوف مرگ سے نہین ہی بلکہ اس سبب سے ہی کہ اگر ہم نکلنے مین عرصہ کرین
اور تو ہمین قتل کرے تو گویا خود اپنے ہاتھ سے اپنے تئین قتل کروایا اور روز
حشر سوا غذے مین اپنے خون کے گرفتار ہوئے یہ سُنکر بادشاہ غصے مین آیا
اور حکم کیا کہ ان دونون عابدون کو آگ مین جلادو اور باقی عابدون کے گرفتار
کرنے کا حکم دیا کہ جہان ملین پکڑ لاؤ اور آگ مین جلادو یہ سُنکر بُت پرستون کے
رئیس بجد و کد متوجہ ہوئے اور تلاش کر کرکے عابدون اور زاہدونکو پکڑ پکڑکر
جلوانے لگے اُنھین دنونسے یہ امر مملکت ہندمین جاری ہوا کہ ہنود اپنے مردونکو
آگ مین جلاتے ہین اور ابتلک یہ سُنت اُنھین باقی ہی غرض بہت تھوڑے سے
عابد اور اہل دین رہگئے وہ اسواسطے نہ گئے اور چھپ رہے کہ شاید کچھ لوگ
ایسے ہون کہ قابلیت ہدایت قبول کرنے کی رکھتے ہون اُنھین ہدایت کرین

بڑا ہونا پسر بادشاہ کا ساتھ حسن و جمال و قوت عقل و علم و کمال کے

اُس پسر بادشاہ کو کوئی بات تعلیم نہ کی گئی مگر امور چند کہ بادشاہونکے
محتاج ہوتے ہین آداب ملوکانہ سے اور سوائے اسکے کوئی اور ذکر قسم مرگ
و فنا و زوال و نیستی آگے اُسکے ہونے نہ پاتا تھا حق تعالیٰ نے اُس لڑکے کو عقل و دریافت
و حفظ ایسے عطا فرمائے تھے کہ عقلین اُسمین حیران تھین اور لوگ اُس سے
تعجب کرتے تھے اور اُسکے اِس صفات حمیدہ سے باپ اُسکا خوش و متحیر تھا کہ آزردہ
ہونا خوش اسواسطے کہ ڈرتا تھا کہ یہ فہم اِسکی قابلیت اُس سبب سے نہ رکھتے ہو جسکی

اُس منجم دانا سے خبر دی تھی پس جب اُس لڑکے نے دانائی سے دریافت کیا کہ مجھے اِس مکان مین قید کیا ہے
لوگ باہر نکلنے مانع ہوتے ہین اور گفت و شنید مردم بیگانہ سے مضائقہ کرتے ہین
اور پاسبان اُسکے حفاظت و حراست کے لیے مقیم ہین دل مین اُسکے شبہہ ہوا
اور اُسکی وجہ مین حیران و ساکت ہوا اور دل سے کہا کہ یہ سب لوگ میری صلاح
کو بہتر جانتے ہین جب سن اور تجربہ اُسکا زیادہ ہوا اور علم بھی خوب حاصل کر چکا
دل مین کہا کہ یہ سب لوگ مجھپر فضیلت عقل و دانائی نہین رکھتے اور مجھے اپنے
اُمور مین تقلید اُنکی سزاوار نہین ہی پس ارادہ کیا کہ جب باپ اُسکا اُسکے پاس آئیگا
اُس سے پوچھے پھر خیال کیا کہ البتہ یہ امر میرے باپ کی طرف سے ہی وہ کب
مجھے اس راز سے مطلع کریگا پس چاہیئے کہ اسے اُس سے دریافت کرون جس سے
کہ اِسکے ظاہر ہونے کی امید رکھتا ہون اُسکے خدمتگارون مین سے ایک شخص تھا
کہ خدمتگذار وںسے اُسے اُلفت و محبت زیادہ تھی اور وہ بھی رغبت رکھتا تھا ایک
شب اُسکے ساتھ نہایت سلاست و مُلائمت کی باتین کرنی شروع کین اور کہا کہ
تو میرے نزدیک میرے باپکی جگہ پر ہی بعد اسکے کبھی اُسے طمع دُنیا دیتا تھا اور یہ
کہنے لگا کہ مجھے یہ احتمال ہی کہ بادشاہت بعد میرے باپ کے مجھسے متعلق ہو
اُس وقت مین میرے ہاتھ سے تیرا دو حالون مین سے ایک حال ضرور ہونا ہی
یا منزلت و قربت تیری میرے نزدیک سب سے زیادہ ہوگی یا بد حال ترین مردم
ہوگا میرے نزدیک اُس شخص نے کہا کہ کسوجہ سے مین یہ خوف رکھون کہ تیرے نزدیک
بد ترین مردم ہونگا شاہزادے نے کہا کہ جو امر تجھسے مین دریافت کرون اُسکی حقیقت
راست براست مجھسے بیان نکریگا تو پھر وہ امر اورون سے مجھکو معلوم ہوگا تو اِس
صورت مین مجھے جن عذابون پر کہ مین اختیار رکھتا ہونگا اُنمین سے بدترین عذاب
سے تجھسے انتقام لونگا اُس شخص نے فحوائے کلام شہزادہ سے صداقت اُسکی معلوم

لی اور سمجھا کہ اپنے مدعا پر ظفر پاونگا بس تمام حقیقت حال بیان کیے کہ مجنون نے
یون کہا تھا اور تیرے باپ نے مجھے باہر نکلنے اور مردم بیگانہ سے ملنے کے لیے اس
سبب سے منع کیا ہی شہزادے نے شکر گذاری کی اور تعریف کی اُسکی اور اُس
راز کو پوشیدہ رکھا یہانتک کہ بادشاہ جب اُسکے دیکھنے کو آیا شاہزادے نے کہا
کہ ای پدر اگرچہ مین لڑکا ہون مگر جانتا ہون اور دیکھتا ہون اپنے تئین اور
اپنے اختلاف احوال کو اور یہ بھی جانتا ہون کہ ہمیشہ مین اس حال مین نرہونگا
اور تو بھی اس حال پر نرہیگا عنقریب یہ ہوتا ہی کہ زمانہ تجھے اپنی طرف سے پھیرے
بس اگر مراد تیری یہ ہی کہ امر فنا و نیستی و زوال کو مجھسے مخفی رکھے سو یہ امر مجھپر پوشیدہ
نہین ہی اور اگر قید کیا ہی تونے مجھے اور مانع ہوا ہی میرا آمیزش مردم سے اسواسطے
کہ مشتاق ہو نفس میرا سوائے اس حالت کے کہ جواب مین رکھتا ہون دوسری
حالت کا بس آگاہ ہو کہ نفس میرا بیقرار و مشتاق ہی اشتیاق مین اُس چیز کے
جسمین اور مجھ مین تو حائل ہوا ہی اسقدر کہ کوئی خیال دوسرا بغیر اُسکے نہین رکھتا
مین اور دل میرا اور کسی امر سے مالوف نہین ہوتا ای پدر مجھے اس قید خانہ سے مخلصی
دے اور بتا کہ باہر جانے مین میرے کیا بات سمجھا ہو تا مین اُس سے احتراز کرون
اور تیرے فرض کو ہر چیز پر ترجیح دون جب بادشاہ نے بیٹے سے یہ کلمات سُنے
سمجھا کہ وہ حقیقت حال سے آگاہ ہو چکا اور حبس اور منع اُسے موجب زیادتی
ہرس و خواہش اُس شی کے متصور ہی کہنے لگا کہ ای فرزند مطلب میرا منع کرنے سے
تیرے یہ تھا کہ کوئی صدمہ تجھے حوادثات دنیویہ سے نہ پہونچے اور وہ چیز جو مکروہ طبع
ہو تیرے سامنے نہ آئے اور تو نہ دیکھے مگر وہ چیز جو تیری طبیعت کے موافق ہو
نہ سُنے تو مگر وہ چیز جو باعث تیرے سرور و خوش حالی کا ہو شوق سے اُسے
اختیار کرے تو اور اگر خواہش تیری سوا اسکے ہی مین کسی چیز کو تیری رضا پر اختیار

نین کرتا بس حکم کیا بادشاہ نے کہ شاہزادہ کو سوار کرین بہت بڑے تجمل سے اور
کوئی بات راہ مین ایسی نہو جو نامبارک ہو اور تمام راہ مین اُسکے واسطے سامان
لہو لعب و عیش و طرب کا قسم غنا و ساز ہاے دف و نی وغیرہ سے مہیا کرین
کاربرداران شاہی حسنے سامان مہیا کیا یعنے شاہزادہ سوار ہوا بس پھر تو گاہے
گاہے سوار ہوا کرتا تھا ایک دن وہ لوگ جو اُسپر معین تھے غافل تھے شاہزادے
نے ایک راہ سے عبور کیا دو شخصون کو فقیرون مین سے دیکھا کہ ایک کا بدن اُسمین
سے ورم کر گیا تھا اور رنگ بھی اُسکا زرد ہو گیا تھا اور رونق اُسکے بشرے سے
زائل ہو گئی تھی اور آنکھین اُسکی بے رونق ہو گئین تھین اور دوسرا اندھا ہو گیا تھا
ایک شخص اُسکا ہاتھ پکڑے ہوئے لیئے جاتا تھا شاہزادے نے جو اُنھین دیکھا ڈر گیا
اور اُنکا حال پوچھا لوگون نے کہا کہ صاحب ورم باطن جسم مین بیماری رکھتا ہی
کہ اُسکے سبب سے ظاہر کا اُسکے یہ حال ہوا ہی اور دوسرے کی آنکھون پر آفت
آئی ہی کہ نور اُسکی آنکھ کا جاتا رہا ہی پوچھا کہ کیا وہ صدمے اور بیماریان آدمیون
مین بہت ہوتے ہین لوگون نے کہا ہان کہنے لگا آیا کوئی ایسا بھی ہی کہ جو ان
بیماریون سے رہین اور بے خوف ہو اُنھون نے کہا نہین بس غمگین اور
آبدیدہ و ملول گھر مین آیا اور عظمت و بادشاہت باپکی اُسکی آنکھون مین بہت
حقیر ہو گئی کچھ دنون اسی حال اور اندیشے مین رہا بعد چندروز کے جو سوار
ہوا راہ مین ایک بڈھے کو دیکھا بڑھاپے سے جھک گیا تھا کیفیت اُسکی بدل گئی
تھی بال سفید ہو گئے تھے رنگ سیاہ ہو گیا تھا کھال مین جھریان پڑ گئین تھین قدم
لغزش کرتے تھے پانون آہستہ آہستہ اُٹھاتا تھا بسبب ضعف پیری کے شہزادہ
اُسے دیکھکر بہت حیران ہوا اور اُسکا حال پوچھا لوگون نے کہا کہ یہ حالت پیری
ہی اُسنے کہا کہ کتنی مدت مین آدمی اس حال کو پہنچتا ہی لوگون نے جواب دیا کہ

سو برس مین یا کچھ کم یا زیادہ اُسنے پوچھا کہ اسکے بعد پھر کیا حال ہوتا ہی اُنھون نے
کہا مرگ اُسنے کہا کہ آدمی جسقدر کہ عمر طولانی چاہے اُسے میسر نہین ہو سکتی ہی اُنھون
کہا کہ نہین بلکہ تھوڑے زمانے مین اس حال کو پہونچ جاتا ہی جو تو دیکھتا ہی پھر شاہزادے
نے کہا کہ مہینہ کے تیس دن ہین اور سال کے بارہ مہینہ ہین اور انتہاے مدت عمر انسان
کی بالفعل سو برس تک کسی کسی کی متصور ہی بس کیا جلد تمام کرتا ہی دن مہینے کو اور کیا
جلد آخر کرتا ہی مہینہ سال کو اور کیسا بسرعت تمام فانی کرتا ہی سالہاے عمر کو بس یہ
سُنکر اپنے گھر کی طرف پھرا اور اس کلام کو وِرد زبان کیا اور تمام رات شدت غم
و اندوہ سے نیند نہ آئی اور وہ زندہ دل اور پاک عقل مستقیم رکھتا تھا کہ جس امر
کی فکر مین پڑتا تھا پھر اُس سے کبھی کسی حال مین غافل ہوتا تھا اور اُسے نہ بھولتا تھا
القصہ بدل اُسنے قصد کیا ترک دُنیا اور خواہش ہاے دُنیا کا باوجود اس حال کے اپنے
باپ سے ظاہر داری کرتا تھا اور اپنے حال کو اُس سے مخفی رکھتا تھا مگر جو شخص کوئی بات
سُنے کہ موجب اُسکی ہدایت کا ہو ایک دن خلوت کی اُس شخص سے جس نے اپنا راز کہا
تھا اور اُسسے کہا آیا کسی کو جانتا ہی کہ حال اُسکا ہمارے حال کے خلاف ہو اور طریقہ
دوسرا سوائے ہمارے طریقے کے رکھتا ہو اُسنے کہا کہ ہان ایک گروہ تھا کہ اُنھین
عباد کہتے تھے اُن لوگون نے دُنیا کو ترک کیا تھا اور طلب آخرت کرتے تھے اُنکے
ایسے کلام اور علم تھے کہ اور لوگ آشنا اُنکے نہ تھے لیکن اُنسے دشمنی کی اور اُنھین
آگ مین جلا دیا اور بادشاہ نے اُن سب کو اپنے ملک سے نکال دیا معلوم نہین ہوتا
کہ کوئی شخص اُنمین سے ہمارے شہرون مین باقی ہو اسواسطے کہ بادشاہ کے خوف سے
اپنے تئین چھپایا ہو اور انتظار فرج کرتے ہین کہ جب عنایت الٰہی سے امر دین رواج
پکڑیگا ظاہر ہونگے اور ہدایت خلق کرینگے اور ہمیشہ دوستان خدا زمان دولت ہاے
باطل مین یونہی ہین ہوتے ہین اور طریقہ اُنکا یہی ہوا ہی شاہزادہ کو یہ سُنکے بہت رنج ہوا

اور حزن و اندوہ نے اُسکے طول پکڑا اور مثل اُس شخص کے تھا جسکی کوئی چیز گران بہا
گم گئی ہو اور بغیر اُسکے چارہ نرکھتا ہو اور تفحص مین اُسکے ہو ازبسکہ آوازہ اور شہرۂ عقل
اور کمال و تفکر و تدبیر و فہم و زہد و ترک دُنیا کا شاہزادے کی اطراف عالم مین مشہور
ہو گیا تھا یہ خبر ایک شخص کو پہونچی اہل دین و عبادت سے کہ اُسکا نام بلوہر تھا زمین سراندیب
مین وہ شخص مقیم تھا عابد و حکیم و دانا راہ دریا سے سولابط کی طرف آیا اور شاہزادے
کی ڈیوڑھی کا قصد کیا عابدون کا لباس اُتار کے تاجرونکی صورت بنائی اور ہمیشہ
آمد و شد کرتا تھا یہانتک کہ شاہزادے کی ڈیوڑھی تک پہونچا اُن لوگونکو جو دوست
اور یار شاہزادے کے تھے اور اُسکے پاس جاتے آتے تھے وہ شخص جو ہمراز شاہزادے
کا تھا اُسکا تقرب ازبسکہ زیادہ معلوم ہوا بس بکوشش تمام اُسنے مُلاقی ہوا اور
خلوت مین اُس سے کہا کہ مین ایک شخص ہون سوداگران سراندیب سے کچھ دنونسے
اس شہر مین وارد ہوا ہون اور بہت جنس گران بہا اور بیش قیمت و نفیس میرے
پاس ہی صاحب قدر و محل اعتماد کو چاہتا ہون کہ اُس سے اظہار کرون تجھے مین نے
اس امر کے اظہار کے لیئے اختیار کیا اور میری متاع بہتر ہی گوگرد احمر سے کہ اکثر
ہی اور اندھے کو بینا کرتی اور بہرے کو شنوا کرتی ہی اور دوا ہر درد کی ہی اور ضعف
سے آدمی کو قوت کیطرف لاتی ہی اور دیوانگی سے حفاظت کرتی ہی اور دشمن پر
نصرت دیتی ہی اور کسی کو مین نے سزاوار تر اِس متاع کا ندیکھا سواے اِس جوانکے
جو بادشاہ کا بیٹا ہی اگر تو مناسب سمجھے تو وصف اسکا شاہزادے سے بیان کر
اگر متاع میری اُسکے کام کی ہو اُسکے پاس مجھے لیچل تا مین اُسکو ملاحظہ کرون کہ جب
وہ اُس متاع کو دیکھیگا تو اُسکی قدر معلوم کریگا اُسنے حکیم سے کہا کہ تو وہ کلام کرتا ہی
کہ مین نے ہرگز تیرے سوا کسی اور سے نہین سُنا اور تو بڑا عاقل اور بہت خوب معلوم
ہوتا ہی لیکن مجھسا شخص جبتک کہ ایک امر کی حقیقت دریافت نکرے نقل نہین کر سکتا

تو اپنی متاع کو مجھے دکھا اگر قابل عرض ہوا تو لونگا بادشاہ زادے سے عرض کرونگا حکیم
کہا کہ مین مرد طبیب ہون تیری آنکھین ضعیف پاتا ہون کہ میری متاع کو دیکھے تیری آنکھ
تاب نظارہ نہ لاسکیگی اور ضایع ہوسکے لیکن شاہزادے کی آنکھین صحیح ہین اور جوان ہین
اسکی آنکھ سے یہ خوف نہین رکھتا ہون اگر میری متاع اُسے پسند آئے گی جیسی قیمت طلب
کرونگا دیدیگا اور اگر اُسے پسند نہ آئیگی کچھ نقصان و تعب اُسپر نہوگا اور یہ متاع عظیم
ہو ایسا نکرنا کہ شاہزادے کو تو اس سے محروم رکھے لیکن عرض نکرے بس یہ سنکر وہ شخص
شاہزادے کے پاس گیا اور حکیم بلوہر کا حال عرض کیا شاہزادے کے خیال مین آیا
کہ وہ مطلب جو میرا ہی بلوہر سے حاصل ہوگا اُس شخص سے کہا کہ جب رات ہو تو ضرور
بالضرور اُس تاجر کو میرے پاس پوشیدہ لا کہ ایسے امر عظیم کو سہل جاننا نہ چاہیئے اس
شخص نے بلوہر سے جاکر کہا کہ مستعد ہو شاہزادے کی ملاقات پر بلوہر نے اپنے ساتھ
وہ صندوق لیا جسمین اپنی کتابین رکھین تھین اور کہنے لگا کہ متاع میری اس صندوق
مین ہی وہ شخص اُسکو شاہزادے کے پاس لیگیا بلوہر نے جاکے سلام کیا شاہزادے
نے بہت تعظیم و تکریم سے جواب سلام دیا اور وہ شخص باہر چلا آیا حکیم خلوت مین
شاہزادے کے پاس بیٹھا اور کہا کہ بادشاہ زادے تو نے اپنے آدمیون سے اور اپنے
بزرگان اہل بلاد سے میرا اکرام زیادہ کیا شاہزادے نے کہا کہ تیری تعظیم مین نے
اسواسطے کی کہ امید واری عظیم تجھسے رکھتا ہون حکیم نے کہا کہ ای بادشاہ زادے
اگر تو نے مجھسے یہ سلوک کیا تو سن ایک بادشاہ تھا بعض آفاق زمین مین کہ بخیر و خوبی
معروف تھا ایک دن اپنے لشکر کے ساتھ جاتا تھا راہ مین دو شخصونکو دیکھا کہ پرانے
کپڑے پہنے ہوئے تھے اور اثر فقر و درویشی اُن سے ظاہر تھا جب بادشاہ کی نظر
اُنپر پڑی اپنے مرکب پر سے اتر پڑا اور اُنکی بہت تعظیم و اکرام کیا اور اُنسے مصافحہ
کیا جب وزیرون نے یہ حال دیکھا بہت محزون و غمگین ہوئے اور بادشاہ کے

ایک بادشاہ کی نقل

بھائی پاس گئے اسواسطے کہ وہ بہت ہی گستاخ تھا خدمت مین بادشاہ کے ساتھ
کلام کرنے مین اُس سے کہا کہ آج بادشاہ نے اپنے تئین ذلیل وخوار کیا اور اپنے
جہل مملکت کو رسوا کیا گھوڑے سے اُتر پڑا اُن دو ذلیل و کم حقیقت شخصون
کے پیے تجھے لازم ہی کہ جاکر اُسے ملامت کر اور اچھی طرح نصیحت کرتا پھر ایسی
حرکت نکرے بادشاہ کا بھائی بادشاہ کے پاس گیا اور اُسے ملامت کی بادشاہ
نے اُسکے جواب مین ایسا کچھ کہا کہ اُسکے بھائی کو معلوم ہوا کہ خوشی سے سُنا یا
اُسکے کلام سے رنجیدہ ہوا اپنے گھر پھر گیا یہانتک کہ کچھ دن اُسپر گذرے بس
بادشاہ نے اپنی اُس منادی کو حکم کیا جسے منادی مرگ کہتے تھے تا ندا اے
مرگ اُسکے بھائی کے گھر مین کرے اور طریقہ اُس بادشاہ کا یہ تھا کہ جسکے قتل کا
ارادہ کرتا تھا ندا کرادیتا تھا بس اُس آواز سے اُسکے بھائی کے گھر مین نوحہ و
شیون بلند ہوا اور اُسکے بھائی نے جامۂ مرگ پہنا اور بادشاہ کی ڈیوڑھی پر روتا
ہوا آیا اور اپنی ڈاڑھی کے بال نوچتا تھا جب بادشاہ مطلع ہوا اُسے طلب کیا
جب وہ آیا زمین پر آکے گر پڑا اور صدائے وا ویلا اور وا مصیبتا کی بلند اور ہاتھ
بہ تضرع وزاری بلند کیے بادشاہ نے قریب اپنے بلایا اور کہا کہ ای بے خرد تیا بی
کرتا ہی اُس منادی سے جس نے کہ ندا دی تیرے دروازے پر ایک مخلوق کے
حکم سے جو خالق تیرا نہین ہی اور بلکہ بھائی تیرا ہی اور بہ رستیکہ جانتا ہی کہ کوئی
گناہ تو نے میرا نہین کیا کہ مستحق قتل کا ہو باوجود اس حال کے مجھے ملامت کرتا
ہی کہ کیون کر زمین پر گرا مین اُسوقت کہ منادی کو اپنے پروردگار کے نزدیک
رکھتا ہون جاکر مین جانتا ہون کہ میرے وزیر بیوفا نے تجھے برانگیختہ کیا ہی اور بفریب
دیا ہی عنقریب خطا اُنکی اُنپر ظاہر ہوتی ہی بس حکم کیا بادشاہ نے کہ چار صندوق
بنین اور حکم دیا کہ دو کو سونے سے مزین کرین اور دو کو قیر سے بس قیر والو نکو

تو سونے اور یاقوت اور زبرجد و مرواریدسے بھرا اور اُن دو سونے والونکو مردار
اور خون اور اُن فضلہ اور بالونسے بھرا اور برابر بند کر دیا پھر جمع کیا وزیر وان اور اُن شرفاکو
جنھین سمجھا تھا کہ اُسے اس عمل بد پہ ملامت کی ہی اور اُن سے کہا کہ اِنکی قیمت کرو اُنھون
نے کہا باعتبار ظاہر حال کے اور ہمارے ادراک کے دونون صندوق سونے
والے قیمت رکھتے ہین بسبب زیادتی شرافت و خوبی کے اور وہ دونون صندوق
قیر والے قیمت نہین رکھتے بسبب پستی و زبونی کے بادشاہ نے کہا کہ یہ حکم تمہارا بسبب
اُس پستی علم کے ہی جو تم رکھتے ہو اور اشیا کو اُس علم سے جانتے ہو پھر حکم کیا کہ قیر والے
صندوقون کو کھولین جب وہ دونون صندوق کھولے گئے تمام مکان اُنکے جواہر
سے روشن ہوگئے پھر کہا کہ مثال ان دونون صندوقونکی مثال اُن دونون شخصونکی
ہی جنکے لباس کو تم حقیر و ذلیل سمجھے اور ظاہر کو اُنکے سبک سمجھے حالانکہ باطن اُنکا بھرا
ہوا تھا علم و حکمت و راستی و نکوئی و تمام صفات کمالات معنویہ سے جو بہت
بہتر ہین اِن یاقوت و مروارید و زبرجد اور سب جواہرات سے حکم کیا کہ اب اُن
دونون صندوق سونے والونکو بھی کھولین جب وہ کھولے گئے اہل مجلس کسانع
سے اور بے حقیقتی سے اُن چیزون کے کانپ گئے اور اُنکی تعفن و بدبو سے
متاذی ہوئی بادشاہ نے کہا کہ مثال اِن دونون صندوقونکی مثال اُن لوگونکی
ہی کہ زینت پائی ہی جنکے ظاہر نے جامہ و لباس سے اور باطن اُنکا مملو ہی انواع و
اقسام کی بُرائیونسے جہل و کوری و دروغ و ظلم و تمام اقسام شرارتسے کہ بہت بدتر
اور شنیع تر و بدتر ہی ان اشیاسے مردار و نجس سے بس وزیر اور اُن شرفانے کہا
کہ مطلب تیرا ہم سمجھے اور اپنی خطاسے آگاہ ہوئے اور نصیحت حاصل کی بلوہر نے
کہا یہی مثال تیری ای بادشاہزادے اُس تحیت و اکرام مین جو مجھسے کہا تو نے
وہ شاہزادہ تکیہ لگائے ہوئے بیٹھا تھا جب یہ سُنا سیدھا ہو بیٹھا اور کہا کہ اور

کوئی نقل بیان کرتا ہین اُسکو شنو ن بلوہر نے کہا کہ سُن شاہزادے کسان
بیج لاتا ہی کھیت مین بونے کے لئے جب اُسمین سے ایک مٹھی لیکر اُسنے کھیت مین چھڑک دیا تو
بعضے دانے اُسمین سے باہر کھیت کے راستے پر جا پڑتے ہین کہ تھوڑی دیر کے بعد اُنھین
چڑیان کھا جاتی ہین اور بعضے دانے اُس پتھر پر جا پڑتے ہین کہ جسپر کچھ تھوڑی سی مٹی ہوتی
ہی بس وہ سرسبز ہوتے ہین اور نشونما کرتے ہین لیکن جب جڑ انکی پتھر تک پہونچتی ہی
بس خشک ہوجاتے ہین اور بعضے دانے زمین خاردار پر گرتے ہین جب وہ اُگے اور
بڑے ہوئے قریب بار لانے کے پہونچے کانٹے اُنسے اُلجھ جاتے ہین اور اُنھین ضایع
کرتے ہین اور وہ دانے جو اُس زمین پر گرے کہ صاف ہی ہرچند تھوڑے ہین سالم
رہتے ہین اور وہ بڑے ہوتے ہین ای شاہزادے کسان مثل حامل حکمت
کے ہی اور بیج مثل کلمات حکمت کے ہین اور وہ بیج جو راہ مین گرے اور چڑیان
اُنھین کھا گئین مثل اُس کلام کے ہین کہ کان تک پہونچے اور دل مین کچھ تاثیر نکرے
اور وہ جو پتھر پر گرے اور پتھر نے جڑ اُنکی خشک کردی مثل اُس کلام کے ہین کہ کوئی
سُنے اور اُسے خوش آئے اور متوجہ ہو اُسکی طرف اور سمجھے اُسے مگر ضبط نکرے اور
مالک اُسکا ہوا اور وہ جو اُگے اور کانٹون نے اُنھین خراب کیا مثل اُس کلام کے
ہین کہ سُننے والا اُسے پائے اور ضبط کرے جب وہ وقت آئے گو اُسپر عمل کرے
خار و خاشاک خواہش ہائے نفسانی اُس حکمت کو باطل کردین اور وہ جو سالم رہے
اور بار لائے مثل اُس کلام کے ہین کہ عقل اُنکا ادراک کرے اور حافظہ اُنھین ضبط
کرے اور عزم نیکو اُنھین جاری کرکے عمل مین لائے اور یہ اُسوقت ہوتا ہی کہ جڑ
شہوتانکی اور خواہشونکی اور صفات ذمیمہ کی دل سے اُکھڑی ہوا اور صاف کیا ہو نیچے
نفس کو بُرائیونسے یہ سُنکر شاہزادے یوذآسف نے کہا کہ ای حکیم مین اُمیدوار
ہون کہ وہ تخم حکمت جو میرے دل مین تونے بویا ہی اُسی قسم سے

ہو کہ بنو کرے اور سالم ہو اور نفع دے اور آفت نرکھتا ہو

بس کوئی مثال دنیا اور فریب کھانے اہل دنیا کے بیان کر

بلوہر نے کہا کہ سُنا ہے مین نے کہ ایک شخص کے پیچھے ایک مست ہاتھی دوڑا وہ بھاگتا تھا اور ہاتھی اُسکے تعاقب مین تھا وہ شخص مضطرب ہوا اور اپنے تئین کنوئین مین گرا دیا دو شاخین اُسکے کنارے پر اُگی ہوئی تھین اُنھین پکڑ لیا اور پانون لٹکی رہی جب آنکھ اُٹھا کر دیکھا دو چوہے بڑے بڑے مشغول ہین اُن دونون شاخونکی جڑکے کھودنے مین ایک سیاہ اور دوسرا سفید جب نیچے دیکھا تو چار اژدہے اُنھی نظر آئے کہ اپنے سوراخونسے سر باہر نکالے تھے جب قعر چاہ کی طرف دیکھا ایک اژدہا نظر آیا کہ مُنہ کھولے ہوئے ہے کہ جب کنوئین مین گرے تو وہ نگل جائے جب سر اونچا کیا تو دیکھا کہ سرے پر اُن دونون شاخونکی تھوڑا سا شہد لگا ہوا ہے پس مشغول ہوا اُس شہد کے چاٹنے مین اور لذت و شیرینی شہد نے اُسے غافل کیا اُن سانپونسے کہ نہ جانتا تھا کہ کسوقت اُسے کاٹین گے اور اُس اژدہے سے کہ نہین جانتا کہ حال اُسکا کیا ہوگا جب اُسکے حلق مین جا پڑیگا سُن ای شاہزادے وہ کنوان دُنیا ہے کہ بھرا ہوا ہے آفتون اور بلاؤن اور مصیبتون سے اور وہ دونون شاخین عمر آدمی کی ہین اور وہ دونون چوہے رات اور دن ہین کہ آدمی کی عمر کو جڑسے اُکھیڑتے ہین اور فانی کرتے ہین اور وہ چار افعی چارون خلط ہین کہ مقام زہرہاے کشندہ مین ہین سودا و صفرا و بلغم و خون کہ نہین جانتا آدمی کہ کسوقت ہیجان مین آئین گے اور اپنے صاحبکو ہلاک کرین گے اور وہ اژدہا مرگ ہے کہ منتظر ہے اور ہمیشہ آدمی کی طلب مین ہے اور وہ شہد جس پر فریفتہ ہوا تھا اور اُسنے ہر آفت سے غافل کر دیا تھا لذتین اور خواہشین اور نعمتین اور عیش دُنیا کی ہین لذتونسے کھانے اور پینے

اور سونگھنے اور پہننے اور دیکھنے اور سننے سے غافل ہوتا ہی یوذاصف نے
کہا کہ یہ مثال کیا صحیح ہی اور بہت مطابق ہی احوال دنیا سے
ای حکیم اور مثال بیان فرما دنیا اور اہل دنیا کے جنھون نے فریب
اسکا کھایا ہی اور سبک اور خفیف سمجھے دنیا مین اُن چیزونکو
جو نفعین نفع بخشین بلوہر نے کہا کہ نقل کی ہی ایک شخص کے تین رفیق تھے
کہ اُس شخص نے ایک کو اُنمین سے اختیار کیا تھا سب لوگون پر اور اسکی خاطر سے قرب
بہت سختیو اُنکا اور مصیبتو ںنکا ہوتا تھا اور اپنے تئین مہلکو نین ڈالتا تھا اور رات
دن اُسکے کامو نمین مصروف رہتا تھا دوسرا رفیق اُس سے مرتبہ کم رکھتا تھا اُسکے نزدیک
لیکن محبت رکھتا تھا اُس سے اور عزت کرتا تھا اور لطف سے پیش آتا تھا اور
خدمت اور اطاعت اُسکی کرتا تھا اور کبھی اُس سے غافل ہوتا تھا اور تیسرے رفیق پر
ظلم کرتا تھا اور حقیر جانتا تھا اور اُسکا ہونا اُسکی طبیعت پر گران تھا اور محبت
و مال سے اُسے کبھی حصہ نہ دیتا تھا مگر قلیل ناگاہ اُس شخص پر ایک واقعہ پڑا اور رفیقونکی
اعانت کا محتاج ہوا اور بادشاہ کے لوگ آپہونچے کہ اُسے گرفتار کرین اور
بادشاہ کے سامنے لیجائین وہ شخص فوراً اپنے رفیق اول کے پاس آیا اور اُس سے کہا
کہ تو جانتا ہی کہ تجھے مین نے کسقدر اورون پر ترجیح دی تھی اوقات کو اپنی تجھمین
صرف کرتا تھا آجکا دن وہ دن ہی کہ مین تیرے پاس حاجت لیکر آیا ہون مدد میری
تیری طرف سے پہونچ سکتی ہی رفیق نے کہا کہ مین تیرا مصاحب نہین ہون میرے
اور مصاحب ہین مین گرفتار جنکا ہون آج یہ سزاوار تر ہین مجھسے بہ نسبت تیرے لیکن
تیرے حصے کی میرے پاس دو کپڑے ہین کہ اُنسے کچھ انتفاع نہین ہو سکتا شاید
اُن دونون کپڑونکو تجھے دے دون بس وہ شخص وہان سے دوسرے رفیق
پاس گیا اور کہنے لگا کہ تجھے معلوم ہی کہ تکرمت و ملاطفت میرے تیرے ساتھ یہ تھی کہ

ہمیشہ مسرت و خوشی تیری مین چاہتا تھا آج میری احتیاج کا دن ہی تیرے نزدیک
کون سا نفع تیرا میرے واسطے ہی اُس رفیق نے کہا کہ اسقدر مین اپنے کام مین گرفتار
ہون کہ تیری طرف متوجہ نہین ہو سکتا اپنی فکر تو کچھ آپ ہی کر اور آگاہ ہو کہ میرے
اور تیرے آشنائی منقطع ہوئی اور اب طریقہ میرا خلاف تیرے طریقہ کے ہی شائد
کچھ قدم تیری رفاقت کرون کہ اُسسے کچھ نفع تجھے پہونچے اور امور چند مین مشغول ہون
جنکا اہتمام تجھسے زیادہ ہی پھر حاجت لیگیا اُس تیسرے رفیق کی پاس جسپر جفا کرتا تھا
اور اُسے حقیر جانتا تھا ایام وسعت و راحت مین اور کچھ التفات اُسکی طرف نکرتا تھا
اور وہ کہنے لگا کہ مین تجھسے بہت شرمندہ و منفعل ہون لیکن میری احتیاج و اضطرار مجھے
تیری طرف لائے ہین آیا آج کیا نفع مجھے پہونچتا ہی اُسنے کہا کہ ہمراہی اور محافظت
تیری کرتا ہون مین اور تجھسے غافل نہ ہونگا بس واضح ہو کہ مین تیرا ادنی درجے کا
دوست ہون اور آج مین ایسا مصاحب ہون تیرا کہ تجھے چھوڑ نہ دونگا اور غمگین نہو
بسبب اُن تقصیرات کے جو میرے باب احسان و ملاطفت مین تجھسے صادر ہوئے ہین
بدرستیکہ جو کچھ تجھسے مجھے پہونچا ہی تیرے واسطے مین نے اُسے محفوظ رکھا ہی بلکہ اُسیپر ہی
نہین ہوا اور اکتفا نہین کی اُسمین تجارت کی ہی تیرے واسطے اُسسے بہت سے فائدے
ہم پہونچائے ہین اب کئی برابر اُسکے ہی جو کچھ تو نے مجھے دیا تھا تیرے واسطے موجود ہی
مبارک ہو تجھے کہ مین امید رکھتا ہون کہ جو کچھ تیرا میرے پاس ہی موجب رضائے
بادشاہ کا تجھسے ہو اور آج باعث تیری نجات کا ہو اس بلاے عظیم سے جو تجھے درپیش ہی
پس اُس شخص نے جو احوال اپنے رفیقونکا دیکھا کہنے لگا کہ مین نہین جانتا کہ ان دونون
امر دینین سے کس امر پر زیادہ تاسف کرون اُس تقصیر پر جو رفیق نیک کے باب
مین کی ہی یا اس رنج و مشقت پر جو امر رفیق بد مین کھینچی مین نے پھر بلوہر نے کہا کہ
رفیق اول مال ہی اور رفیق دوم اہل و عیال ہین اور رفیق سوم عمل صالح تھا او تواضع

سے کہا کہ وہ کلام یہ ہے کہ حق و ظاہر ہے ای حکیم اور کوئی مثال دے دنیا و
اہل دنیا کی جنھون نے اُسکے فریب مین آکر دل اپنا لگایا ہو۔
بلوہر نے کہا کہ ایک شہر تھا عادت وہان کے لوگون کی یہ تھی کہ ایک مرد مسافر
کو جسکے حال سے اطلاع نہ رکھتے ہوتے تھے پیدا کرتے تھے اور اُسے اپنا بادشاہ
اور فرمان روا کرتے تھے وہ شخص از بسکہ ان لوگونکی عادت سے مطلع نہوتا تھا جانتا
تھا کہ ہمیشہ انکا بادشاہ رہونگا جب ایک برس تمام ہو جاتا اُسے اپنے شہر سے
عریان کرکے اور بے عزتی سے نکال دیتے تھے وہ اُس بلا اور آفت مین مبتلا ہوتا
تھا کہ ہرگز وہ مصیبتین اُسکے تصور مین نہوتی تھین بادشاہی اُتنے دنونکی اُسکے
واسطے موجب وبال واندوہ و مصیبت ہوتی تھی پس اُس شہر والون نے ایک سال
ایک مرد مسافر کو اپنا بادشاہ بنایا وہ شخص بسبب عقلمندی کے یہ تصور کرتا تھا کہ مین
ان لوگون مین غریب الوطن و بیگانہ ناتجربہ کار ہون کچھ اُن سے ربط و انس
نہ بہم پہونچاتا تھا ایک شخص جو اُسکے شہر کا اُس شہر مین تھا اور مطلع تھا اُس شہر کے
حال سے اُسے طلب کیا جب اُس سے مشورہ کیا تو اُس سے کہا کہ بعد برس دن کے
یہ لوگ تجھے اِس شہر سے نکال دینگے اور فلانے مکان مین بھیج دینگے صلاح وقت
تیرے حق مین یہ ہے کہ جو کچھ تجھسے ہو سکے اِس سال بھر مین اُسے مکانکی طرف بھیجتا
جا کہ جب برس دن کے بعد تجھے اُس مکانکی طرف بھیجین اور تو وہان پہونچے تو سامان
عیش و رفاہ مہیا ہون اور ہمیشہ راحت اور نعمت مین رہے بادشاہ نے اُسکی
مصلحت پر عمل کیا جب وہ برس تمام ہو گیا اور اُسے شہر سے نکال دیا اپنے
اموال سے منتفع ہوا عیش و عشرت مین بسر کرتا تھا پھر بلوہر نے کہا کہ ای شاہزادے
مین امیدوار ہون کہ تو وہ شخص ہو کہ غیرون اور بیگانون سے موانست نکرے اور
بادشاہی چند روزہ پر فریب نکھائے اور مین وہ شخص ہون جسے تو نے اپنی مصلحت

کے لیئے طلب کیا ہی اور مین راہ نمائی کرتا ہون اور احوال دُنیا و اہل دُنیا کو تجھے
پہچنواتا ہون اور تیری مدد کرتا ہون یوذآسف نے کہا کہ سچ ہے اے حکیم بدرستیکہ مین
وہی بادشاہ غریب ہون اور تو وہی شخص ہی مین جسکی طلب مین ہمیشہ تھا بیان کر
میرے سامنے احوال آخرتکو قسم کھاتا ہون مین اپنی جانکی کہ جو کچھ تو نے دُنیا کے
باب مین کہا محض ہی اور واقعی ہی کہ مین نے بھی احوال دُنیا سے کچھ امور مشاہدہ کیئے
ہین کہ دریافت کیا مین نے فنا و زوال اسکا اور ترک اسکا میرے دل مین
جگہ کر کیا ہی اور یہ میری نظر مین بہت حقیر و بیقدر ہو گئی ہی بلوہر نے کہا اے شاہزادے
ترک دُنیا کلید درہاے سعادت آخرت ہی پس جو کہ طلب آخرت کرے اور اُسکے
دروازے کو جو ترک دنیا ہی پائے جلد بادشاہی اُس جہانکی پاتا ہی اور کیونکر زہد
نکرے تو دُنیا مین حالانکہ حق تعالے نے ایسی عقل تجھے عنایت فرمائی ہی اور دیکھتا
ہی تو کہ دُنیا ہر چند بہت ہو جمع کرنا اُسکا ان بدنون کے واسطے فانی ہی اور بدن
نہ ثبات رکھتا ہی نہ قوام کسی ضرر کو اپنے سے دفع نہین کرسکتا گرمی اُسے گھلا دیتی
ہی سردی اُسے منجمد کر دیتی ہی بادہاے سموم اُسے پراگندہ کرتین ہین پانی اُسے
غرق کرتا ہی آفتاب اُسے جلاتا ہی ہوا اُسے تحلیل کرتی ہی جانوران درندہ اُسے
دریدہ کر ڈالتے ہین طائر منقار سے سوراخ کرتے ہین لوہے سے
کٹجاتا ہی صدمون سے ٹوٹ جاتا ہی اور قطع نظر ان عوارض خارجیہ کے ایک معجون
ہی مرکب بیماریون اور دردون اور المون اور مرضون سے اور گرد اسکے بلائین
ہین منتظر انکا ہی اور ہمیشہ اُنسے خوف مین ہی سلامتی کا اپنے فقط شبہہ و احتمال رکھتا ہی
اور سات آفتین قریب اسکے ہین کہ اُنسے نجات نہین رکھتا کوئی بدن یعنے گرسنگی و
تشنگی و گرمی و سردی و درد و خوف و مرگ لیکن جو کچھ تو نے سوال کیا امر آخرت
سے بدرستیکہ امید رکھتا ہون مین کہ جو کچھ تھوڑا سا پاتے اس دُنیا مین بہت سا پائی

حضرت مین یوذآصف نے کہا مجھے یہ گمان ہی کہ جن لوگونکو میرے باپ نے
آگ مین جلوا دیا اور نکلوا دیا اپنے مملکت سے اصحاب اور یار
تیرے سے تھے اور طریقہ تیرا رکھتے تھے اُسنے کہا کہ ہان پھر یوذآصف
نے کہا کہ مین نے سُنا ہی کہ سب آدمیون نے اتفاق کیا تھا عداوت اور مذمت میں
انکی بلوہر نے کہا کہ ہان یوذآصف نے کہا سبب اِسکا کیا تھا ای حکیم بلوہر نے کہا
کہ جو کچھ تونے بدگوئی مردم مین اُنکی نسبت کہا کیا کہہ سکتے ہین اُس جماعت کے باب
مین جو راست گو ہین اور دروغ گو نہین ہین دانا ہین اور جاہل نہین ہین اور
اسرار اِن لوگونکو نہ پہونچے نماز بہت پڑھین اور سوئین کم انواع بلیات مین مبتلا
ہون اور صبر کرین تفکر کرین احوال دُنیا مین اور عبرت حاصل کرین دل
مال و اہل سے وابستہ نہ کیا ہو اور طمع مال و اہل مردم نرکھتے ہون یوذآصف
نے کہا کہ کیونکر اہل دُنیا عداوت مین اِن لوگونکی متفق ہوگئے
حالانکہ آپسمین کمال اختلاف و نزاع رکھتے ہین بلوہر نے کہا
کہ مثال اُنکی اِس بات مین مثال سگان چند مختلف رنگارنگ کی ہی
جو ایک مردار پر مجتمع ہوئے ہون اُسکے کھانے کے واسطے ایک دوسرے پر
بھونکتا ہی اور ایک دوسرے کو کاٹتا ہی اُسی حالت مین کوئی ایک شخص در قریب
اُنکے پہونچے اُسے دیکھکر سب اپنا بھونکنا اور لڑنا موقوف کرتے ہین اور متفق
ہو کر اُسپر حملہ کرتے ہین اور بھونکتے ہین باوجود اسکے کہ اُس شخص کو کچھ اُس مردار سے
کام نہین ہوتا اور اُسنے اُس جیفے مین منازعہ نہین رکھا لیکن از بسکہ اُس شخص
غریب و بیگانہ دیکھکر اپنے طور سے اُس سے وحشت کرتے ہین اور بغض اُس سے
رکھتے ہین آپس مین نزاع و اختلاف رکھتے تھے پس بلوہر نے کہا کہ وہ مردار
مثل متاع دُنیا کے ہی اور وہ سگان رنگارنگ مثل انواع اہل دُنیا ہین کہ دُنیا کے

واسطے آپسمین لڑتے ہین اور ایک دوسرے کا خون کرتا ہی اور مال کو اپنے تحصیل
اعتبارات کے لیئے صرف کرتے ہین اور وہ شخص وہ گنتے ہین جسے دیکھکر اُسپر حملہ
کرتے ہین اور اُسے اُنکے جینے سے کچھ کام نہین ہوتا وہ شخص مثل صاحب دین کے
ہی کہ جسنے ترک دُنیا کیا ہی اور دُنیا سے الگ ہو گیا ہی اور اُن لوگون سے امر دُنیا
مین منازعت نہین رکھتا ہی بلکہ دُنیا کو اُنھین لوگون کے واسطے اُن پر چھوڑ دیا ہی باوجود
اِس حال کے اہل دُنیا اُس سے دُشمنی کرتے ہین بسبب اُس بیگانگی کے جو اُنسے
رکھتا ہی ای شاہزادے اگر تعجب کرتا ہی تو عجب کر اہل دُنیا سے کہ تمام ہمت اُنکی
مصروف ہی جمع و مال پر اور اُسکی زیادتی پر فخر کرتے ہین اعتبارات پر اُسکے اور
غلبہ حاصل کرنے سے اُسمین جب کسی کو دیکھا کہ دُنیا کو اُنکے ہاتھوین چھوڑا ہی اور
دُنیا سے دور رہے کی ہی اُس سے منازعہ کرتے ہین اور خشم و غضب زیادہ رکھتے
ہین اُن لوگون پر جو اُنکے ساتھ بر سر دُنیا ہین اور منازعہ کرتے ہین پس کیا محبت
ہوتی اہل دُنیا کو اِس جماعت سے کہ منازعہ کرتے ہین بوذاسف نے کہا ای
حکیم میرے مطلب پر آ اور اُس قسم کا کلام کر بلوہر نے کہا کہ جب طبیب
مہربان دیکھے کہ بدن کو اختلاط نے فاسد و ضایع کر دیا ہی اور چاہے کہ تقویت
بدن کی کرے اور اُسے فربہ کرے پہلے مبادرت کریگا اُن غذاؤن پر جو مورث
قوت اور مولد خون و گوشت ہین اِسواسطے کہ جانتا ہی کہ درصورت اختلاط فاسد
یہ مقوی غذائین باعث قوت مرض کی ہوتی ہین اور موجب زیادتی فساد کی
ہوتی ہین اور قوت کے واسطے نفع نہین بخشتین بلکہ پہلے اُسکے فاقے دیتی ہین اور
پرہیز کرواتا ہی اور دفع اختلاط فاسدہ کے لیئے دوائین استعمال مین لاتا ہی جب
اختلاط فاسدہ کو بدن سے دور کر دیا مقوی کھانونکی تجویز اُسکے واسطے کرتا ہی اور
اُسوقت اُن کھانونکا حظ پاتا ہی اور فربہ دیکھو جاتا ہی اور قوت پاتا ہی اور تحمل

سفینتہ م

بار ہائے گران کا ہو سکتا ہی مشیت الٰہی سے یوذاصف نے کہا کہ اے حکیم مجھے خبر دے اپنے اکل و شرب کی کیفیت سے بلوہر نے کہا کہ حکیمونے نقل کی ہی کہ ایک بادشاہ تھا با مملکت وسیع و لشکر بسیار و مال بیشمار زیادتی ملک و مال کیلیئے دوسرے بادشاہ سے متوجہ جدال و قتال ہوا اور لشکر و اسباب اور اسلحہ و اموال و اسباب اور عورتون اور فرزندونکے ساتھ اُس بادشاہ کے ملک کی طرف روانہ ہوا جب لڑائی ہوئی بادشاہ مخالف نے اُسپر فتح پائی فوج بہت ماری گئی بادشاہ کچھ تھوڑی فوج اور عورتون اور فرزندون کو لیکر وہان سے فرار ہوا جب رات ہوئی تو ایک جنگل مین پہونچا کہ وہ ایک شہر کے کنارے تھا اپنے ہمراہیونکو لیکر وہین پوشیدہ ہوا اور گھوڑونکو چھوڑ دیا کہ ایسا نہو کہ گھوڑے بولین حال کھلجائے اور دشمن اُس مقام سے مطلع ہو جائین وہ رات بکمال خوف اُس صحرا مین بسر کی ہر وقت آواز سم اسپان دشمن کے کانمین آتی تھی اور بموجب زیادتی خوف کی ہوتی تھی جب صبح ہوئی وہین پوشیدہ رہا نہ شہر کیطرف جا سکتا تھا نہ صحرا کی طرف خوف دشمن سے نکل سکتا تھا بس وہ اور اہل و عیال اُسکے وہین اُسی مقام تنگ مین رہے کمال مصیبت مین سردی اور بھوک کیوجہ سے پریشان رہے کیونکہ کھانا وغیرہ اپنے ساتھ نرکھتا تھا چھوٹے بچے بھوک کے مارے روتے تھے اور چلاتے تھے غرض دو دن اِس حال مین اُس مقام پر گذرے یہانتک کہ ایک بچہ اُسکا انھین مصیبتون مین مرگیا اُسے دریا مین ڈالدیا اُسی حال مین ایک دن اور گذرا بادشاہ نے اپنی زوجہ سے کہا کہ ہم سب مشرف بہلاکت ہوئے ہین اگر بعضے ہم مین سے مرین اور اُنسے قوت اپنا اور اپنے اطفال باقی کا کرین یہانتک کہ خدا ہمین اِس بلا سے نجات

دے اور اس امر مین تاخیر کرینگے تو سب لڑکے بھی لاغر اور ضعیف ہو جاینگے کہ ہم
انکے گوشت سے سیر نہونگے اور ہم ایسے ضعیف ہو جاینگے کہ اگر صورت کشایش نکلی
تو حرکت نکرسکین گے شدت ضعف سے اُسکی زوجہنے اس رائے کو پسند کیا اور ایک
فرزند کو اپنے قتل کیا اور زمین مین رکھا اور گوشت اُسکا کھایا بلوہر نے کہا کہ ای شاہزادہ
کیا گمان رکھتا ہی تو ایسے حال مین ایسے مرد مضطرب سے آیا بہت کھایگا مثل اُس
بھوکے کے جو بہت سے کھانے تلک پہونچے یا کم کھایگا مثل اُس بھوکے کے جو
بضرورت ایک لقمہ کھائے یوذآسف نے کہا کہ مجھے یہ احتمال ہی کہ وہ تھوڑا سا بہ
نہایت دشواری کھایگا حکیم نے کہا کہ کھانا اور پینا میرا دُنیا مین اسطرح ہی یوذآسف نے
کہا کہ ای حکیم بیانکر یہ امر جسپر تو میری دعوت کرتا ہی آیا وہ چیز ہی کہ آدمیون نے اُسے
عقل سے بہچانا اور سب چیزون پر اختیار کیا ہی اپنے واسطے یا حق سبحانہ تعالے
نے آدمیونکی اُسپر دعوت کی ہی اور اُسے قبول کیا بلوہر نے کہا کہ وہ امر مین جسپہ
تیری دعوت کرتا ہون اُس سے بلند تر ہی کہ اہل زمین سے ناشی ہوسکے یا یہ اپنی
عقل سے تدبیر اُسکی کرسکین اسواسطے کہ کام اہل دُنیا کا یہ ہی کہ لوگون کو اعمال دُنیا
اور اُسکی زینتون اور عیش ورفاہ و وسعت ونعمت ولہو ولعب اور خواہشون
اور لذتون پر دُنیا کی دعوت کرین بلکہ جو کچھ کہ مین کہتا ہون یہ ایک امر ہی اطوار
اہل دُنیا سے الگ اور ایک دعوت ہی آسمانی حق تعالی کیطرف سے ظاہر اور
ہویدا اور ہدایت اور راہ راست پر کہ اعمال اہل دُنیا کو توڑتی ہی اور مخالف انکے
طریقہ کے ہی اور زشتی و بدی اعمال کو انکے ظاہر کرتی ہی اور انھین ہوا و ہوس اور
خواہشونسے انکی اپنے پروردگار کی عبادت کیطرف کھنچواتی ہی جس شخص نے کہ
ادراک اس امر کا کیا خدا نے اُسے ہدایت کی ہی یہ امر اُسکے نزدیک بہت ظاہر و
روشن ہی لیکن جو اہلیت و قابلیت اُسکی نہین رکھتا اُس سے مخفی رکھتا ہی یہانتک

کہ حق تعالی ظاہر کرے اُسے بعد مخفی ہونے اور پوشیدگی کی اور دین حق کو رفعت
بخشی اور بلند کرے اور مذاہب باطلہ اہل جہل و فساد کو پست کرے اور خاک
مذلت پر بٹھائے یوذآصف نے کہا کہ سچ کہا اے حکیم تو نے پھر بلوہر نے کہا کہ بعضے
آدمی ایسے ہین کہ بفطرت مستقیم اور فکر درست سے قبل آنے پیغمبرون کے حق کو
پاتے ہین اور اُسپر رغبت کرتے ہین اور بعضے ایسے ہین کہ بعد بعثت پیغمبرون کے
اور اُنکی دعوت سُننے کی اطاعت کرتے ہین تو وہ شخص ہوا اے شاہزادے کہ اپنی عقل
و فراست سے مقصد اصلی کیطرف متوجہ ہوا ہے یوذآصف نے کہا کہ آیا کوئی اور
بھی جماعت ہے سوائے تمھارے گروہ کے جو آدمیونکی دعوت کرین ترک دنیا
پر بلوہر نے کہا کہ ان شہرون مین مجھے احتمال نہین ہے مگر اور شہرون مین ایک
گروہ ہے کہ زبان سے اظہار حق کرتے ہین اور اعمال اُنکے اعمال حق نہین معلوم
ہوتے اس سبب سے راے ہماری اور اُنکی مختلف ہوتی ہے یوذآصف نے کہا
کہ کس سبب سے خدا نے تمھین سزاوار حق کیا ہے اُن لوگون کے بہ نسبت حالانکہ
وہ امر غریب آسمانی ایک محل و منبع سے تمھین پہونچا ہے بلوہر نے کہا کہ سب اہل
حق کی خدا کیطرف سے ہین اور حق تعالے نے سب بندونکو اپنی طرف طلب
کیا ہے پس ایک گروہ نے قبول کیا ہے اور اُسکے شرائط پر عمل کیا ہے اور دون کو
اُس راہ حق پر موافق فرمودۂ خدا کے ہدایت کرتے ہین ظلم نہین کرتے خطا
نہین کرتے اور کوئی دقیقہ دقایق شرع و دین سے فروگذاشت نہین کرتے
ایک اور جماعت نے اُسے قبول کیا ہے لیکن اُسے جیسا چاہیئے ویسا نہین کرتے
اور اُسکے شرائط پر عمل نہین کرتے اور اُسکے اہل تک نہین پہونچاتے اور امید
بر پاکرنے مین حق کے اور عمل کرنے مین شرایع ملت پر عزم و اہتمام نہین ہے
پس آداب ملت اور قوانین شرائط کو ضایع کرتے ہین اور طبیعتون پر اپنی لذت

فرق اِن دونون گروہون مین بہت ہے اسواسطے کہ جو شخص دین کو ضایع کرے مثل اُس شخص کے نہین ہے کہ اُسکی حفاظت کرے اور جو شخص کہ اُمور ملت کو فائدہ کرے مثل اُس شخص کے نہین ہے کہ اُسکی محافظت کرے اور جو کہ اُسکی جبرون پر صبر کرے راہ حق مین مثل اُس شخص کے نہین ہے کہ جو مبتلا کرے اور بسبب اُن شدتون کے ترک حق کرے یہی سبب وہ ہے کہ ہم حق سے سزاوار تر ہین اُس جماعت سے پھر بلوہر نے کہا کہ زبان پر اُس جماعت کے جاری نہین ہوتا کوئی امر اُمور دین سے اور ترک دُنیا اور دعوت آدمیونکی خدا کیطرف مگر یہ کہ گھیر لیا ہے اُنھین اہل حق نے چنانچہ ہمنے اُنسے اخذ کیا لیکن فرق انمین یہ ہے کہ اِنھون نے بدعتین دین مین احداث کے ہین اور طالب ہوئے ہین اور دل کو اعتبار دُنیا سے وابستہ کیا ہے اور تفصیل اِس حال کی اور حقیقت اِس مقال کی یہ ہے کہ ہمیشہ سُنت الٰہی یون نہین جاری ہولی کہ پیغمبر خدا کیطرف سے بھیجتا تھا ہر قرن ہاے گذشتہ سے زبان ہاے مختلفہ کے ساتھ کہ خلائق کی دعوت کرین دین حق پر جب دین اُنکا رواج پکڑتا تھا اور اہل حق اُنکی طرف رجوع ہوتے تھے اور سب ایک امر پر مستقیم ہوتے تھے اور راہ حق واضح ہولی تھی اور دین و شریعت اُس پیغمبر کی اُنمین ظاہر ہوتی تھی اور کسی طرحکا اختلاف اور حسد اُنمین نہوتا تھا اور جب وہ پیغمبر اپنے پروردگار کی رسالتین تمام خلق تک پہونچا تا تھا اور حجت خدا کو اُنپر تمام کرتا تھا اور عالم دین اور احکام شریعت کو اُنکے واسطے برپا رکھتا تھا اور ظاہر کرتا تھا اور اجل اُس پیغمبر کی منتہی ہولی تھی حق تعالیٰ اُسے جوار رحمت مین اپنے لیجاتا تھا تو طول سے زمانہ تک بعد اُس پیغمبر کے اُمت اُسکے طریقہ پر اُسکے رہتی تھی اور اُسکے دین کو کبھی نہ بدلتے تھے بعد ایک مدت تک آدمی تابع خواہش ہاے نفسانی ہوکے بدعتین اُس دین مین احداث کرتی تھی اور اہل جہالت اہل علم پر غالب ہوتے تھے عالم و فاضل و کامل جو اُنمین ہوتے تھے

خوف و بیم ضرر اہل جہل سے اپنے تئین مخفی کرتے تھے اور علم کو اپنے ظاہر نکرتے تھے
اور ایسا تھا کہ اُسکا نام جانتے تھے اُسکے مقام و مسکن کیطرف متوجہ ہوتے تھے
اور تھوڑے سے اُنین سے جو ان لوگون مین ہوتے تھے اہل جہل و باطل انھین
سبک جانتے تھے اِس سبب سے روز بروز علم نہان ہوتا تھا اور جہل ظاہر ہوتا
تھا جس قدر قرن بعد اُس پیغمبر کے زیادہ گذرتے تھے اُسی قدر جہالت بڑھتی جاتی
تھی یہانتک کہ لوگ بغیر جہل کے کوئی راہ نرکھتے تھے اور جہال غالب تر ہوتے
تھے اور علما کمتر مخفی تر ہوتے تھے علماے دین آلہی اور احکام کو اُس پیغمبر کی سنت
کے بدلدیتی تھی اور جادہ شریعت سے منحرف ہوتے تھے اور باوجود اس حال کے
ہاتھ کتاب سے اور دین سے نہ اُٹھاتے تھے اور اقرار کتاب آلہی کے ساتھ کرتے
تھے لیکن بتاویلات باطلہ موافق اپنی غرضون کے اُسکے معانی کی تفسیر کرتے تھے
اصل دین کا دعوی کرتے تھے اور حقیقت کو اُسکی ترک کرتے تھے اور احکام شریعت
کو ضایع کرتے تھے اِس سبب سے ہمیشہ اختلاف ہر دین مین برابر ہوتا رہا پس
جو صفت اور جو عبادت کہ پیغمبر لائے ہین اُسکی اصل مین ہم اُن لوگون سے ہین موافقت
رکھتے ہین لیکن کیفیت و احکام و سیرت مین اُسکی اُنسے مخالفت رکھتے ہین اور
جس امر مین اُنھون نے ہماری مخالفت کی ہی ہمین اُنپر حجت ہاے واضحہ ہین اور
اُنکے طریقہ کے بطلان کو ایان عادل ہم رکھتے ہین اُن کتابونسے کہ جو خدانے بھیجی
اور وہ اُنکے پاس رہتی ہین پس جو شخص کہ اُنمین سے حکمت کے ساتھ تکلم ہوتا ہی
وہ حجت ہماری ہی اُنپر اور جو کچھ کہ آثار دین و کلمات حکمت بیان کرتے ہین ہمارے
گواہ ہین اُنکے بطلان پر اسواسطے کہ وہ صفات سب موافق ہماری سیرت و
صفت و طریقے کے ہین اور مخالف اُنکے آداب اور طریقے کے ہی پس کتاب خدا سے
نہین جانتے مگر لفظ کو اور یاد خدا سے نہین جانتے مگر نام کو اور حقیقت دین کو نہین

جانتے کہ برپا کرین یوذآصف نے کہا کہ کیونکر پیغمبر بعضے زمانون مین مبعوث ہوتے ہین
اور بعضے زمانون مین مبعوث نہین ہوتے اور کیون ہر زمانے مین پیغمبر نہین ہوتا بلوہر نے
کہا مثال اسکی مثال بادشاہ کی ہے کہ ایک زمین خراب رکھتا ہو جسمین کسی وجہ کی آبادی نہو
ارادہ تعمیر و آبادی کا اُسکے کرے اور مرد کاردان امین خیر خواہ کو محنت کوشش و
مشقت کرنے والے کو اُس زمین کیطرف بھیجے اور اُسے حکم دے کہ اُس زمین کو آباد
کرے اور طرح طرح کی درخت بوئے اور انواع زراعتونکو عمل مین لائے اور چند درخت
مخصوص اور چند تخم معین کر دے اور مبالغہ کرے کہ سوا اِن درختون کے
اور اُن تخمون کے اور کوئی چیز اُس زمین مین نہ بوئے اور حکم دے کہ اُس زمین مین
نہرین جاری کرے اور حصار گرد اُس زمین کے بنائے اور فساد و شر سے مفسدون کے
اُسکی محافظت کرے بس وہ آدمی آئے اور اُس زمین کو بحیلہ و تدبیر آباد کرے
اور موافق حکم بادشاہ درخت و زراعت عمل مین لائے اور نہر عظیم اُسکی طرف جاری
کرے اور درخت و زراعت طیار ہون اور باہم متصل ہون بعد تھوڑے زمانے کے
اُس شخص کو موت آئی اور کسی شخص کو اپنا وصی اور جانشین کرے بس ایک گروہ اُسکے
بعد ایسا ہوئے کہ اُس جانشین کی اطاعت نکرے اور خرابی مین اُس زمین کو برباد
کر دے اور اُسکی نہر کو پاٹ دے اور خشک ہو جائین درخت و زراعت اُس زمین
کی جب بادشاہ اُس زمین کی خرابی اور اُس جماعت [illegible] اُنہی سے مطلع ہو دوسرا
شخص معین کرے کہ اُس زمین کو درست کرے اور اصلاح دے اور پہلی آبادی کے
مثل آباد کرے اسی طرح سے خدا نے بھیجا انبیا کو کہ جب ایک گیا بعد اُسکے طریقے اُسکے
بدل گئے دوسرے اُنکی اصلاح کے لیئے بھیجے یوذآصف نے کہا کہ آیا جو کچھ انبیا
و رسول حق تعالی کیطرف سے لاتے ہین وہ مخصوص ایک جماعت کے لیئے ہے یا شامل
جمیع خلق بلوہر نے کہا کہ جب انبیا و رسول خدا کی جانب سے مبعوث ہوتے ہین

سب آدمیونکی دعوت کرتے ہین جس نے کہ اطاعت کی داخل ہوتا ہی اُنکے زمرے
مین اور جس نے کہ نافرمانی کی اُنکی وہ اُن مین سے خارج ہی اور ہرگز خالی نہین
رہتا زمانہ اُس فرمان برداری سے کہ سب اُمور مین اطاعت حق تعالیٰ کی کرے
پیغمبرونسے اور اوصیاسے اُنکے رسم امر کے واسطے مثال ہی کہ ایک جانور تھا ساحل
دریا مین اُسکا نام قدم تھا انڈے بہت دیتا تھا اور بہت حریص و راغب تھا بچے
نکالنے اور اُنکی کثرت پر ایک زمانے مین کسی وجہ سے اُسکا قیام اُس مقام پر نہوا
مناسب اپنے حق مین یہی سمجھا کہ آوارہ وطنی اختیار کرے اور سفر کرے صحرا کیطرف
تا اینکہ وہ زمانہ منقضی ہوا اور اِس خوف سے کہ مبادا النسل اُسکی منقطع ہو جائے انڈے
اپنے متفرق کرے اور جانورون کے آشیانونمین اُن جانورون نے اُسکے انڈے
اپنے انڈون کے ساتھ سے کے بچے نکالے جب ایک مدت گذری اُن جانورون کے
بچون نے قدم کے بچون سے اُلفت محبت کی اور آپسمین اِن سب مین موانست بہم
پہونچی جب وہ زمانہ ہجرت قدم کا تمام ہوا اپنے وطن کیطرف اُسنے مراجعت کی رات کے
وقت اپنے جزیرے مین داخل ہو کر سب جانورون کے آشیانونکی طرف عبور کیا اور
آواز اپنے بچون اور اُن جانورونکے بچونکو اپنی سُناتا تھا بس اُسکے بچون نے جو اُسکی
آواز سُنی اُسکے پیچھے روانہ ہوئے اور اُن جانورونکے بچون نے جو قدم کے بچون سے
موانست بہم پہونچائی تھی وہ سب قدم کے بچونکے ساتھ روانہ ہوئے اور جن جانورونکے
بچے تھے اور قدم کے بچونسے محبت نتھی وہ رہ گئے قدم ازبسکہ اپنے بچونسے محبت بہت
رکھتا تھا اپنے بچونکو اور جانورونکے بچونکو جو قدم کے بچونکے ساتھ آئے تھے اپنا رام
کیا اور اپنے سے مانوس کیا اِسی طرح پیغمبر دعوت خدا کو سب آدمیون پر عرض کرتے
ہین اہل حکمت اور عقل قبول کرتے ہین اِسواسطے کہ فضیلت اور مرتبہ حکمت کو جانتے
ہین بس مثال اُس جانور کی جسنے آواز دی اور جانورونکو مثال پیغمبرون کی ہی کہ سب

آدمیونکی راہ حق پر دعوت کرتے ہین اور مثال اُن انڈونکی جو متفرق کیے اُنھنے
اور جانورونکے آشیانون پر مثال حکمت کی ہی وہ بچے جو اُن انڈونسے حاصل ہوے
مثال علمائے دانا کی ہی نسبت پیغمبرون ترکیب سے اُسکے بہم پہونچے ہین اور وہ
بچے جنھون نے اُسکے بچون سے اُلفت و محبت کی مثل اُس گروہ کے ہین کہ قبول
دعوت علما و حکما و دانایان کرتے ہین مثل مبعوث ہونے پیغمبرونکے اسواسطے کہ حق تعالیٰ
نے پیغمبرونکو تمام خلق پر فضیلت دی ہی اور اُنکے واسطے حجتین اور دلیلین اور
معجزات چند مقرر فرمائے ہین جو اورونکو نہین دیے اسواسطے کہ رسالت اُنکی لوگون
پر ظاہر ہون اور حجتین اُنکی خلق پر تمام ہون اسواسطے بعد بعثت پیغمبرون کے ایک
گروہ اُنکی طرف مائل ہوتا تھا کہ پہلے اجابت عالمون اور دانشمندونکی نکرتا تھا اور یہ
اِس سبب سے ہی کہ حق تعالیٰ نے دعوت کو پیغمبرونکی نور روشنی اور فتوح و تاثیر دی
ہی اورونکی دعوت مین نہین ہی یوذآصف نے کہا کہ ای حکیم تونے کہا کہ
جو کچھ پیغمبر لاتے ہین کلام الٰہی ہی آیا کلام الٰہی اور کلام فرشتونکا مشابہ
ہی کلام سے آدمیون کے بلوہر نے کہا کہ آیا نہین دیکھتا تو کہ جب آدمی چاہتے
ہین کہ بعضے حیوانات یا طائرونکو تعلیم کرین کہ نزدیک آئین یا دور ہون یا پاس یا
ساتھ چلین اور حیوانات اور طائر کلام اُنکا نہین سمجھتے آوازین چند اُنکے سمجھانے
کے لیے صفیر و اصوات وغیرہ سے وضع کرتے ہین کہ اُنکے وسیلے سے مطلب اپنا
اُنھین سمجھائین اگر اپنی زبان مین اپنے لغات و الفاظ سے کلام کرین وہ نہ سمجھین
گے اِسی طرح بندے ازبسکہ عاجز ہین سمجھنے سے جناب اقدس الٰہی کے کنہہ جلال کے
اور ملائک کے اور جاننے سے حقیقت کمال و لطف و مراتب کے اُس کلام کے
اسواسطے مشابہ اُنکے کلام کے اپنے کلام کو اُنکے پاس بھیجا ہی اور اُس کلام سے جو
اُنہین شایع ہی حکمت اُنھین سمجھتا ہی مثل اُن آوازونکے جو آدمیون نے حیوانات

اور جانورون کے سمجھانے کے لیئے وضع کی ہین اور مثل اُن اصطلاحون کے جو
آدمیون مین جاری ہین مطابق حکمت کو اُنکے اسواسطے واضح ولائح کیا ہی اور
محبت کو اپنی اُنپر تمام کیا ہی بس یہ کلام اور اصوات حکمت و علوم و حقایق بدلی کے
واسطے ہی اور علم حقایق کا واسطے کلمات اور اصوات جاننے کے سعی کی تھی لیکن اکثر
آدمی غور و کُنہ کلام حکمت تک نہین پہونچ سکتے اور عقل اُنکی اُسے احاطہ نہین کر سکتی
اِس سبب سے تفاوت و تفاضل علم مین علما کے ہوتا ہی اور ہر عالم نے علم کو دوسرے
عالم سے حاصل کیا ہی یہانتک کہ منتہی ہوتا ہی علم الٰہی تک اُس سے خلق تک پہونچتا ہی اور
بعضے عالمونکو اسقدر علم و دانش سے کرامت فرمایا ہی کہ اُسے جہل سے نجات بخشتا ہی
اور تفاوت اُنکے مراتب کی اُنکے علم کی زیادتی پر ہی اور نسبت آدمیونکی منتفع
ہونے مین علوم و حقائق سے اُنکے اور نہ پہونچنے مین کُنہ بابت نسبت انتفاع سے
اِنکی ہی کہ روشنی و حرارت آفتاب سے منتفع ہوتے ہین اور تقویت ابدان اور تمشیت
اور معاش کا اپنے کرتے ہین اور آنکھین اُنکی دیکھنے سے قرص آفتاب کے عاجز ہین
دوسرے مثل حکمت و علوم کے مثال چشمے کی ہی کہ پانی اُسکا ظاہر ہو اور منبع اُسکا معلوم
نہو آدمی پانی سے اُس چشمے کے منتفع ہوتے ہین اور زندگی پاتے ہین اور اصل منبع تک
نہین پہونچتے مثال دوسری مثال ستارہ ہاے روشن کی ہی کہ آدمی نور سے اُنکی ہدایت
پاتے ہین اور نہین جانتے کہ کیونکر سے نکلتے ہین اور کیونکر غروب ہوتے ہین اور
بدرستیکہ حکمت اور علم حق شریف تر و رفیع تر اور بزرگ تر ہی اُن سب چیزون سے
جنکا مین نے ذکر کیا ہی اور مثال دی ہی کنجی ہی سب اُمور خیر و خوبیون کے دروازون
کی اور موجب نجات و رستگاری ہی سب بُرائیون اور شر سے آب حیات ہی کہ جو اُسمین سے
پیتا ہی ہرگز نہین مرتا اور شفا ہر بیماری کی ہی کہ جو اُس سے علاج کرے ہرگز خستہ نہو
اور راہ راست ہی کہ جو اُس راہ سے جاسئے ہرگز گمراہ نہو ایک ریسمان محکم ہی خدا کی

آویزان کیئے ہوے کہ ہرگز پرانے نہین ہوتے اور جو اُسے ہاتھ مین رکھے ہرگز کور نہو اور جو چنگل مارے اُسمین رُستگار رہو اور ہدایت پائے اور ہمیشہ اُسکا حق آقا سے جُدا نہو یوذ آصف نے کہا کہ یہ حکمت و علم جسکا تونے اسقدر مرتبہ و شرف و فضیلت و منفعت و کمال و وضوح بیان کیا کیون سب آدمی اُس سے منتفع نہین ہوتے حکیم نے کہا کہ مثال حکمت کی مثال آفتاب کی ہی کہ سب آدمیون پر سفید و سیاہ و خورد و بزرگ سے طالع ہوتا ہی بس جو چاہے کہ اُس سے منتفع ہو اپنے نفع کو اُس سے منع نہین کرتا اور دور اور نزدیک جو کہ ہو اُس سے اُسے اپنی روشنی سے محروم نہین رکھتا بس جو شخص چاہے کہ آفتاب سے منتفع نہو اُسے آفتاب پر کچھ حجت نہو گی اسواسطے کہ آفتاب اپنے فیض کا مانع کسی سے نہین ہوا ہی اسی طرح حکمت ہی آدمیون مین کہ سب آدمیونکو گھیر لیا ہی اور اپنے فیض و نفع سے کسی کو منع نہین کرتے لیکن انتفاع آدمیونکا اُس سے تفاوت ہی جسطرح کہ آدمی انتفاع نور آفتاب مین تین قسم پر ہین بعضے بینا ہین آنکھین روشن رکھتے ہین نور آفتاب سے بدرجہ کمال نفع پاتے ہین اور کل شیا کو اُسکے سبب سے دیکھتے ہین بعضے اندھے ہین احساس نور کا نہین کرتے یہان تک کہ اگر کئی آفتاب تابندہ ہون بہرہ ور نہین ہوتے اور بعضے ضعیف البصر ہین کہ نہ بالکل کور ہین اور نہ بینا اُسی طرح سخن حق اور کلام حکمت آفتاب ہی کہ دلون پر درخشندہ ہوتا ہی بعضے جو صاحب بصیرت ہین اور دیدہ دل اُنکے روشن ہین اُسے دیکھتے ہین اور اُسپر عمل کرتے ہین اور اہل علم و حکمت و معرفت ہوتے ہین اور بعضے جنکے دیدۂ دل کور ہین بسبب انکار حق کے سخن حق کو قبول نہین کرتے مانند اُس اندھے کے چشم ظاہر سے جو آفتاب سے بہرہ ور نہین ہوتا اور بعضے شخص جنکے دل آفت ہاے نفسانی سے بیمار ہو گئے ہین اور دیدہ دل اُنکے ضعیف نابینا ہو گئے ہین نور خورشید علم و حکمت سے بہرہ ضعیف لیتے ہین

علم اُنکا پست اور عمل اُنکا قلیل ہی اور بہت فرق نیک و بد و حق و باطل مین نہین کرتے آگاہ ہو کہ اکثر آدمی بینائی خورشید علوم و معارف مین کور ہین کہ اُس سے کچھ حصہ نہین لیجاتے یوذاسف نے کہا کہ آیا کوئی ایسا ہوتا ہی کہ پہلے سخن حق کو سُنے اجابت نکرے اور انکار کرے بعد ایک مُدت کے اجابت و قبول کرے بلوہر نے کہا کہ ہان حال اکثر آدمیونکا حکمت کے ساتھ ایسا ہی ہی یوذاسف نے کہا کہ آیا میرے باپ نے کبھی اِن سخنان حکمت سے کچھ سُنا ہی بلوہر نے کہا کہ مجھے احتمال نہین ہی کہ سُنا ہو معقول سُنا جسنے اُسکے دِل مین کچھ جگہ کی ہو اور کسی خیر خواہ مہربان نے اِسبات مین اُس سے کلام کیا ہو تو یوذاسف نے کہا کہ کیون حکما نے اِس مدت دراز تک میرے باپ کو اِس حال پر چھوڑا ہی اور مثل ایسے سخنان حق کے اُس سے نہ کہے بلوہر نے کہا اِسواسطے کہ محل اپنے کلام کا جانتے ہین اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ترک کرتے ہین سخن حکمت کو اُس شخص سے جو تیرے باپ سے بہتر ہُنے اور طبیعت اُسکی نرم تر ہو اور زیادہ قبول کرے اِسواسطے کہ اُن سے قابل سخن اور کلام کے نہ جانین اور اکثر ایسا ہوتا ہے ایک شخص کے ساتھ تمام عمر معاشرت کرے اور اپنے مین انہین کمال اُنس و محبت و اُلفت ہو اور کسی طرح کی جدائی نہو مگر دین مین اور حکمت مین اور حکیم دانا غم کھاے اُس پر اور اُسکے حال پر غمگین ہو اور باِس سبب سے کہ اُسے قابل نہ جانے اِسرار حکمت کو اُس سے نہ کہے چنانچہ نقل کی ہی کہ ایک بادشاہ تھا بڑا صاحب عقل و فہم رعیت پر بہت مہربان تھا اور ہمیشہ اُنکی اصلاح مین کوشش کرتا تھا اور اُنکی خبر گیری کرتا تھا۔ اُس بادشاہ کا ایک وزیر تھا موصوف بہ صدق و راستی و صلاح اور اصلاح امور رعیت مین اعانت اُسکی کرتا تھا اور ذی اعتماد اور مشیر بادشاہ تھا بڑا عاقل و دیندار متورع و پرہیزگار تھا اور ترک دُنیا پر راغب تھا علما و صلحا نیکونکی خدمت مین بہت رہتا تھا سخنان حق علم کو اُن سے

اُسنے آگاہ تھا محبت اُنکی دل و جان سے
حاصل کیا تھا فضل و بزرگی سے
قبول کی تھی بادشاہ کے نزدیک قرب و منزلت عظیم رکھتا تھا مگر امر دین و اسرار
حکمت و معارف مین سے کچھ اُس سے اظہار نکرتا تھا اِس حال مین سالہاے دراز
باہم بسر کیئے وزیر جب بادشاہ کے پاس آتا تھا ظاہر مین تبونکو سجدہ کرتا تھا اور
تعظیم اُنکی کرتا تھا علاوہ اِسکے اور اُمور باطل و لوازم کفر کا مرتکب ہوتا تھا نفی کے
واسطے اور اپنے نفس کے حفظ کے لیئے ضرر بادشاہ سے اور بسبب شدت اشفاق
و محبت کے جو بادشاہ سے رکھتا تھا ہمیشہ ضلالت و گمراہی سے اسکی دل گیر و غمگین
تھا یہانتک کہ ایک دن اپنے بھائیون اور دوستون سے جو اہل دین و حکمت
تھے ہدایت بادشاہ کے باب مین مشورہ کیا اُنھون نے کہا کہ اگر کلام تیرا تاثیر نکری
اُسکے دل مین اور سمجھے اور تیرے اہل دین کو ضرر پہونچائے بس اگر تو دریافت
کرے کہ قابل ہدایت کے ہی اور کلام تیرا اُسمین تاثیر کریگا امر دین مین اُس سے
کلام کر اور کلمات حکمت سے اُسے آگاہ کر اور نہین تو اُس سے کلام نکر کہ موجب
تیرے ضرر کا اور تیرے اہل دین کے ضرر کا ہوگا اِسواسطے کہ بادشاہون سے
گستاخ ہونا نہین چاہیئے اور قہر سے اِنکے بے خطر ہونا نہ چاہیئے بعد اِسکے وزیر
ہمیشہ فکر مین تھا کہ بادشاہ سے اظہار خیر خواہی و اخلاص کرے اور منتظر فرصت
کا تھا تاکہ محل مناسب مین اُسے نصیحت کرے اور ہدایت کرے اور بادشاہ باوجود
اُس کفر و ضلالت کے نہایت سلامت و ملایمت مین تھا اور ہمیشہ مقام رعیت
پروری اور اصلاح اُمور تجسس رعایا مین تھا ایک مدت وزیر اور بادشاہ کا یہی
حال رہا ایک شب بعد اِسکے کہ سب لوگ سو رہے بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ
آج سوار ہو کر اِس شہر مین پھرین اور دیکھین کہ احوال رعیت کا کسطرح پر ہے
اور مشاہدہ کرین آثار باران کو جو اُنپر برستی ہین اِن دنون مین وزیر نے کہا

کہ ہان بہت مناسب ہی دونون سوار ہوئے اور شہر مین پھرنے لگے اثنائے راہ مین ایک گھوری تک پہونچے بادشاہ نے ایک طرف اُس مزبلے کی روشنی دیکھی وزیر سے کہا کہ اِس روشنی کیطرف چلنا چاہیئے کہ خبر اِسکی معلوم کرین بس گھوڑون پرسے اُترے اور چلے جب اُس نقب تک پہونچے جہان سے روشنی معلوم ہوتی تھی تو دیکھا ایک مرد درویش بد قیافہ کو کہ وہ بہت پُرانے کپڑے پہنے ہوئے ہی اُن کپڑون مین جنھین گھورون پر پھینک دیتے ہین ایک متکا فقیلے اور گوبر وغیرہ سے اپنے واسطے بنایا ہی اُسپر تکیہ لگائے بیٹھا ہی اور سامنے اُسکے ایک مٹکا آفتابہ شراب سے بھرا ہوا رکھا ہی اور ایک تنبورا ہاتھ مین لیے بجا رہا ہی اور ایک عورت بدصورت بدہیئت پُرانے کپڑے پہنے ہوئے مشابہ اُسکے برابر کھڑی ہوئی ہی جب شراب طلب کرتا ہی وہ عورت اُسکی ساقی بنتی ہی اور جب تنبورا بجاتا ہی وہ اُسکے سامنے ناچتی ہی اور شراب پیتا ہی وہ عورت اُسکی تحیت وثنا کرتی ہی جسطرح کہ بادشاہونکی تعریف کیجاتی ہی اور سردار زنان کہکر اُسے پکارتا ہی اور اُسکے حُسن وجمال کی تعریف کرتا ہی اور وہ بھی اِسکی خوبصورتی کی مدح وثنا کرتی ہی بہت خوش ہین دونون اور کمال عیش وطرب مین ہین بادشاہ اور وزیر دیر تک کھڑے رہے اور اُنکا حال دیکھا کیئے اور لذت وخوشی سے اُنکے اُس حال کثیف سے تعجب کرتے تھے الغرض جب پھرے بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ مجھے اور تجھے تمام عمر مین اسقدر لذت وسرور وخوشحالی کبھی حاصل ہوئی ہوجیسے کہ یہ مرد وزن اپنے اِس حال سے رکھتے ہین اِس شب مین اور مجھے یہ گمان ہی کہ ہرشب اِسی طرح عیش وعشرت مین لبسر کرتے ہون گے بس جب وزیر نے سخنان آشنا بادشاہ سے سُنے فرصت کو غنیمت جانا اور کہا کہ ای بادشاہ مین ڈرتا ہون کہ یہ دُنیا ہماری اور بادشاہی تیری اور یہ فرحت وسرور جو ہم رکھتے ہین اِن لذات دُنیا پر اُس گروہ کی نظر

ہین جو بادشاہت دائی کو جانتے ہین مثل اُس گھوڑے کے اور اِن دونون شخصون کے ہوا اور مکان ہمارے جنکے بنانے اور استحکام مین ہم کوشش کرتے ہین نظر مین اُن لوگون کے جو ساکن سعادت اور منازل باقی آخرت کو نظر مین رکھتے ہین ایسے ہی معلوم ہون جیساکہ یہ غار ہماری نظر مین معلوم ہوتا ہی اور بدن ہمارے اور لوگون کے نزدیک جو پاکیزگی و نظارت و حسن و جمال معنوی کو سمجھتے ہین۴ اور تعجب اُن سعادتمندونکا لذت اور خوشی سے ہمارے بسبب عیش ہاے دُنیا کے مانند ہمارے تعجب کے ہو لذت سے اِن دونون شخصون کے اِس حال ناخوش سے ہو رکھتے ہین بادشاہ نے کہاکہ آیا پہچانتا ہی تو اُس جماعت کو جو ان صفات سے متصف ہون جو تونے بیان کیئے کہاکہ ہان بادشاہ نے کہاکہ کون ہین وہ لوگ وزیر نے کہاکہ یہ وہ لوگ ہین کہ دین الٰہی پر آمادہ ہین اور ملک و بادشاہی آخرت اور لذت کو اُسکے جانا ہی اور ہمیشہ طالب سعادت ہاے آخرت ہین بادشاہ نے کہاکہ ملک آخرت کون ہی وزیر نے کہاکہ وہ ایک نعیم و لذت ہی کہ شدت و رنج بعد اُسکے نہین ہوتی اور تونگری کہ بعد اُسکے فقر و احتیاج نہین ہوتی اور شادی ہی کہ ہرگز اُسکے بعد اندوہ نہین اور صحت ہی کہ بعد کوئی بیماری اور تکلیف نہین ہی اور وہ خوشنودی ہی کہ ہرگز کسی اندوہ و الم سے وہ زائل نہین ہوتے اور ایمنی ہی کہ خوف سے مبدل نہین ہوتے اور زندگی جاودانی ہی کہ فوت کسی طرح اُسکے بعد نہین ہی اور وہ بادشاہی بے زوال ہی آخر خانہ ہستی و بقا ہی اور دار زندگی و حیات بے انتہا ہی کہ تغیر احوال اُسمین نہین ہی خداوند عالم نے ساکنان دار آخرت سے اُٹھالیا ہی درد و پیری و تعب و جفا و بیماری و گرسنگی و تشنگی و مرگ کو اے بادشاہ یہی ہی صفت ملک آخرت کی جو بیان کی مین نے بادشاہ نے کہاکہ آیا اُس مکان مین داخل ہونے کے واسطے اور اُس سعادت عزیزانہ کے فائز ہونے پر کوئی

۴ ایسے ہی معلوم ہون جیسی کہ یہ دونون بد قیافہ ہماری نظر مین برے معلوم ہوتے ہین۔

وسیلہ و سبب و حیلہ تو جانتا ہی وزیر نے کہا کہ ہان وہ گھر میتا ہی ہر شخص کیواسطے جو اُسے
اُسکی راہ سے طلب کرے اور جو کہ دروازے سے اُسمین آئی اُسکے ساتھ ظفر
پائی بادشاہ نے کہا کہ قبل اِس امر کے تو نے مجھے ایسے مکان کی راہ کیون
نہ بتائی تھی اور اوصاف اُسکے کیون نہ بیان کیئے تھے وزیر نے کہا کہ تیری
بادشاہت کی جلالت و ہیبت سے مین حذر کرتا تھا بادشاہ نے کہا کہ یہ جو تو نے
بیان کیا اگر واقعی ہی سزاوار نہین ہی کہ ہم اُسے ضایع کرین اور اپنے تئین اُس سے
محروم رکھین اور کوشش اُسکی تحصیل مین نکرین بلکہ چاہیے کہ جہد کرین ہم تا خبر اُسکی
دریافت کرین اور اُسپر ظفر پائین وزیر نے کہا کہ اجازت دیتا ہی مجھے کہ مکرر صفت
آخرت تمکو بیان کرون تا یقین تیرا زیادہ ہو بادشاہ نے کہا مین تجھے حکم دیتا ہون
کہ تو شب و روز ایسے کام مین رہے اور مجھے کسی اور کام مین مشغول نہونے دے
اور اِس کلام سے ہاتھ نہ اُٹھا کیونکہ یہ امر عجیب و غریب ہی کہ اسے سہل نہ سمجھنا
چاہیئے اور ایسے امر عظیم سے غافل نہین ہو سکتی بعد ان باتون کے وزیر اور
بادشاہ نے راہ نجات کو اختیار کیا اور سعادت ابدی سے فایز ہوئے یوذاسف نے
کہا کہ مین ہمیشہ سے راہ نجات کے کسی اور امر مین مشغول نہونگا جبتک کہ اُسے حاصل
نکر و نگا اور اپنے دل مین یہ تصور کیا ہی مین نے کہ رات کو تیرے ساتھ یہان سے
بھاگ چلون جس وقت تو ارادہ کرے جانیکا بلوہر نے کہا کہ تجھے کہان طاقت ہی کہ میرے
ساتھ آئے اور کب صبر کر سکیگا میری رفاقت و مصاحبت پر حالانکہ میرے
واسطے گھر و ماوا نہین ہی اور چارپایا اور بار برداری بھی کچھ نہین رکھتا اور مالک سلا کا
نقرہ جواہرات نہین ہون اور ارزوقہ چاشت و شام کا اپنے پاس نہین رکھتا اور
سوائے اُن پرانے کپڑون کے جو پہنے ہون اور کپڑے نہین رکھتا اور کسی شہر مین
نہین ٹھہرتا مگر کم اور ایک شہر سے دوسرے شہر مین پھرتا ہون اور رہ گزر ایک مقام سے

روٹی دوسرے مقام مین نہین لیجاتا یوذآصف نے کہا کہ مین امیدوار ہون کہ جس شخص نے تجھے اس حال پر صبر و توانائی دی ہی مجھے بھی کرامت فرمائیگا بلوہر نے کہا کہ اگر خواہ مخواہ مصاحبت کو میری اختیار کرتا ہی اور بغیر اس امر کے راضی نہین ہوتا مثل اُس تونگر کے ہوگا جسنے دامادی اُس مرد فقیر کی اختیار کی یوذآصف نے کہا کہ وہ قصہ بیان کر کہ کیونکر تھا بلوہر نے کہا نقل کی ہو کہ ایک جوان تھا امیرزادہ ایک دختر عم رکھتا تھا صاحب ثروت و مال و حسن و جمال باپ نے اُسکے ارادہ کیا کہ اُس لڑکے کو اُسکے عقد مین لائے جوان کو اس امر سے کراہت تھی باپ سے اظہار نکیا اور شہر سے کسی جانب کو نکل گیا اور متوجہ دوسرے شہر کا ہوا راہ مین اُسے ایک مرد فقیر کا گھر ملا اُسکے دروازے پر ایک لڑکی کو دیکھا کہ کھڑی ہی اور پرانے کپڑے کثیف پہنے ہوئے ہی وہ لڑکی اُسے پسند آئی اور پوچھا کہ تو کون ہی اُسنے کہا کہ مین اس مرد ضعیف کی بیٹی ہون جو اس گھر مین رہتا ہی جوان نے اُس مرد پیر کو بلایا اور اُسکے بیٹے کی خواستگاری کی بڈھے نے کہا کہ تو امیرزادہ ہی غربا و فقرا کی بیٹیون کی خواستگاری نہین کرسکتا جوان نے کہا کہ تیری بیٹی مجھے پسند آئی ہی اور سبب لوگ میری دختر صاحب حسن و جمال کو چاہتے تھے کہ میرے ساتھ تزویج کرین مین اُنسے بھاگ کے آیا ہون اسواسطے کہ وہ مجھے منظور نہ تھی تیرے فقر کو مین نے پسند کیا ہی اپنی بیٹی میرے عقد مین لا کہ مجھسے انشاء اللہ تعالی صبر و خوبی دیکھیگا اور تیری مرضی کے خلاف نہونگا مین بڈھے نے کہا کہ کیونکر اپنی بیٹی مین تجھے دون حالانکہ راضی نہین ہون مین کہ لڑکی کو میرے پاس سے لیجائے تو اور احتمال نہین ہی کہ وارثان تیرے راضی ہون کہ اس لڑکی کو اُنکے پاس لیجائے نوجوان نے کہا مین عمر بھر تیرے پاس رہونگا اور تیری بیٹی کو تیرے پاس سے کہین نہ لیجاؤنگا اُس پیر مرد نے کہا کہ زینت و زیور کو اپنے اُتار اور مثل ہمارے فقیرانہ کپڑے پہن اور میرے گھر مین آ جوان نے یہی کیا اور کچھ پرانے کپڑے پہنے اُسی سے لیکر اور اُسکے گھر مین جا کر بیٹھا

بس اُس بڈھے نے اُسکا حال پوچھا اور باتین کرنے لگا تا عقل و دانش کو اُسکے دریافت کرے کہ کابل ہی اور عقل سے خارج تو نہین ہی اس امر کو پھر اُس سے کہا کہ ازبسکہ تو نے ہمین اختیار کیا اور ہمارا راضی ہوا اور ہماری درویشی کو پسند کیا اُٹھ اور میرے پاس آ اور اُسے اپنے ساتھ ایک تہخانہ مین لیگیا جوان جب تہخانہ مین لیگیا دیکھا کہ پیر مرد کے مکان کے پشت پر مکان ہین بہت وسیع اور ایسے خوب بنے ہوئے کہ اپنی مُدت عمر مین اُسنے کبھی ایسے مکان نہ دیکھے تھے پھر اُن خزانون مین لیگیا جس مین سب ضروریات کی چیز مین موجود تھین پھر کنجیان سب خزانونکی اُسے حوالہ کین اور کہا کہ یہ سب خزانے اور مکانات اور مال و اسباب تجھسے متعلق ہین اور اختیار سب کا تجھے ہی جو کچھ چاہ وہ کر کہ خوب جوان ہی وہ جوان بسبب ترک خواہش کے سب خواہشون تک پہونچا یوذ آصف نے کہا کہ مین مثل اُسی جوان کے ہون اور اُسی کے طریقے کو اختیار کرتا ہون اُس مرد پیر نے عقل کو اُس جوانکی زیایا یہان تک کہ اُسپر اعتماد کیا ہی دیکھتا ہون مین کہ تو بھی میرے عقل کی تفتیش و امتحان ہی بیان کر میرے عقل کے باب مین کیا ظاہر ہوا ہی تجھپر بلوہر نے کہا اگر یہ امر میرے اختیار مین ہوتا تیری عقل کے امتحان مین محض دیکھنے پر اکتفا کرتا لیکن مجھپر لازم ہوئی ہی متابعت اُس سُنت اور طریقے کی جسے پیشوایان ہدایت اور اماماں طریقت نے ہمارے واسطے مقرر کیا ہی کہ دریافت کرنے مین ہر ایک کی توفیق کی انتہا تک پہونچنا چاہیئے اور دلون کے رازہاے مکنونکو لطائف الحیل و تجارت سے دریافت کرنا چاہیئے اور مین ڈرتا ہون کہ اگر مخالفت کرون اُنکی سُنت کی راہ حق مین احداث بدعت کیا ہو مین نے مین آج تیرے پاس سے جاتا ہون ہر شب تیرے دروازے پر آونگا تو اپنے دل مین سوچ اور جو کلمات مجھسے سُنتے ہین اُنسے نصیحت حاصل کر اور فہم اور عقل سے فکر اور بہت تدبیر کر اور جلد

کی جلد تصدیق کرا اور ہر فکر پر جلد راضی نہو یہانتک کہ بعد بہت تامل و تفکر کے
حقیقت اُس امر کی تجھپر ظاہر ہو اور پرحذر رہ کہ مبادا خواہش نفسانی اور شبہات
شیطانی تجھے حق سے پھیرین اور باطل کیطرف راغب کرین اور جن مسائل مین کہ
تجھے اشتباہ ہو بعد بہت تامل کے مجھسے دریافت کر اور جب ارادہ چلنے کا ہو مجھے
خبر کر دینا آجکی شب اسیر اکتفا کر غرض یوذاسف سے بلوہر وداع ہو کر رخصت ہوا دوسری
شب اسکے پاس آیا سلام کیا دعا دی بیٹھا منجملہ اُس دعا کے یہ تھا کہ سوال کرتا ہون مین
اُس خدا سے کہ اول و قبل ہی سب چیزون سے اور کوئی چیز قبل اسکے نہ تھی اور آخر
ہی اور بعد سب چیزون کے ہوگا کوئی چیز اُسکے ساتھ باقی نرہیگی بس وہ فقط باقی رہیگا
کہ فنا اُس تک نہین راہ پاتی اور عظیم و بزرگوار ہی کہ اُسکی عظمت کو انتہا نہین ہی یکتا و
یگانہ ہی کہ کوئی اُسکی خداوندی مین شریک نہین ہی اور قاہر ہی کہ اُسکا مثل نہین ہی اور
پیدا کرنیوا ہی آفرینش مین کسی کو شریک اپنا نہین قادر و توانا ہی کہ ضد و معاصی
ہرگز نہین رکھتا بے نیاز ہی کہ ہر شخص کو اُس سے احتیاج ہی مثال و شبیہ نہین رکھتا
بادشاہ ہی کہ بادشاہت مین معین و مددگار نہین رکھتا جسے چاہے بادشاہ عادل
کرے اور پیشوا و ہادی اہل دین کرے اور روشنی بخشے مردم کو کوری و ضلالت و
گمراہی سے اور ترک دُنیا و زہد مجھے کرامت فرمائے اور مجھے دوستدار صاحبان عقل
و خیریت کا کرے اور دشمن ارباب بطالت و جہالت کا کرے یہانتک کہ پہونچائے
ہمین اور مجھے اُس چیز تک جسکا وعدہ کیا ہی زبان سے اپنے پیغمبرون کے درجات
عالیہ بہشت و منازل رفیعہ رضا و خوشنودی سے بدرستیکہ امید ہماری خداوندی
سے اپنی ظاہر و ہویدا ہی اور خوف و ہراس اُسکا دل مین مکنون و مخفی ہو اور آنکھین
ہماری اُسکی کرامت کیطرف کھلی ہوئی ہین اور گردنین ہماری اُسکی اطاعت مین
جھکی ہوئی ہین اور سب امور اُسکی توفیق و ہدایت سے ہین یوذاسف کو ان کلمات کے

سُننے سے رقت عظیم حاصل ہوئی اور رغبت اُسکی خیر و کمال کیطرف بہت بڑھگئی اور
کمال و دانائی سے اُس حکیم کے تعجب ہوا پوچھا کہ ای حکیم مجھے خبر دے کہ عمر تیری
کیا گذری ہی اُسنے کہا کہ بارہ برس یوذ آصف متعجب ہوا اور کہنے لگا فرزند دوازدہ
سالہ لڑکا ہوتا ہی مین تجھے سن شصت سالگی مین دیکھتا ہون حکیم نے کہا کہ ولادت
سے قریب ساٹھ برس کے گذرے ہین لیکن تونے میری عمر سے سوال کیا اور عمر
زندگانی ہماری اور زندگانی نہین ہوتی مگر ساتھ عمل خیر و ترک دُنیا سے اور اُس زمانے
سے کہ مین اِن حالات سے متصف ہوا ہون ابتک بارہ برس ہوئے ہین قبل اسکے
بسبب جہالت اور قلت عمل کے مُردون مین تھا ایام مرگ مین اپنی عمر سے حساب
نہین کرتا شاہزادے نے کہا کہ جو شخص کھاتا ہی اور پیتا ہی اور حرکت کرتا ہی کیونکر اسے
مُردہ کہتا ہی حکیم نے کہا کہ اِسواسطے اُسے مُردہ کہتا ہون کہ مُردون کے ساتھ
شریک ہی کوری اور کری اور گنگی اور ضعیف ہونے مین حیات کے اور قلت
بے نیازی مین جب صفات مین مُردون کے شریک ہوئے نام مین بھی لازم ہی
کہ موافق اُنکے ہون یوذ آصف نے کہا کہ جب تو اِس حیات ظاہری کو حیات نہین
جانتا اور اِس قسم کی زندگی پر چندان مسرور نہین ہی چاہیئے کہ زائل ہونیکو اِس حال کے
بھی مرگ اور اُس سے کراہت نرکھتا ہو اُس حیات معنوی کے ساتھ جو رکھتا ہی
بلوہر نے کہا اگر اِس زندگی پر اعتماد کرتا مین اور اِسکے زوال سے کراہت ہوتی اپنے
تئین اِس مہلکے مین نڈالتا کہ تیرے پاس آتا باوجود اِس امر کے کہ جانتا ہون کہ تیرا باپ
کسقدر اہل دین سے بغض و عداوت رکھتا ہی اور قتل کراتا اور جلوا دیتا ہی بس اسی
سے سمجھلے کہ مین اِس مرگ کو مرگ نہین جانتا اور اِس زندگی کو حیات نہین گنتا اور
موت سے کراہت نہین رکھتا اور کیونکر رغبت حیات پر رکھتا ہو وہ شخص جسنے ترک
لذتونکا اور حصولُنکا اپنی اُس زندگی سے کیا ہو اور کیونکر بھاگی موت سے وہ شخص

جسنے اپنے نفس کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہو ای شاہزادے آیا تو نہین دیکھتا کہ وہ
لوگ جو دین مین کاہل ہوئے ہین وہ جنہین آدمی جینیکے واسطے زندگی دُنیا کو چاہتے
ہین اہل دنیا سے انھین ترک کیا ہی اور مشقت و عبادت سے اسقدر متحمل ہوتے نہین
کہ سوا ے موت کے اُسے آسودہ اور فارغ نہین ہوتے بس جو شخص کہ زندگی کی لذتون
سے متمتع ہنوز ندگی اُسکے کس کام آتی ہی اور وہ شخص جیسے راحت ہو مگر مرگ سے وہ
کیون موت سے گریزان ہو یوذآسف نے کہا کہ سچ کہتا ہی ای حکیم آیا مسرور ہوتا ہی
کہ کل مرگ تجھے پہونچی بلوہر نے کہا کہ اگر آجکل شب مرگ کو پاؤن بخدا خوش ہو جاؤن
اُس سے کہ کل مجھ تک پہونچی بدرستیکہ جو شخص نیک و بد کو اور جزا کو ہر ایک کے حق تعالی
کے نزدیک جانا اُسنے البتہ ترک کیا ہی عمل بد کو خوف عذاب سے اور عمل مین
لاتا ہی نیک کو امید ثواب پر اور جو شخص کہ یقین خداوندی کا اور کہ وجود کا رکھتا ہی
اور اُسکے وعدون کی تصدیق کرتا ہی البتہ مرگ کو دوست رکھتا ہی اُس امیدواری
کی وجہ سے کہ بعد مرگ کے اپنے پروردگار کے فضل سے رکھتا ہی دُنیا کو نہین چاہتا
اور اُس سے کراہت رکھتا ہی اِس خوف سے کہ مبادا خواہش ہاے دنیا پر فریفتہ ہو
اور مرتکب معصیت حق تعالی ہو بس مرگ کو تعجیل چاہتا ہی تا شر و فساد ہاے دُنیا سے
محفوظ ہو جاے اور سعادت عقبیٰ پر فائز ہو یوذآصف نے کہا کہ ایسا شخص جیسے تو کہتا ہی
ایسا کر سکتا ہی کہ قبل اجل کے اپنے تئین ہلاک کرے امید نجات اور حصول ثواب کے
پر ای حکیم میرے واسطے مثل بیان کر اِس زمانے کے لوگون کی اور اِنکے اہتمام کے
بتونکی عبادت مین بلوہر نے کہا کہ ایک مرد کا باغ تھا اُسکی آبادی مین کوشش
کرتا تھا اور سعی تمام اُسکی خدمت مین کرتا تھا ناگاہ ایک دن ایک طائر کو دیکھا کہ
ایک درخت کی شاخ پر بیٹھا ہی اور اُسکا میوہ کھاتا ہی وہ شخص غصے مین آیا اور
ایک سنگریزے سے اُس طائر کو شکار کرنا چاہا اور فوراً حق تعالی نے اپنی قدرت

کاملہ سے اُس طائر کو گویا کیا وہ صاحب باغ سے کہنے لگا کہ تو نے میرے قتل پر
ہمت باندھی ہی اور مجھمین اتنا گوشت نہین ہی کہ تجھے گرسنگی سے سیر کرے یا ضعف
سے قوت بخشے آیا تجھے ہدایت کرون جو تیرے واسطے بہتر ہو میرے ذبح کرنے سے
اُسنے کہا وہ کیا چیز ہی طائر نے کہا کہ مجھے چھوڑ دے تا مین تجھے تین کلمے تعلیم کرون
اور تین نصیحتین کرون کہ اگر اُنھین حفظ کریگا تو تیرے واسطے بہتر ہوگا تیرے اہل و
مال سے اُس شخص نے وعدہ کیا کہ ایسا ہی کرونگا مجھے مطلع کر اُن باتون سے
طائر نے کہا کہ جو کچھ کہون مین تجھسے حفظ کر اور اُس پر عمل کر اندوہ نکر اُس چیز پر
جو تجھسے فوت ہوجائے اور باور نکر اُس چیز کا جو محال ہو اور عقل اُسے قبول نکرے
اور طلب نکر اُس چیز کو جو تیرے ہاتھ نہ آئے اور تو اُسکو نہ پائیگا سُنکے اُس شخص نے
جب یہ کلام سُنا طائر کو چھوڑ دیا وہ اُڑکر ایک درخت کی شاخ پر جا بیٹھی اور اُس
شخص سے کہنے لگا کہ اگر جانے تو کہ میرے چھوڑ دینے سے کیا دولت عظیم تیرے ہاتھ
سے جاتی رہی تو بڑا افسوس کرے تو اُس مرد نے کہا کہ وہ کیا چیز ہی طائر نے کہا کہ
اگر تو مجھے ذبح کرتا تو میرے سنگدانے سے ایک موتی نکلتا قاز کے انڈے کے برابر اُس
تو غنی ہوجاتا تمام عمر پھر کسی شی کا محتاج نہوتا اُس شخص نے جب یہ کلام سُنا اپنے سر کو
پیٹ لیا اور دل ہی دل مین رنج و غم و اندوہ کرنے لگا چھوڑنے سے اُس طائر کے
بہت پشیمان اور غمگین ہوکر کہنے لگا کہ گذشتہ را صلوات اب یہ کلام نکر جو کچھ ہونا تھا
سو ہوا لیکن آثار غم و اندوہ کے اُسکے چہرہ سے ظاہر تھے اور پھر اُس طائر سے کہا
کہ آ مین تجھے لیجاون اپنے گھر مین اور تجھے باعزاز رکھون اور اچھی جگہ تیرے واسطے
مقرر کرون طائر نے کہا کہ اے جاہل مین جانتا ہون کہ اگر مجھپر تو ظفر پائیگا تو مجھے
ذبح کریگا اور جو کلمات مین نے تجھے اپنی جان کے عوض مین تعلیم کیے تھے اُنسے
تو نے کچھ نفع نہ حاصل کیا مین نے تجھسے نہین کہا تھا کہ گذشتہ پر تاسف نہ کرنا

اور جو امر شدنی نہو تصدیق اُسکی نکرنا اور جس چیز تک تو پہونچ نسکے اُسکی طلب نکرنا
ابتو غم کرتا ہی اُس امر کا جو گذر گیا ہی اور ہاتھ سے جاتا رہا ہی اور طلب کرتا ہی میرے
پھر آنے کو اپنی طرف اور جانتا ہو کہ تجھے میسر نہو نگا اور یہ جانتا ہی کہ میرے سنگدانہ مین
موتی ہوگا قاز کے انڈے کے برابر حالانکہ تمام بدن میرا قاز کے انڈے کے برابر
نہین ہی اور تو اپنی نادانی کیوجہ سے یہ سمجھا کہ مین نے اتنے بڑے موتی کو کیونکر نگلا
ہوگا تجھ مین میرے ایک کلام نے تاثیر نکی یہ کہکر اُڑگیا بلوہر نے کہا یونہین یہ گروہ گمراہ
اپنے بتون کو اپنے ہاتھ سے بناتے ہین اور پھر کہتے ہین کہ یہ ہمارے معبود ہین حالانکہ
یہی موجد ہین اور شب و روز آپ حفاظت اُن بتونکی کرتے ہین اس خیال سے کہ
کوئی شخص اُنھین چُرا نلیجائے یا اُنھین توڑ نڈالے پھر کہتے ہین کہ یہ بُت ہمارے حافظ
و نگہبان ہین اپنے مال کو اُنپر صرف کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ بُت ہمارے
رزاق اور حاجت روا ہین پس طلب کرتے ہین اُن بتون سے چند چیزین جو
اُننے اُنھین کسی طرح حاصل نہین ہونے کی اور وہ امر محال جسے عقل نہ قبول کرے
اُسکی تصدیق کرتے ہین پس جو کچھ کہ صاحب باغ پر الزام تھا سفاہت و ملامت
سے وہ اُنپر لازم آتا ہی یوذآصف نے کہا کہ سچ ہی اے حکیم بدرستیکہ مین ہمیشہ حال ان
بتون کا اپنی عقل سے جانتا ہون اور ہرگز رغبت اُنکی عبادت پر نہین کی مین نے
اور کوئی امید خیر ان سے نہین رکھی مین نے پس مطلع کر مجھے اُس چیز سے جسکی طرف
تو میری دعوت کرتا ہی اور اپنے واسطے جسے قید کیا ہی وہ کیا چیز ہی بلوہر نے کہا
کہ جس چیز پر مین تیری دعوت کرتا ہون مدار اُسکا دو چیزون پر ہی ایک پہچاننا
حق سبحانہ تعالیٰ کا دوسرے عمل کرنا اُن اُمور چند پر جو موجب اُسکی خوشی کے
ہین یوذآصف نے کہا کہ حق سبحانہ تعالیٰ کو کیونکر پہچاننا چاہیئے حکیم نے کہا کہ تیری
دعوت کرتا ہون مین کہ پہچان اپنے خدا کو اِسطرح کہ یکتا ہی اور شریک اپنا کسی کو

نہین رکھتا اور ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہیگا اور جو کچھ موجودات ومخلوقات از جمادات
ونباتات سے ہی وہ سب کا خالق ہی اُسکا خالق کوئی نہین ہی اور اُسکی ذات قدیم
ہی یعنے ہمیشہ رہیگی اور ہمیشہ سے ہی اور اُسکے سوا جو کچھ ہی سب حادث ہی یعنے فنا
ہونے والی ہے وہ سب کا خالق ہے اُسکا خالق کوئی نہین ہی
اور وہی سب کا نگہبان ہی اُسکا نگہبان کوئی نہین ہی اور وہ سب کا رزاق ہی
اور وہ قوی ہی کبھی ضعیف نہین ہوتا اور وہ سب پر غالب ہی کوئی اُسپر غالب
نہین ہو سکتا اور کسی شئے مین عاجز نہین ہی جمیع شئی پر قدرت رکھتا ہی اور جو
کچھ وہ چاہتا ہی کرتا ہی کوئی اُسکا مشیر اور صلاح کار نہین ہی اور آفتاب ماہتاب
آسمان وزمین واختر وملائک حور وغلمان اور جنگل وپہاڑ ودریا وچرند وپرند غرض
جمیع مخلوقات اُسکے تابع وفرمان بردار ہین اور وہ کوئی صورت وشبیہ وہیئت
نہین رکھتا اور تغیر وتبدل اُس تک راہ نہین پاتا اور ایک حال پر ہمیشہ سے
ہی اور ہمیشہ رہیگا ایک آن واحد مین جو چاہیے وہ کر سکتا ہی گدا کو بادشاہ بادشاہ
کو گدا مُردے کو زندہ زندے کو مُردہ اور خدا عادل ہی ظالم نہین ہی اپنے ہر بندے
پر مہربان ہی اور اُس نے اپنے بندون سے وعدہ کیا ہی کہ ایک بار فنا کریگا اور
پھر جلائیگا تب فوت نکریگا عمل خیر وعمل زشت کی جزا دیگا ساتھ نیکی وبدی کے
نیکون کو بہشت مین لیجائیگا بدکار یعنے گنہگارون کو جہنم مین ڈالیگا اُسکا وعدہ
سچا ہی پس لازم ہی تجکو کہ وہ کام کر جو اُسکی خوشنودی ورضامندی کا باعث ہون
اور احتیاط کر اُن اُمور سے جو اُسکے خشم وغضب کے سبب ہون لیو ادآصف نے
کہا کہ کونسی عقل ہی کہ موجب ہو رضائے خداوندی کا آفرینندہ اشیا کے بلوہر نے
کہا کہ رضائے الٰہی یہی ہی کہ اطاعت اُسکی کرے تو اور معصیت اور نافرمانی اُسکی
نکرے اور آدمیونکو وہ پہونچا جنکی توقع رکھے کہ یہ تجھے پہونچاین اور آدمیون سے

باز رکھو اُس چیز کو جسے چاہتا ہو کہ مجھسے باز رکھین اور عدالت کر خلق اللہ کے
ساتھ کہ یہ سب امر اُسکی خوشنودی کے موجب ہوتے ہین اور متابعت کر انبیا
و رسول کی اور اُنکی سُنت و طریقے سے باہر نہو سب امر باعث ہین رضاے
پروردگار کے ہوتے ہین یوذآصف نے کہا کہ ای حکیم پھر زہد اور ترک دُنیا کا بیان
کر اور مجھے احوال سے اُسکے باخبر کر بلوہر نے کہا کہ جب دیکھا مین نے دُنیا کو کہ تغیر
و زوال و انقلاب احوال مین اور دیکھا مین نے اہل دُنیا کو کہ ہمیشہ دُنیا مین نشانہ
خدنگ مصائب ہوتے ہین اور سب حصار مرگ و فنا مین ہین اور دیکھا مین نے
صحت دُنیا کو کہ کبھی جوانی اور کبھی بڑھاپا اور کبھی فنا ہی اور تونگری اُسکی فقر و درویشی
سے مبدل ہوتی ہی اور عزت اُسکی ذلت سے اور راحت اُسکی شدت سے منقلب
ہوتی ہی اور عافیت اُسکی خوف سے اور حیات موت سے مبدل ہوتی ہی اور دیکھا
مین نے کہ عمرین بہت کوتاہ ہین اور موت کمین گاہ مین ہی اور قدر انداز تقدیر آ
تیر قضا ہر شخص کی طرف کمانون مین جوڑے ہوئے ہین اور بدن نہایت
ضعیف و سستی و ناتوانی مین ہین اور کسی بلا سے امتناع و ابا نہین رکھتے اور دفع
کسی بلا کا اپنے سے نہین کرسکتے مشاہدے سے اس حال کے یقین جانا مین نے
کہ دُنیا منقطع و زائل ہی برائی ہوتی ہی اور فانی ہوتی ہی اور جو کچھ دُنیا سے
دیکھا مٹتے جاتا مین نے اُسے احوال اُس چیز کا جو نہین دیکھی اور ظاہر دُنیا
سے حال اُسکے باطن کا معلوم کیا مین نے اور واضح اور مخفی اور آشکارا اور
پنہان کو پہچانا مین نے اور گذشتہ سے اُسکے حال آیندہ کا مشخص کیا مین نے
بس جب دُنیا کو پہچانا مین نے حذر کیا اُس سے اور جب اُسکے عیبون کو معلوم
کیا تو مین گریز کے مین نے یوذآصف دیکھتا ہی تو کسی کو دُنیا مین بادشاہت و
نعمت و شادی در راحت و عیش در رفاہ مین کہ لوگ اُسکے حال پر رشک کرتے ہین

شادی جوانی اور طراوت بدن اور شادمانی مین رشک فرماے عالیان ہی شاہی سلطنت و کامرانی اور صحت بدن و فراغ خاطر و وسعت ملک و نعمت مین ناگاہ دُنیا اُس سے پھر جاتی ہی اُسوقت مین کہ عین سرور و بہجت و عشرت و راحت مین ہی اور سب احوال سے خوش وقت تر ہی بس تبدیل کرتی ہی عزت کو ذلت سے اور شادی کو اندوہ سے اور نعمت کو اُسکی بدحالی سے اور تونگری کو اُسکی نقیری سے اور فراخی نعمت کو اُسکی تنگی سے اور شدت سے اور جوانی کو اُسکی پیری سے اور رفعت کو اُسکی پستی سے اور حیات کو مرگ سے بس اُسے کرانی مین سوراخ تنگ تر وحشت تنہائی بیکسی و غربت مین دوستون سے جُدا ہوتا ہی اور وہ ایسی مفارقت کرتے ہین دوست اور یار اُسے چھوڑ دیتے ہین اور اُسنے کچھ حمایت نہین پائی فریب کھایا تھا دوستی سے دوستون کی اِس حال مین دفع مضرت اُس سے نہین کرتی اور عزت و ملک و بادشاہی و اہل و مال کو اُسکے لبغارت لیجاتا ہی کہ گویا کبھی دُنیا مین نہ تھا اور کبھی نام اُسکا کسی کی زبان پر جاری نہین ہوتا گویا کبھی اُسے جاہ و منزلت نہ تھی اور کبھی مالک کسی چیز کا کسی وقت مین نہوا تھا بس اَی شاہزادے دُنیا کو اپنا گھر نہ سمجھ اور مسکن اپنا نہ مقرر کر اور کشت زار دنکو اِسکا اور مسکن کو اِسکے بہت جلد ترک کر لعنت ہی دُنیا پر اور اہل دُنیا پر بوذآصف نے کہا لعنت دُنیا پر اور اُس شخص پر جو فریب دُنیا کا کھائے رسوائی احوال پر اُسکے اور رقت کرنے پر اُسکے پھر کہا کہ اَی حکیم اور باتین کر کہ کلام تیرا میرے واسطے بہت ہی فائدہ مند و بکار آمد ہی بلوہر کہا کہ عمر بہت کوتاہ ہی اور شب و روز اُسے جلد طی کرتے ہین اور رحلت دُنیا سے بسرعت تمام ہو جاتی ہی اور اگرچہ عمر دراز بھی ہو تو آخر کو ایک دن اُسے موت ہی اور جسنے دُنیا مین دار الاقامت کو گرایا البتہ سفر آخرت مین رحلت کرتا ہی بس چھ کچھ

دنیا کے لیئے جمع کیا ہی پراگندہ ہوتا ہی اور جس چیزمین دنیا کے لیئے کوشش کی ہے
ضایع ہوتی ہی یعنے مکانات جو مضبوط بنا کرتے ہین وہ برباد ہو جاتے ہین نام
انکا زبانون سے اور یاد انکی دلون سے زائل ہو جاتی ہی خیال انکا گم ہو جاتا
ہی بدن انکا پوشیدہ ہو جاتا ہی شریف انکا پستی سے مبتدل ہو جاتا ہی نعمتین
دنیا کی اسکا وبال ہو جاتی ہین کسب ہاے دنیا انکی زیان کاری کی باعث
ہوتی ہین بادشاہت انکی بے میراث اورون کو پہونچتی ہی فرزند انکی خواری
مین مبتلا ہوتے ہین عورتو نکو انکی اور لوگ اپنی خدمت اور تصرف مین لاتے
ہین عہد و پیمان انکے ٹوٹ جاتے ہین آثار انکے مندرس ہو جاتے ہین مال کو
انکے تقسیم کر لیتے ہین فرش اٹھا لیتے ہین دشمن انکے خوش ہوتے ہین ملک
انکا خراب ہوتا ہی تاج سلطنت کو انکے دوسرا سر پر رکھتا ہی سر پر انکے اور
شخص بیٹھتا ہی یہان تک کہ قبر کے گڑھی مین زمین پھینک دیتے ہین تنہائی
و غربت و تاریکی و وحشت و بیچارگی و ذلت مین اپنے عزیزون سے جدا ہو کر
دیا جاتا بلکہ دوستون نے انھین چھوڑ دیا ہو ہرگز اس وحشت سے باہر نہین آسکتے
اور ہرگز اس غربت سے آسایش نہین پاتے آگاہ ہو ای شاہزادے کہ
مرد عاقل و دانا کو سزاوار ہی کہ سیاست و تادیب نفس مین بمثال امامات
عادل اور دوراندیش کی ہو جو تادیب کرتا ہی عامہ خلق کو اور اصلاح مین لاتا
ہی امور رعیت کو اور حکم کرتا ہی انھین ان امور کا جنمین بہتری انکے ہو اور منع
کرتا ہی انھین ان چیزون سے جو باعث انکے فساد کے ہون اور عقاب
کرتا ہی اس شخص پر جو عصیان الٰہی اور مخالفت اسکی کرے اور نوازش کرتا ہی
اس شخص پر جو فرمانبرداری اسکی کرے اسی طرح سزاوار ہی کہ عاقل اپنے نفس
کی تادیب کرے سب اخلاق اور خواہشون مین اسکی اور کبھی اس امر پر جو

اُسے نفع دے ہرچند اُس سے کراہت رکھتا ہو اور اُسپر دشوار ہو اور جبر کرے
اُس اجتناب کی اُن اُمور سے جو اُسے ضرر پہونچائے اور چاہیے کہ اپنے نفس پر
واسطے ثواب عقاب مقرر کرے کہ جب امر خیر اُس سے صادر ہو خوش حال و
مسرور ہو اور اگر امر شر اُس سے صادر ہو دل گیر و محزون ہو اور اپنے نفس کو
ملامت کرے اور منجملہ اُن چیزون سے کے جو لازم ہی صاحب عقل پر یہ ہی کہ نظر کرے
اور فکر کرے جو اُسپر وارد ہوتے ہین بعد فکر کے جنھین موافق حق و صواب
کے جانے اُنپر عمل کرے اور جنھین خطا جانے ترک کرے اور اپنا تابع ہو
اُنسے اور لازم ہے کہ اپنے علم و راے کو اور دانش کو حقیر سمجھے تا اُسپر عجب
نکرے اور خود بینی غالب نہو بدرستیکہ حق تعالی نے مدح فرمائی ہی اہل عقل کی
اور مذمت فرمائی ہی اہل جہل کی اور عقل سے ہر چیز کو ادراک کرسکتے ہین بتوفیق
الٰہی اور جہل سے ہلاک ہوتے ہین آدمی معتمد ترین اشیائے صاحبان عقل کے
نزدیک وہ چیز ہی عقل نے جس کا ادراک کیا ہو اور تجربہ اُسکا اُنکو اچھی طرح
ہوا ہو اور بصیرتون نے اُنکی اُسے دریافت کیا ہو اُس وقت مین کہ ترک
ہوا اور خواہش ہاے نفسانی کیا ہو اور عقل ہو اے نفس کے ساتھ خارج
کی گئی نہو صاحب عقل کو سزاوار نہین ہی کہ جس چیز کے اعمال خیر مین سے
محافظت کرسکے اور عمل مین لاسکے اُسے حقیر سمجھے اور ترک کرے اور اگر
ہمیشہ ممکن ہو تو چاہیے کہ اُسے غنیمت جانے یہ ایک حربہ ہی حربہ ہاے زبانی
اور سلاحہاے مخفی شیطان سے کہ نہین دیکھتا اور ادراک نہین کرتا اُمر سست
مگر وہ شخص جسے حق تعالی محفوظ رکھے اور منجملہ سلاحہا و حربہاے کشندہ شیطان
سے دو حربے ہین جو بدتر و بدتر ہین اور حربون سے ایک انکار عقل ہی کہ مرد
عاقل کے دل مین وسوسہ کرتا ہی تو عقل و بصیرت نہین رکھتا اور عقل دانائی

سے کوئی نفع تجھے نہ پہونچیگا اور غرض اُسکی اِس وسوسہ سے یہ ہی کہ محبت علم وطلب علم کو اُسکے دل سے نکالے دانش وکمال کو اُسکی نظر مین سہل کرے اور زینت دے اُسکے واسطے مشغول ہونے کو لہو ولعب دُنیا مین پس اگر آدمی نے اِس راہ سے فریب اُسکا کھایا اور متابعت اُسکی کی تو ہیر ظفر پائیگا اور پھر اُسکے ہاتھ سے رہائی پانا مشکل ہی اور اگر اسباب مین وسوسہ اُسکا قبول نہ کیا اور فریب اُسکا نہ کھایا اور اپنی عقل کو شیطان پر غالب کیا دوسرے حربے سے اِسکا قصد کرتا ہی کہ جب آدمی نے ارادہ عمل خیر کا یا قصد تحصیل کمال کا کیا جیسے کہ اُسکی عقل نے احاطہ کیا اور قادر اُسکی تحصیل پر رہا اُسپر عرض کرتا ہی بہت سے اعمال وکمالات وعلوم جو اُسکے ادراک اور طاقت سے زیادہ ہین تا اسے سبب اُنکے حاصل ہونے غمگین ودل تنگ کرے اور اِس وجہ سے اُسے وسوسے مین ڈالے کہ عقل تیری ضعیف ہی اور طاقت اُن اُمور کی نہین رکھتا اور تیرے دریافت کا اعتبار نہین پس عبث اپنے تیئن رنج دیتا ہی ثمرہ تیرے عمل پر نہین ہونا اِس وسیلے سے اُسے باز رکھتا ہے تحصیل علم وکمال سے جنکا زمین حوصلہ وطاقت ہی اِس حربے اور سلاح سے اِس میدان کے بہت مردون کو زمین پر گرایا ہی اور فضائل وکمالات سے محروم کیا ہی اے یوذآصف خوف کر شر شیطان سے اور ترک نکر اُن علوم کو جنھین نہین جانتا اور جیسے جانا اُس مین شیطان کا فریب نہ کھا کہ اُنپر عمل نکرے تو بدرستیکہ تو اُس گھر مین ساکن ہی شیطان جہان کے لوگون پر جیلہا ی گوناگون سے غالب ہوا ہی اور طرح طرح کے مکرون سے اُنھین گمراہ کیا بعضون کے آنکھون اور دلون اور عقلون پر پردے ڈال دیے ہین کہ ادراک حق نہین کرتے اور اپنے تیئن گمراہ ہونے پر پاتے ہین جیسے حیرے

جاہل ہین اُسکے علم کو طلب نہین کرتے مثل حیوانات کے بدرستیکہ علوم خلق
کے مذہب و طریقے ہین مختلف بعضے اُن مین سے سبہی تمام اپنی ضلالت مین
کرتے ہین یہان تک کہ خون و گوشت کو آدمیون کے اپنے اوپر حلال کیا ہی
گمراہی و باطل کو اپنے لباس ہاے حق مین آدمیون کو دکھاتے ہین اسواسطے
کہ اُنکے دین کو اُپر مشتبہہ کرے زینت دیتے ہین اپنی ضلالت کو اُس جماعت
کی نظر مین جو ضعیف الاعتقاد ہین اور دین حق سے اُنھین پہیرتے ہین شیطان
اور لشکر اُسکا اہتمام کرتا ہی ہلاک کرنے مین آدمیون کے اور گمراہی مین اُسکے
ملال سُستی اِس کام مین نہین کرتے اور جماعت لشکر شیطان کو بغیر حق تعالے
کے کوئی حد و احصا نہین کرسکتا بدون توفیق و اعانت الٰہی کے اور متمسک
ہونے کے متابعت دین حق مین اُسکے مکرون کو رفع نہین کرسکتا بس خداسے
طلبگار ہون کہ مجھے اپنی طاعت کی توفیق کرامت فرمایئے اور اپنے دشمنون
پر مجھے نصرت عطا کرے بدرستیکہ مدد ترک معاصی و فعل طاعت پر حق تعالیٰ
کی طرف سے بغیر اُسکی توفیق کے کوئی امر میسر نہین ہوتا یوذاسف نے کہا
کہ اے حکیم بیان کر کہ کون عادل ترین مُردم ہی اور کون ظالم ترین مردم ہی
اور کون عاقل ترین مُردم ہی اور کون احمق ترین مُردم ہی اور کون شقی ترین
مُردم ہی اور کون سعید ترین مُردم ہی بلوہر نے کہا کہ عادل ترین مُردم وہ
شخص ہی کہ آدمیون کے واسطے اپنے نفس سے زیادہ انصاف کرے اور
ظالم ترین مُردم وہ شخص ہی کہ جو ظلم و جور کو اپنے عدل جانے اور عدل
کو عادلون کے جور و ظلم سمجھے اور بڑا عاقل وہ شخص ہی جو ہمیشہ واستعداد آخرت
کو دُرست کرے اور بڑا احمق وہ شخص ہی جو تمام ہمت اپنی صرف کرے اور گناہ
و خطا کام اُسکا ہوا اور بڑا اسعادت مند وہ شخص ہی کہ خاتمت جسکے اعمال کی بخیر ہو

اور بدبخت وہ شخص ہی جسکے اعمال ختم اُس تغیر پر ہون جو موجب قہر و
غضب آلہی کا ہو پھر حکیم نے کہا کہ آدمیون سے ایسا معاملہ کرے اور
جزا دے کہ اگر وہ اُس سکے ایسا معاملہ کرین اور جزا دین اُسکے ہلاکت
کا باعث نہو اور خدا کو اپنے غصے مین لائے اور مخالف اُسکی مرضی کے
کیا ہو جو شخص آدمیون سے ایسا معاملہ کرے کہ اگر اُس سے ویسا معاملہ کرین
باعث اُسکی بہتری کا ہو وہ شخص مطیع ہی اپنے خدا کا رضائے آلہی کو حاصل
کیا ہی اور اُسکے غضب سے اجتناب کیا ہی پھر کہا کہ خبردار کبھی سعید و نیک کو
بد نہ جاننا اگرچہ اُسکو بد ون مین بھی دیکھنا یوذآصف نے کہا کہ بتا کون سا
شخص آدمیون مین سزاوار تر ہی سعادت کے ساتھ اور کون سا شخص
اُنمین سے شقاوت سے بلوہر نے کہا کہ سزاوار تر مردم سعادت وہ
لوگ ہین جو طاعت آلہی پر عمل کرین اور اُسکی نافرمانی سے پرہیز کرین
اور سزاوار ترین مردم بہ شقاوت وہ شخص ہی جو مرتکب ہو معصیت آلہی
کا اور طاعات آلہی کو ترک کرے اپنی خواہش ہاے نفسانی پر رضائے
آلہی پر اختیار کرے یوذآصف نے کہا کہ کون سے لوگ فرمانبردار
خدا کے زیادہ ہین بلوہر نے کہا کہ وے شخص جو زیادہ متابعت آلہی کرین
اور دین حق مین راسخ تر ہون اور اعمال قبیحہ مین سب لوگون سے
دور ہون یوذآصف نے کہا کہ بیان کر حسنات و سیآت کو بلوہر نے
کہا کہ حسنات صدق و راستی نیت و گفتار و کردار ہی اور سیآت بدی نیت
و گفتار و کردار ہی یوذآصف نے کہا کہ کیا ہی بدی کردار اُس نے کہا صحبت
خدا کرتا پھر پوچھا کہ بتا کیونکر حاصل ہوتی ہی میانہ روی قصد و ہمت مین
بلوہر نے کہا اسطرح کہ ہمیشہ متذکر فنا و زوال دنیا رہے تو اور ہمت کو بہی

صرف کرے تو ترک پر اُن اُمور کے جو موجب غضب الٰہی ہون وبال اُخروی ہوتے
ہین پھر اُسنے پوچھا کہ سخاوت کیا چیز ہی بلوہر نے کہا کہ سخاوت وجوانمردی صرف کرنا
مال کا ہی لیکن راہ الٰہی مین پھر اُسنے پوچھا کہ کیا چیز ہی معزز ہونیکی بلوہر نے کہا تقویٰ اور
پرہیزگاری اُن چند چیزونسے جنھین خدا منع فرماتا ہی پھر اُسنے پوچھا کہ بخل کیا شی ہی بلوہر نے کہا
کہ منع کرنا حقوق کا اُسکے اہل سے اور لینا اموال کا جہانسے کہ محل اُنکا نہو پھر اُسنے پوچھا کہ
حرص کیا شی ہی حکیم نے کہا کہ میل کرنا دُنیا کیطرف اور نظر کرنا اُسکی اُن چیزون کی طرف
جو اُس شخص کے فساد کے باعث ہوتے ہین اور عقاب الٰہی اُنپر مترتب ہوتا ہے
پوچھا کہ راستی کیا ہی حکیم کہا کہ اپنے تئین فریب ندینا اور اپنے ساتھ دروغ
گوئی نکرنا پوچھا کہ حماقت کیا ہی کہا دل کو دُنیاے فانی سے متعلق کرنا اور
آخرت جو دائم و باقی ہی اُسے ترک کرنا پوچھا کہ دروغ کیا ہی حکیم نے کہا کہ آدمی
اپنے ساتھ جھوٹ بولے اور اپنے تئین اُس سے فریب دے اور ہمیشہ خواہش
اور آرزوؤن مین اپنے نفس کے مشغول اور خوش حال ہو اور اپنے دین
کے اُمور کو تاخیر مین ڈالے اور درازی آرزو کی پھر پوچھا کہ بڑا کامل کون شخص ہی
صلاح و شایستگی مین بلوہر نے کہا وہ شخص جسکی عقل کامل تر ہی پھر پوچھا کہ
کون سی چیز ہی جو انتہا کو نہین پہونچتی کہا چشم صاحب حرص کہ ہرگز دُنیا سے
سیر نہین ہوتی پوچھا کہ کون سی چیز ہی عاقبت جسکی سب چیزون سے بدتر ہی
کہا متابعت رضاے مردم اُس چیز مین جو موجب غضب الٰہی ہو پوچھا کون سی
چیز ہی کہ جو بہت جلد تر ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہوتی ہی
اور ثبات نہین رکھتے کہا دل بادشاہ کا جسکے کام دُنیا کے واسطے ہون پوچھا
کونسا گناہ زیادہ تر رُسوا کرنے والا ہی دُنیا و آخرت مین کہا پیمان الٰہی کو
توڑنا اور خدا سے مکر کرنا پوچھا کیا چیز ہی جو جلد منقطع ہوتی ہی کہا محنت عاشق کی

پوچھا کہ کون چیز بڑی خائن ہی کہا دروغ گوئی زبان پوچھا کون چیز ہی جو بہت پنہان ہوتی ہی کہا بدی ریا کرنے والے کی جو آدمیون کو اپنے ظاہر سے فریب دے پوچھا کیا چیز بہت مشابہ ہی احوال دُنیا سے کہا خواب ہاے پریشان پوچھا کہ کون سی چیز خلائق مین پسندیدہ و مرغوب خاص عام ہی کہا تواضع اور فروتنی اور نرمی ساتھ ہر بات کے برادران مومنین سے پوچھا کہ کون سی عبادت بہتر ہی کہا کہ دل کو یاد خدا اور اُسکی محبت پر رکھنا پوچھا کہ کون سی خصلت افضل ہی کہا محبت نیکون کی پوچھا کہ وہ کون سا دشمن ہی جسکا دفع دشوار ہی کہا گناہ پوچھا کہ کون جفا کار تر ہی کہا بادشاہ ظالم اور وہ دل جسمین رحم نہو پوچھا کہ کون شخص پسندیدہ تر ہی کہا وہ شخص کہ حال جسکا اپنے پروردگار سے نہبت نیک ہوا ور معصیت الٰہی کو ترک کرے اور غفلت اُسکی یاد خدا سے اور یاد مرگ و کوتاہی عمر سے بہت کم ہو پوچھا کہ کیا چیز ہی جو دُنیا مین موجب بصارت چشم و خوشحالی ہوتی ہی کہا فرزند صاحب لیاقت اور زن سازگار موافق جو یا ور ہو تحصیل عمال خیر پر اور سعادت آخرت پر پوچھا وہ کون سا درد ہی جسکا علاج بہت مشکل ہی دُنیا مین کہا فرزند بد اور بد عورت کہ نجات اِن دونون بلاؤن سے حاصل نہین ہوتی۔ یوذآصف نے کہا کہ ای حکیم اپنا دل میری طرف متوجہ رکھ چاہتا ہون کہ تجھسے سوال کرون اُس چیز کا جسکا اہتمام مجھے سب چیزون سے زیادہ ہی بعد اِسکی کہ حق تعالیٰ نے مجھے بینا جانا ہین نے اپنے اُمور سے اُن کسی چیزون کو جنھین نہ جانتا تھا۔ اور عطا فرمائین مجھے اُمور دین سے چند چیزین جنسے ناامید تھا مین بلوہر نے کہا جو جی چاہے پوچھ یوذآصف نے کہا مجھے خبر دے حال سے اُس شخص کے جو طفولیت مین بادشاہت کی

پہونچا ہو اور اُن سے خوگر ہوا ہو نعمت اور راحت مین نشو و نما کیا ہو اور
اُسنے میرے مثل سن تک اپنے معبود کو نہ پہچانا ہو ایک لحظہ اپنے تئین شہوات
و لذات نفس سے بازر کھا ہو بلکہ ہمیشہ ہمت اُسکی مصروف ہو اُسپر کہ ہر لذت
کو انتہا تک پہونچاے اور مہلک مراتب کو ہر خواہش کی تحصیل کرے اور
خواہشون کو نفس کی ہر چیز پر ترجیح دے اور رشد و صلاح کو اپنے سوا ان
اُمور کے نہ جانے اور جسقدر کہ عمر اُسکی زیادہ ہو حرص اُسکی ان اُمور پر سوا
ہو دُنیا پر بہت فریفتہ ہو وہ امر باطل اُسکی طبیعت مین راسخ تر ہوا ور اپنے دین
باطل والون سے بہت محبت رکھے اپنے امر آخرت کو نہ جانے غافل ہو
اُس سے فراموش کیا ہو اُسے بسبب قساوت قلب کے اور بدی نیت کے
اور فساد اعتقاد کے اور ہر روز عداوت اُسکی زیادہ ہو اُس جماعت سے جو
اُسکے دین کے خلاف ہو اپنے دین پر ثابت ہو اُسکے خوف سے حق کو
اظہار نکرتے ہون اُسکے ظلم و عداوت سے اپنے تئین پوشیدہ کیا ہو انتظار
فرج کرتے ہون آیا ایسے شخص سے امید ہو کہ آخر عمر مین باطل کو ترک کرے
اور اُن اعمال قبیحہ سے نجات پائے اور رجعت کرے اُس امر کی طرف
جسکی فضیلت ظاہر ہو اور حقیقت اُسکی حجت کی واضح ہو اور فوائد اور حصے
اُسکے اُس مین بہت ہین ایسے اختیار کرے اُسے جو تو جانتا ہو دین حق سے
اور پہونچے اُس مرتبہ تک کہ گناہان گذشتہ اُسکے بخشے جائین اور امید ثواب
اُخروی رکھتا ہو بلوہر نے کہا سمجھا مین کہ صاحب ان صفات کا کون ہو اور
یہ سوال کیون کیا تو نے یوذاسف نے کہا کہ اسکا دریافت کرنا اور پہچاننا
تجھسے بعید نہین ہو اس درجہ فہم کی وجہ سے جو خداوند عالم نے تجھے مرحمت
فرمایا ہو اور اُس رتبہ علم کے سبب سے جس سے تجھے مخصوص کیا ہو بلوہر نے کہا

کہ صاحب اِن صفات کا بادشاہ ہو جو باپ تیرا ہی اور باعث تیرے اِس
سوال کا محبت ہی جو اُس سے رکھتا ہی تو اور وہ اہتمام ہی جو اُسکے واسطے عمل
مین لاتا ہی بسبب محبت پسری ہی اور اُسکے حق کی رعایت کی اور اِس خوف سے
کہ مبادا معذب ہو آخرت مین اُن عذابون مین حق تعالیٰ نے جس طرح کے
عذابون کا وعدہ کیا ہی اور چاہتا ہی کہ شاب ہو تو اِس اہتمام مین اور ادا کرے
تو اُس حق حق تعالیٰ نے باپ کے لیئے تجھپر لازم کیا ہی اُسکی محبت سے سب مجھے احتمال
ہی کہ تیرے دل مین یہ بات ہی کہ بہت سعی و کد بجالاے تو ہدایت مین اپنے
باپ کی اور خلاصی مین اُسکے ہولہاے عظیم و عذاب ہاے نا متناہی سے اور
پہونچانے سے اُسکے سلامت و راحت و فرحت و نعمت ابدی کی طرف حق تعالیٰ
نے جو ملکوت سماوات مین اپنی طبیعتون کے لیئے مقرر کیئے ہین یوذ آصف نے
کہا کہ ایک بات مین خطا نہین کی تو نے اور جو کچھ میرے دل مین تھا بیان
کیا تو نے بس جو کچھ اعتقاد رکھتا ہی تو میرے باپ کے مقدمے مین بیان
کر مجھکو خیال اِسکا ہی کہ اگر اُسکو موت آئے تو حسرت و ندامت مین گرفتار
ہو گا اُس وقت مین کہ حسرت و ندامت اُسے کچھ ثمرہ نہ دے اور مجھسے کچھ نفع
اُسے نہ پہونچے بس مجھے اِس امر مین صاحب یقین تصور کر اور اِس عقدے کو
میرے دل کے وا کر کہ بہت غمگین ہون مین اِس امر مین اور تدبیر اِسکی کچھ
نہین جانتا بلوہر نے کہا کہ اعتقاد میرا اِس بات مین یہ ہی کہ کسی مخلوق کو اپنے
پروردگار کی رحمت سے دور نہین جانتا اور کسی کو اُسکے لطف و احسان سے
محروم نہین گردانتا اُمید ہدایت کی ہر شخص مین رکھتا ہون جبتک کہ وہ زندہ
ہی جسقدر سرکش و طاغی و گمراہ ہو اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے ہمارے واسطے
اپنے تئین وصف کیا ہی برحمت و مہربانی و شفقت اور ہمنے اُسے اِسی طرح

بھیجا ہی اور اِن اوصاف کا اُسکے ایمان لائے ہین اور حکم کیا ہی سب عاصیونکو
استغفار و توبہ کا اِس سبب سے ہم اُمید واری عظیم رکھتے ہین اُس سے حصول
مقصد ہین اگر مشیت آلہی ہین اُس سے متعلق ہوئے ہو آگاہ ہو ای یوذاسف نقل
کی ہی کہ ایک بادشاہ تھا اگلے زمانے مین شہرہ اُسکے علم و دانش کا آفاق مین
مشتہر ہوا تھا بہت شفیق مہربان و عادل تھا اپنی رعیت پر ہمیشہ اُنکی بہتری مین
کوشش کرتا تھا ایک مدت اُن مین بہ نہایت خیر و صلاح و نیکی زندگی و جہان
بانی کی جب اجل اُسکی پہونچی اور دار البقا کو رحلت کی رعیت نے اُسپر بہت
بیتابی و قلق کیا بیٹا اُسکا کوئی نہ تھا مگر ایک زوجہ اُسکی حاملہ تھی منجمون اور رمالون نے
کہا کہ جنین بیٹا ہی اُن لوگون نے کسی کو بادشاہ اپنا نہ کیا اُس لڑکے کے پیدا
ہونے کے منتظر تھے وزیر دن سے سب اُمور سلطنت کو بدستور جاری تھا
لڑکا پیدا ہوا اہل مملکت اُسکی خوشی کی وجہ سے سامان محفل عیش و طرب مین مشغول
رہے فسق و معاصی مین اوقات بسر کی یہان تک کہ ایک گروہ نے اُنمین سے
جو علما و دانشمند و حق شناس تھے اُن سب سے کہا کہ یہ لڑکا عطیہ تھا جو حق تعالی نے
تمھین عنایت فرمایا سزاوار یہ تھا کہ اِس نعمت کے مقابلے مین حق تعالی
کا شکر ادا کرو جو معطی اِس نعمت کا ہی تمنے ادائے شکر کے عوض مین کفران
نعمت کیا اُسکی مخالفت کی شکر شیطان کیا اور اُسے راضی کیا اور خدا کو غصے
مین لائے اگر اعتقاد تمھارا یہ ہی کہ خدا کے سوا کسی نے یہ نعمت تمھین نہین دی
ہی تو اُسکا شکر ادا کرو اُن لوگون نے کہا کہ ہم اِس عطیہ کو خدا کی طرف سے
جانتے ہین اور اُس نے ہمپر یہ احسان کیا ہی اُنھون نے کہا کہ پھر کیون
اُسے مغضوب کراتے ہو اور اُسکے دشمن کو راضی کرتے ہو سب رعیت
نے کہا کہ ای داناؤن اب جو مناسب ہو ہمین بتاؤ ہم نصیحت تمھاری قبول

کرینگے اور تمھارے کہنے پر عمل کرینگے علمانے کہا لازم ہی کہ ترک کرد متابعت کو شیطان کے شرب خمر اور مشغول ہونے مین ساز ون اور لہو لعب مین اور طاعات و عبادات مین طلب خوشنودی پروردگار کرو جسقدر کہ شیطان سے نے اطاعت کی ہی اُس سے ہزار درجہ زیادہ توبہ استغفار کرو تا حق تعالی تمھارے گناہون کو بخشے رعیت نے کہا کہ ہمارے بدن متحمل اس بات یعنی اِن اُمور کے نہونگے جو تمنے بیان کیے علمانے کہا کہ ای اصحاب جہالت وضلالت کیونکر اطاعت کی تمنے اُسکی جو کچھ حق تمپر رکھتا تھا اور معصیت کرتے ہو اُس شخص کی جو حق واجب ولازم تمپر رکھتا ہی کیونکر تم طاقت رکھتے تھے اُن کاموں کی کرنے پر جو سزاوار نہ تھے اب اظہار ضعف وناتوانی کرتے ہو اُن اعمال مین جو خوب وپسندیدہ و سزاوار ہین وہ کہنے لگی کہ ای پیشوایان علم وحکمت خواہشین ہمارے نفسونکی عظیم و قوی تر ہین لذت ہاے دُنیوی ہمپر غالب ہوئی ہین ازبسکہ یہ استدعا کرنے والے قوی ہین کارہاے بد ہمپر آسان ہوئے ہین متحمل اُنکی مشقت کے ہم ہوسکتے ہین اور اُمورات خیر ہمارے نفسون مین کم ہین اس سبب سے مشقت طاعتون کی ہمپر گران اور دُشوار ہی بس ہمسے اِس بات پر راضی ہو کہ بہ تدریج یعنے رفتہ رفتہ روز بروز ایک ایک اعمال ناشایستہ سے اپنے پھرین اور اُنھین ترک کرین اور طاعات الٰہی کی طرف اِسیطرح رفتہ رفتہ آہستہ آہستہ ساتھ ایک ایک عمل کے متوجہ ہون اِس بار کو ہمپر گران نکرو علمانے کہا کہ ای گروہ تم فرزندان اہل جہالت اور برادران اہل ضلالت اور شبیہ اُنکی ہو اِسواسطے کہ شقاوت وبدبختی تمپر آسان ہی اور سعادت اور نیروزی تمپر گران ہی رعیت نے کہا کہ ای دانایان پیشوایان

اور اسے حکیمان رہنما تمھاری سرزنش سے آمرزش پروردگار کی طرف ہم پناہ لیجاتے ہین اور شدت و سختی سے عفو الٰہی کے پردے کی طرف ہم بھاگتے ہین پس تم سرزنش نکرو ہمین ضعف و سستی پر اور عجب نکرو ہماری حالت و پستی پر اسواسطے کہ پروردگار ہمارا کریم و مہربان و بخشنے والا ہی اگر اسکی اطاعت کرین ہم ہمارے گناہون کو بخشتا ہی اور ہماری عبادت کو مضاعف کرتا ہی پس کوشش کرتے ہین اسکی عبادت و بندگی ہین اتنی مدت جتنی مدت مخالفت اسکی کی ہوا و پیروی خواہشون کی کی ہی یہان کہ حق تعالیٰ ہمین دنیا و عقبیٰ کی آرزون تک پہونچاے اور ہمپر رحم فرماے اور خلعت مغفرت سے ہم گنہگارونکو سزاوار کرکے جیسے خلعت ہستی سے ہمکو عزت دے اور ظلمت آباد عدم سے ساخت وجود کی طرف کھینچا جب یہ کہا علمانے اقرار انکے صدق پر کیا اور انکے قول پر راضی ہوئے پس انھون نے برس دن تک روزے رکھے نماز اور عبادت کی اور اپنے مال کو راہ خدا ہین دیا جب ایک برس منقضی ہوا نجومیون سے کہا کہ جو کچھ اس گروہ سے کیا اس مولد کے واسطے اسپر دلالت کرتا ہی کہ یہ شاہزادہ مدت تک فاجر و بدکار رہا اور ایک مدت صالح و نیکوکردار رہا ایک زمانے ہین جبار و متکبر ہوا اور تواضع فروتنی اسکا شیوہ ہورہا لوگون نے بھی اس راے سے موافقت کی پوچھا کہ یہ حال تمنے کیونکر جانا کا ہنون نے کہا کہ رعیت بسبب اس مولود کے پہلے مشغول لہو و لعب و باطل ہوئے اور آخر ہین عبادت و بندگی کی طرف متوجہ ہوئے اس سبب سے ہمنے جانا کہ یہ مولود ایسا ہوگا نجومیون سے کہا کہ ولادت ہین اسکی زہرہ اور مشتری دونون قوت رکھتے تھے زہرہ تعلق اہل طرب و بطالت سے رکھتا ہی اور مشتری تعلق اہل علم و عبادت سے جانا ہمنے

کہ یہ دونون حالتین ایمین ہونگی بس لڑکے نے نہایت قوت وتنومندی
وقدرت مین نشو ونما کیا جب بادشاہ ہوا بدمستی وبطالت ولہو ولعب وظلم و
جور وفساد وتعدی وتطاول کرنا شروع کیا محبوب ترین مردم اُسکے نزدیک
وہ شخص تھا جو ان اُمور مین اُسکی موافقت کرتا تھا اور بڑا دشمن اُسکے نزدیک
وہ شخص تھا جو اُسکے اعمال سے کنارہ کرتا تھا اور اُسے نصیحت کرتا تھا
مغرور تھا جوانی وصحت وزور وحصول مطالب اور نصرت پر اعدا کے
اور نخوت وخودبینی اور سرور وشادی اُسکی انتہا کو پہونچی اور جو کچھ کہ چاہتا
تھا دیکھنے اور سُننے کی چیزون سے دیکھا اور سُنا یہان تک کہ بتیس برس کا
سن ہوا جمع کیا زنان بسیار اور پسران بیشمار کو جو اولاً بادشاہ ہونگے اُسکے
پاس جمع ہوئے تھے اور اپنے بردگیان حرم اور کنیزان حسینہ وجمیلہ اور
اسپان نفیس ومرکب ہاے فاخرہ اور کنیزون اور خدمتگاران خاص
کو اور حکم دیا کہ سب اپنے تیئن نفیس پوشاک اور زیور طلا ونقرہ مرصع سے
آراستہ وپیراستہ کرین اور حکم دیا کہ ایک مجلس ومحل مقابل مطلع آفتاب
کے اُسکے لیئے بنائین کہ زینت اُسکی طلا ونقرہ وشیشہ آلات وفرش فروش
وغیرہ سے ہوا اور اصناف جواہرات بیش قیمت اُسمین جابجا نصب کرین
طول اُس مجلس کا ایک سو بیس گز کا ہوا اور عرض اُسکا ساٹھ گز کا ہوا اور
سقف دیوارون کو اُسکے نقش ونگار سے مزین کرین اور حکم کیا کہ جو کچھ
اُسکے خزانون مین درہم ودینار وجواہرات وغیرہ سے جمع وفراہم تھا
ایک سے ایک بہتر وبرتر جواہرات پس اُن سب کو نکال کے مجلس
مین بترتیب آراستہ کیا اور سپہ سالاران فوج منشی چوبدار دربان
معززین شرفا علما عقلا اہل مملکت سب حاضر ہون نہایت آرایش سے

تو اُن سبنے تمین نہین اختیار کیا اسواسطے کہ دشمنون کو مجھسے دفع کرو تو اُن سے
کہا ہان اُسنے کہا کس قسم کے دشمنون سے میری حفاظت کرتے ہو اُس دشمن
سے جو ضرر مجھے پہونچاے یا اُس دشمن سے جو مجھے ضرر نہ پہونچا سکے اُنھونے
کہا اُس دشمن سے جو ضرر پہونچائے بادشاہ نے کہا ہر دشمن سے جو ضرر پہونچانے
والا ہے یا بعضے دشمنون سے اُنھون نے کہا ہر دشمن سے جو ضرر پہونچانے
والا ہو بادشاہ نے کہا کہ یہ پیغام بر مرگ آ پہونچا اور خبر خرابی و بوسیدگی
بدن و زوال مملکت و بادشاہی مجھے دیتا ہے اور کہتا ہے کہ مین چاہتا ہون
کہ جو کچھ تو نے آباد کیا ہے اُسے ویران کرون اور جو کچھ تو نے بنایا ہے
اُسے خراب کرون اور جو کچھ تو نے جمع کیا ہے اُسے پراگندہ کرون جسکی
اصلاح کی ہے اُسے خراب کرون جو کچھ تیرا اندوختہ ہے اُسے تقسیم کرون
تیرے کامون کو برہم کرون تیری تدبیر کو باطل کرون اور یہ رسول
خبر لایا ہو مرگ کی طرف سے کہ یہ قریب تیرے دشمنون کو تجھپر شاد کرون
اور تیری فنا سے درد دیکھنے ہوئے اُنکے سینون مین ہین اُنکا علاج کرون
عنقریب یہ امر کہ تیرے لشکر کو پراگندہ کرون اُنس تیرا وحشت سے بدل
کرون بعد عزت کے تجھے ذلت دون فرزندون کو تیرے یتیم کرون اور
متفرق کرون جمعیت کو تیری مصیبت مین بٹھاؤن تیرے بھائیون
اور تیرے اہل و عیال کو اور تیرے بدن کے جوڑون کو متفرق کرون
اور تیرے دشمنون کو تیرے گھرون مین بٹھاؤن یہ سنکر اُن سب نے
کہا اے بادشاہ ہم تیری حفاظت شر سے دشمنون کے اور جانوران
درندہ کے اور حشرات الارض سے کر سکتے ہین مگر مرگ و پیری و زوال
کی تغییر ہم نہین کر سکتے اور اُسکے دفع کی قوت ہم نہین رکھتے اور اپنے

کے لیئے فاسد کیا مین نے اُنھون کہا احسان کو اپنے تجھسے باز رکھا ہے اور
اُن سے دونون سے نیکی اور ملاطفت کر کے تمنے ہمیشہ تیرے اخلاق کو پسندیدہ
و کامل اور مہربانی کو تیری عظیم و شامل پایا ہی بادشاہ نے کہا صحبت تمھاری
سم قاتل ہی اطاعت تمھاری موجب جہالت و نادانی ہی موافقت تمھاری
زبان کو لال کرتی ہی اُنھون نے کہا یہ کیونکر ہی بادشاہ نے کہا اسواسطے
کہ مصاحبت تمھاری بسبب مجھسے کثرت ملک اموال و اسباب دنیا مین ہی اور موافقت
تمھاری بسبب مجھسے جمیع خزائن و اسباب عیش و نعمتون مین ہی اور اطاعت
تمھاری بسبب مجھے اُن امور مین ہی جو موجب غفلت کے ہین امور آخرت سے
تمنے مجھے فکر آخرت سے باز رکھا اور دنیا کو میری نظر مین زینت دی اگر
تم میری خیر خواہ ہوتے مرگ کو مجھے یاد دلاتے اگر مجھپر شفقت و مہربانی
رکھتے زوال ہستی و فنا کو میرے دل مین جگہ دیتے امر باقی کو میرے
لیئے تحصیل کرتے اور امر فانی مین مجھے مشغول نہ کرتے بدرستیکہ جسے تم میرا
نفع جانتے ہو وہ میرا مین ضرر ہوا اور جو گمان دوستی کرتے ہو وہ سراسر
دشمنی ہی تمھارے میرے ساتھ جمیع امور مین جو تمنے میرے واسطے تحصیل
کیئے ہین اِن سب کو مین نے تیرے چھوڑا مجھے کچھ انکی حاجت نہین ہی
اور یہ ہرگز ہرگز میرے کام کبھی نہین آئینگے اُنھون نے کہا اے
بادشاہ پسندیدہ اطوار نیکو کردار تیرے کلام کو ہم سمجھے اور تیرے ارادے
کو سمجھتے ہین ہم اب جو کچھ تو فرماتے قبول کرین ہم اور ہمین اصلا تجھپر
حجت نہین ہی سواسطے کہ حجت تیری سب پر غالب ہی لیکن ساکت
ہونا ہمارا تیرے کلام کے مقدمے مین موجب فساد مملکت اور باطل
ہونے کا دنیا کے اور شماتت کا ہمارے دشمنون کے ہوتا ہی اور ہم پیکام

بہت دشوار ہوا ہی اور چارہ کار مین تجربے حیران ہوئے ہین بسبب تغیر
رے کی جو تجھے سانح ہوئی ہوا اور بسبب اس امر تازہ کے جسکا تو عازم
ہوا ہی بادشاہ نے کہا جو کچھ تمھاری دل مین آئے کہو اور بے خوف رہو پیر
فرے جو محبت رکھتے ہو کہو مجھسے بیم و ترس نرکھو کہ مین آجتک مغلوب
تعصب و حمیت تھا آج اُن دونون پر غالب ہوا ہون آجتک یہ دونون
مجھپر مسلط تھے اب مین اُنپر مسلط ہوا ہون آجتک تمھارا بادشاہ تھا لیکن
بندہ تھا آج بندگی سے آزاد ہوا اور تمھین بھی اپنی فرمان برداری سے
آزاد کیا اُنھون نے کہا وہ کون ہی تو زمان فرمان روائی مین جسکا بندہ
تھا اُس نے کہا مین اُس زمانے مین بندہ تھا اپنی خواہش ہاے نفسانی
کا اور مقہور و مغلوب جہل و نادانی ہوا تھا بندگی و فرمان برداری اپنی
خواہشون کی کرتا تھا آج اُن بندگیون و طاعتون کو اپنے سے قطع کرکے
پس پشت اپنے پھینک دیا اور آزاد ہوا اُنھون نے کہا ای بادشاہ اب کیا
ارادہ ہی اُس نے کہا کہ ارادہ یہ ہی کہ قدرت خدا پر قناعت کرون اور
خلوت مین مشغول تحصیل آخرت رہون دُنیاے فریبندہ کو ترک کرون بار ہاے
گران کو اپنی پشت پر سے گراؤن مہیاے مرگ رہون تہیہ سفر آخرت کا
درست کرون کہ پیک مرگ پہونچا اور کہتا ہی کہ مجھے حکم دیا ہی کہ تجھسے جدا نہون
جبتک کہ مرگ خود پہونچے اُنھون نے کہا ای بادشاہ وہ پیک کیا مرگ کی
جانب سے آیا ہی پس کون ہی ہم اُسے نہین دیکھتے اور وہ مقدمہ مرگ
ہی اُس نے کہا وہ رسول مرگ سفید بال ہی کہ سیاہ بالون مین ظاہر ہوا رنگ
زوال و فنا جس نے اعضا و جوارح مین دیے اور سب نے قبول کیا
اور مقدمہ مرگ وہ ضعف و سستی و شکستگی ہی سفید بال جنکا نشان ہی پہنچ

کہا ای [illegible] اور رعیت کو عمل سرگردانی
مین [illegible] نہین [illegible] گروہ کو جہل
و ضلالت [illegible] اصلاح مین لاتا ہی سو
خلق کو [illegible] سے متابعت امت و جماعت
ہر کیف [illegible] کر ضایع کرنے مین عامہ خلق کے
گناہ [illegible] زیادہ ہو جسکی اپنے نفس کی اصلاح مین توقع
رکھتا ہی [illegible] بہترین عبادت عقل ہی کہ دشمند ہوا اور دشوار ترین
اعمال سیاست رعیت کی ہی بیشک تو نے ای بادشاہ بعدالت رعیت
مین سکوت کیا ہی اور رعیت اپنی تدبیر اُنکے امور کی اصلاح مین کی
ہی جسقدر کہ اُنکے اُمور مین صلاحیت حاصل ہوئی تو مستحق مزد و ثواب ہوا
ای بادشاہ اصلاح اس گروہ کی تیرے ہاتھ ہی اب تو چاہتا ہی کہ اُنھین
چھوڑ دے کہ فاسد ہون اور اُنکے فساد سے گناہ تیری طرف عائد ہو
زیادہ اُس ثواب سے جو فقط اپنی صلاح سے تو حاصل کرتا ہی مگر نہین
جانتا ای بادشاہ کہ علما و دانشمند دین نے کہا ہی کہ جو ایک شخص کو ضایع
و فاسد کرے اپنے نفس کے فساد کا موجب ہوا ہی اور جو ایک شخص کو صلاح
کی طرف لائے موجب اپنے اصلاح نفس کا ہوا ہی کون سا فساد اِس سے
شامل تر اور بیشتر ہوتا ہی کہ تو ترک کرتا ہی اس تمام رعیت کو جنکا تو پیشوا ہی
اور باہر نکلتا ہی اُس گروہ مین سے تو جنکے امور کے انتظام کا باعث ہے
ہر گز نہ اُتار اس لباس کو اس سلطنت کے کہ وسیلۂ شرف دنیا و آخرت
ہی تیرے واسطے بادشاہ نے کہا سمجھا مین جو کچھ کہا تو نے اور ادراک کیا
اُسکا جو کچھ تو نے بیان کیا اگر مین بادشاہت کو ترک مین اختیار کر دون [illegible]

کہ تم مین عدالت کو جاری کرون اور خداسے مزد و اجر طلب کرون تمھاری
اصلاح مین گمان نہین رکھتا مین کہ اکیلا یہ کام کر سکون حالانکہ تم سب میل رکھتے
ہو دنیا کی طرف اور راغب ہو اپنی خواہشون اور لذتون پر اُسکے
تمھارے اِس حال پر اگر مین مبتلائے غم ہون اپنے حال سے مطمئن
نہین ہون کہ مائل ہون اُس دنیا پر اب جسکے ترک کی اُمید رکھتا ہون
اُسکے اہل پر چھوڑ کے اور فریفتہ ہون اُسپر اُسوقت تک کہ دفعتاً مرگ
آن پہونچی اور مجھے تخت بادشاہی سے زمین کے نیچے پہونچائے اور
عیوض مین جامہ ہاے لباس طلاکار کے جامۂ خاک مجھے پہنائے عوض
مین جواہرات گران بہاکے سنگ و کلوخ مجھپہ چُنے بعد منازل وسیعہ کے
قبر تنگ و تاریک مین ساکن کرے پہنائے مجھے بعد لباس اُتارنے عزت
کے جامۂ خواری و ذلت بس وہان رہون مین بیکس و تنہا اور کوئی تم مین سے
وہان میرے پاس نہو آبادی سے مجھے لیجا ڈ محل خرابی و ویرانی مین تنہا
چھوڑ دو بدن کو میرے جانوران زمین کرم پر چھوڑ دینگے گوشت اور پوست
میرا کھائین اور عضو بدن بھی میرے مثل الگ ہو جائین عزت مجھ سے
بیگانہ اور خواری و ذلت میری رفیق ہون بڑا دوست تم مین سے اُس
وقت میرا وہ شخص ہو جو جلد دفن کرے مجھے میرے اعمال پر چھوڑ دے
اور چلا جائے اُس وقت بغیر حسرت و ندامت کے کوئی ثمرہ اِن دوستون
اور آشناؤن پر مترتب نہو تم ہمیشہ مجھسے وعدہ کرتے تھے کہ دشمنان
ضرر رسانیدہ کو مجھسے دفع کرو اب اقرار کرتے ہو کہ کوئی نفع تم سے
مجھے نہین پہونچنے کا اور قادر میرے دفع ضرر پر نہین ہوا اور کوئی
تدبیر میرے واسطے نہین جانتے لیں اے گروہ مین آج اپنا چارہ کار

کہا ہو [illegible] اور حضرت کو محل سرگردانی
مین [illegible] نفس [illegible] گروہ کو حل
و نشانی [illegible] اصلاح مین لاتا ہی سو
خلق [illegible] عبادت [illegible] سے جناب احدیت و جماعت
ہر کیف [illegible] کرنے مین عامہ خلق کے
گناہ [illegible] زیادہ ہو ہی کی اپنے نفس کی اصلاح مین توقع
رکہتا ہو [illegible] عبادت نفل ہو کہ مقصد ہوا اور دشوار ترین
اعمال سیاست رعیت کی ہو ریکہ تو نے ای بادشاہ بعدالت رعیت
مین سکوت کیا ہو اور رعیت اپنی تدبیر انکے امور کی اصلاح مین کی
ہو جسقدر کہ انکے امور مین صلاحیت حاصل ہوئی تو مستحق مرد و ثواب ہوا
ای بادشاہ اصلاح اس گروہ کی تیرے ہاتہ ہو اب تو چاہتا ہی کہ انہین
چہوڑ دے کہ فاسد ہون اور انکے فساد سے گناہ تیری طرف عائد ہو
زیادہ اُس ثواب سے جو فقط اپنی صلاح سے تو حاصل کرتا ہی مگر نہین
جانتا ای بادشاہ کہ علما و دانشمندون نے کہا ہی کہ جو ایک شخص کو ضایع
و فاسد کرے اپنے نفس سے فساد کا موجب ہوا ہی اور جو ایک شخص کو اصلاح
کی طرف لائے موجب اپنے اصلاح نفس کا ہوا ہی کون سا فساد اِس سے
شامل تر اور بیشتر ہوتا ہی کہ تو ترک کرتا ہی اس تمام رعیت کو جنکا تو
اور باہر نکلتا ہی اُس گروہ مین سے تو جنکے امور کے انتظام کا باعث ہے
ہر گز نہ اختیار اس لباس کو اس سلطنت سے کہ وسیلہ شرف دنیا و آخرت
ہی تیرے واسطے بادشاہ نے کہا سمجہا مین جو کچہ کہا تو نے اور ادراک کیا
اُسکا جو کچہ تو نے بیان کیا اگر مین بادشاہت کو ترک مین اختیار کر دون

کہ تم مین عدالت کو جاری کرون اور خدا سے مزد و اجر طلب کرون تمھاری
اصلاح مین گمان نہین رکھتا ہون کہ اکیلا یہ کام کر سکون حالانکہ تم سب میل رکھتے
ہو دنیا کی طرف اور راغب ہو اپنی خواہشون اور لذتون پر اُسکے
تمھارے اس حال پر اگر مین مبتلائے غم ہون اپنے حال سے مطمئن
نہین ہون کہ مائل ہون اُس دنیا پر اب جسکے ترک کی اُمید رکھتا ہون
اُسکے اہل پر چھوڑ کے اور فریفتہ ہون اُسپر اُسوقت تک کہ دفعتًا مرگ
آن پہونچی اور مجھے تخت بادشاہی سے زمین کے نیچے پہونچائے اور
عیوض مین جامہ ہاے لباس طلا کار کے جامۂ خاک مجھے پہنائے عوض
مین جواہرات گران بہاے سنگ و کلوخ مجھپر رکھنے بعد منازل وسیعہ کے
قبر تنگ و تاریک مین ساکن کرے پہنائے مجھے بعد لباس اُتارنے کرامت
کے جامۂ خواری و ذلت بس وہان رہون مین بیکس و تنہا اور کوئی تم مین سے
وہان میرے پاس نہو آبادی سے مجھے لیجاؤ محل خرابی و ویرانی مین تنہا
چھوڑ دو بدن کو میرے جانوران زمین کرم پر چھوڑ دو کہ گوشت اور پوست
میرا کھائین اور عضو بدن بھی میرے مثل الگ ہو جائین عزت مجھ سے
بیگانہ اور خواری و ذلت میری رفیق ہون بڑا دوست تم مین سے اُس
وقت میرا وہ شخص ہو جو جلد دفن کرے مجھے میرے اعمال پر چھوڑ دے
اور چلا جائے اُس وقت بغیر حسرت و ندامت کے کوئی ثمرہ ان دوستون
اور آشنا ؤن پر مترتب ہو تم ہمیشہ مجھسے وعدہ کرتے تھے کہ دشمنان
ضرر رسانندہ کو مجھسے دفع کرو اب اقرار کرتے ہو کہ کوئی نفع تم سے
مجھے نہین پہونچنے کا اور قادر میرے دفع ضرر پر نہین ہو اور کوئی
تدبیر میرے واسطے نہین جانتے بس اے گروہ مین آج اپنا چارہ کار

کرتا ہون تم نے مجھسے مکر کیا دا ہماے فریب میرے واسطے بچھاتے
تے اپنے تئین تمھارے فریبون سے نجات دیتا ہون اُنھون نے
کہا اے بادشاہ خوش کر دا بسم وہ نہین ہین جو پہلے تھے جس
طرح تو وہ نہین ہے جو پہلے تھا جو شخص تجھے اُس حال
بد سے نیک کی طرف لایا ہی اُسی نے ہمارا حال بھی بدل دیا اور بد
بخیر و خوبی کیا ہی بس ہماری توبہ قبول کر اور ہماری خیر خواہی کو ترک
نکر بادشاہ نے کہا جبتک تم اپنے قول پر قائم ہو مین تم مین ہون
جب خلاف اِس وعدے کے عمل مین لاؤگے مین تم مین سے
چلا جاؤنگا بس وہ بادشاہ اپنے ملک مین رہا سب رؤسا و رعایا نے
اُسکی خصلت پر عمل کیا طاعت و عبادت خدا مین مشغول ہوئے حق تعالیٰ
نے ارزانی فراوان اُنکے شہرون مین کرامت فرمائی اور دشمنون کو
مخذول و ذلیل کیا ملکوت کو اُس بادشاہ کے زیادہ کیا تیس برس اُس
ان خصال حمیدہ کے ساتھ اُن لوگون مین بادشاہت کی پھر رحمت الٰہی سے
ملحق ہوا تمام عمر اُسکی چونسٹھ برس کی ہوئی کہ نصف اُس مین سے
ظلم و فساد مین گذرانی اور نصف صلاح و سداد مین۔ یوذآصف
نے کہا اِس مثال کے سُننے سے بہت مسرور ہوا مین اِسی
طرح کی کوئی اور مثال بیان کر جو مجھے زیادہ خوش کرے
اور شکر الٰہی کو زیادہ بجالاؤن۔ بلوہر نے کہا نقل کی ہے کہ ایک
بادشاہ تھا فاسق اُسکی رعیت مین شدائد اور تفرقہ اور پراگندگی تھی دشمن
اُسپر غالب ہوتے تھے بسبب اپنے فسق و فساد کے اُس بادشاہ
کا ایک بیٹا تھا بہت صالح نیک حق شناس خدا ترس رعیت

کو خوف الٰہی و پرہیزگاری کی طرف راغب کرتا تھا اور حکم کرتا تھا انھین بیاد خدا
کا جمیع حالات مین اور پناہ لیجانے کا خدا کی طرف دفع اعدا اور
رفع شدائد مین جب باپ اُسکا مرگیا اور وہ تخت نشین ہوا حق تعالے
نے دشمنون کو اُسکے زبر کیا رعیت اُسکی برفاہیت داخل مجتمع ہوئی ملک
اُسکا آباد و معمور ہوا بادشاہی اُسکی منتظم ہوئی زیادتی اِن نعمتہاے بی پایان
کی اُسکے واسطے موجب طغیان و غفلت و فساد ہوگئے یہانتک
کہ بندگی خدا کو ترک کیا اور نعمت ہاے الٰہی کا کفران کیا جو اُن سے
عناد رکھتا تھا تعجیل کرتا تھا اُسکے قتل مین ایسے حال پر بادشاہی سے
اُسکی طول کھینچا دن بدن اُسکا اور اُسکی رعیت کا فساد عصیان زیادہ
ہوتا جاتا تھا یہان تک کہ سب نے فراموش کیا اُس دین حق کو جو
اُسکی بادشاہت کے قبل رکھتے تھے جو کچھ وہ ظلم و باطل سے حکم کرتا
تھا سب اطاعت کرتے تھے ضلالت و گمراہی مین تعجیل کرتے تھے
ایسے حال پر رہے یہان تک کہ اُنکے فرزندون نے اُسے جہالت
و ضلالت پر نشو نما کیا عبادت الٰہی اُن مین سے بالکل ترک بلکہ معدوم
ہوگئی نام مطہر جناب اقدس الٰہی کا اُنکی زبانون پر جاری نہوتا تھا اور دلون
مین سب کے یہ خیالات تھے کہ خدا کوئی نہین ہے سوا بادشاہ کے یہی
خدا ہے بادشاہ نے اپنے باپ کی زندگی مین خدا سے عہد کیا تھا کہ اگر
مین بادشاہ ہونگا تو عبادت و طاعت تیری اسطرح کرونگا کہ کسی
بادشاہان گذشتہ نے کی ہوگی غرض جب بادشاہ ہوا غرور سلطنت
نے اسکی نیت کو اُسکے دل سے محو کر دیا اور نشے نے فرمان روائی
کی اُسے ایسا بیہوش کر دیا کہ آنکھ نہ کھولی اور حق تعالے کی طرف

تغلز کی امرا مین اُسکے ایک مرد صالح تھا قرب و منزلت و مرتبہ اُسکا سب
سے بڑھا ہوا تھا وہ بہت دل تنگ ہوا اُسکی گمراہی و ضلالت سے اور سستی
و بطالت سے چاہتا تھا کہ بادشاہ کو یاد دلائے وہ عہد جو اُس نے اپنے
خدا سے کیا تھا اور اُس سے نصیحت کرے لیکن شدت صولت و غفلت
سے اُسکے حذر کرتا تھا اور جُرات نہ کر سکتا تھا اہل دین و صلاح سے
مملکت مین اُس بادشاہ کے کوئی باقی نرہا تھا سوا ے اِس امیر کے
اور ایک اور شخص کے کہ وہ ایک قریہ مین مخفی و پوشیدہ ہوکر اوقات اپنی
عبادت خدا مین بسر کرتا تھا اور کوئی نام و نشان بھی اُسکا نہ جانتا تھا
ایک دن اُس امیر مقرب نے جرات کی ایک کلمہ پوشیدہ یعنے ایک
کاسہ سر کسی مُردے کا اُٹھالیا کپڑے مین لپیٹ کے بارگاہ سلطانی مین
آیا اور دربار مین باریاب ہوا بادشاہ کو مجرا و سلام کرکے دہنی طرف
اُسکے تخت کے بیٹھا اُس کاسہ کو رومال سے کھول کے اپنے سامنے
رکھا اور لاتین مارنے لگا یہان تک اُسکی ہڈیون کی چوری نے تمام
مجلس کو کثیف کیا بادشاہ اِس حرکت سے بہت غصے مین آیا اہل
مجلس متحیر ہوئے جلادون نے تلوارین کھینچے منتظر حکم کے تھے کہ بادشاہ
کا اِشارہ دیا مین تو اُسے ٹکڑے کرین بادشاہ باوجود اِس غصے کے
شدت کی آپ سے باہر ہوگیا تھا اپنے تئین ضبط کیئے رہا اور حکم
اُسکے قتل کا نہ دیا بادشاہون کا اُس زمانے کے یہ معمول تھا کہ باوجود
تاہیر و تجبر و کفر و ضلالت کے نہایت علم و حلم رکھتے تھے جلدی سیاست
و تادیب مین نکرتے تھے تالیف قلوب رعیت اور آبادی مملکت
کے لیئے اِس واسطے کہ انحراف اِنکے دِلون کا موجب تنزل اور

خرابی مملکت و نقصان مال و حرج بادشاہ ہوتی ہے اِس سبب سے بادشاہ خاموش رہا یہانتک کہ دربار برخواست کیا اُس ایسی نے دوسرے دن دربار بادشاہ مین وہی حرکت کی اور بادشاہ نے کچھ نہ کہا جب تین دن اُس سے متواتر یہی حرکت ہوا کی اور بادشاہ نے کچھ نہ پوچھا چوتھے دن اُس کھوپری کو ایک ترازو اور تھوڑی سی خاک کے ساتھ لے کے آیا اور جو کچھ کرتا تھا وہی کیا پھر اُس ترازو کے ایک پلہ مین ایک درم رکھا اور ایک طرف خاک رکھ کے اُس درم کے برابر تولا اور اُس کلہ کی آنکھ مین بھر دیا پھر کف خاک اُٹھا کے اُسکے مُنھ مین بھری اُس وقت بادشاہ کو طاقت صبر نرہی بیتاب ہو کر کہا کہ مین جانتا ہون کہ زیادتی قرب و منزلت جو تیری میرے نزدیک ہو وہ تجھے باعث ہوئی ہو ان حرکتون کی جانتا ہو تو کہ اعزاز و اکرام رکھتا ہون اور تیرے اِن چند امور سے درگذر کرتا ہون کہ یہ درگذر اور دن سے کسی مین نے نہین کیا اور نہ کرونگا اور مجھے احتمال ہو کہ ان مین کچھ غرض و مطلب تیرا ہو یہ سُنکر وہ مرد صالح مُنھ کے بھل گر پڑا اور پاؤن بادشاہ کو بوسہ دیا اور کہا کہ ای بادشاہ ایک ساعت میری طرف متوجہ ہوا اور تمام عقل کو اپنی میری طرف متوجہ کر کہ تجھسے ایک بات کہتا ہون بدرستیکہ مثال سخن حکمت کی مثال بیج کے ہو کہ اگر زمین نرم کی طرف پھینکے پیوست ہوتا ہو اور جگہ کرتا ہو اور اگر اُسے پتھر پر پھینکے پیوست نہین ہوتا اور اُس مین جگہ نہین کرتا پھر آتا ہو اسی طرح کلمۂ حق مثال سنہ کی ہو کہ اگر زمین پاکیزہ پہ جو قابل زراعت ہو برسے اُس مین گھاس اُگتی ہو اگر زمین شور پر برسے ضایع ہوتا ہو بدرستیکہ آدمیون مین

آرزوئین و خواہش ہاے مختلفہ ہوتے ہین ہمیشہ آدمی کے دل مین عقل
و نور الٰہی و خواہش ہاے نفسانی سے مجادلہ و معارضہ کرتے ہین
بس اگر خواہش عقل پر غالب ہوگئی حق کو قبول نہین کرتا اپنی جگہ سے
باہر آتا ہی سفاہت و تندی کرتا ہی اور اگر عقل خواہش نفس پر غالب
ہوئی آدمی حق کو قبول کرتا ہی اور کبھی کوئی خطا اُس سے صادر نہین
ہوتی آگاہ ہو کہ مین ہنگام طفولیت سے ابتک دوستدار علم و دانش
تھا اور تحصیل علوم پر رغبت رکھتا تھا سب چیزون پر اُسے اختیار کرتا تھا
ہر علم سے بہرہ وافی اخذ کیا مین نے یہانتک کہ ایک دن قبرستان مین پھرتا تھا مین
اِس کاسۂ پوشیدہ کو مین نے دیکھا کہ باہر پڑا تھا بادشاہون کی قبرون مین سے
از بسکہ بادشاہون سے بہت محبت رکھتا ہون مین دیکھنے سے اِس
کاسے کے اِس حال پر اور جدا ہونے سے اِسکے بدن سے اور پڑے
ہونے سے اِسکی خاک ذلت و خواری پر متاثر ہوا مین اِسے اُٹھالیا
مین نے اور گود مین لیکر اپنے گھر مین آیا دیبا و حریر اِسے پہنایا گلاب
اُسپر چھڑک کر نفیس فرش پر اُسے رکھا اور اپنے دل مین کہا مین نے
کہ یہ کاسہ اگر بادشاہون کے سرون مین سے ہی یہ تعظیم و اکرام اِسکی
اثر کریگا اپنے حسن و جمال کی طرف عود کریگا اور اگر سرہاے
فقرا و مساکین سے ہی اِسی حال پر رہیگا اکرام میرا اِسے نفع نہ دیگا پس کئی
چند روز اِسے ایسا ہی کچھ کیا مین نے اور احترام و زینت مین اِسکے
اہتمام تمام کیا مین نے مگر کچھ اثر اسمین ظاہر نہوا جب دیکھا مین نے
کہ اِسکا معزز رکھنا موثر نہوا ایک غلام میرا جو سب غلامون مین ذلیل
تھا اُسے بلاکے مین نے کہا کہ بدتر بہ بدتر ہاے ذلتین اِسپر پہنچا

اُس حال سے نے بھی اسمین کچھ اثر نہ کیا جانا مین نے کہ اکرام کرنا اور ذلیل
کرنا اسکا سبب اثر ہی اس حال کے دیکھنے کے بعد حکما و داناؤن کے
پاس گیا مین نے اُس کلی کے حال سے سوال کیا وہ بھی اسکے حال
سے مطلع نہ تھے ازبسکہ جانتا ہون مین کہ بادشاہ منتہاے علم و دانش
و معدن علم و بُرد باری ہی تیرے پاس آیا مین کہ تجھسے سوال کرون
مگر اپنی جان سے ڈرتا تھا جرأت سوال کی نہ تھی یہان تک کہ خود سوال
کیا تو نے اب عرض میری یہ ہی کہ مجھے بتایئے کلہ بادشاہون کے سردن
مین سے ہی یا فقیرون مین سے ہی بدرستیکہ جب عاجز ہوا
مین دریافت حال مین اس کلے کے اپنے دل مین خیال کیا مین نے
کہ بادشاہون کی آنکھ کو کوئی چیز نہین بھرتی اور حرص انکی اسقدر
ہی کہ جو کچھ آسمان کے نیچے ہی اگر وہ سب اپنے قبضے مین لائین اسپر
بھی سیری انکو نہین ہوتی اور قناعت اُسپر نہین کرتے اور ارادہ
اسکا کرتے ہین کہ جو کچھ آسمان پہ ہی اُسے بھی اپنے قبضہ اختیار مین
لائین آنکھ کو اس کلے کے [illegible] سے نے کہ ایک درم خاک سے
بھر گئی اسی طرح نظر کی مین نے منھ پہ اس کلے کے کہ اگر منھ بادشاہون
کا ہوگا کسی چیز سے نہین بھرے گا جب ملاحظہ کیا مین نے ایکدرم
خاک سے بھر گیا اگر تو کہتا ہی کہ [illegible] فقیر کا ہی تجھ پر حجت تمام کرتا ہون مین
کہ کیونکر جانا تو نے کہ یہ سر فقیر کا ہی حالانکہ سے بادشاہون کی قبرستان
سے اُٹھایا ہی مین نے اگر تو اسکا اعتبار نکرے تو مین جاتا ہون
اور کلے بادشاہون اور فقیر[illegible] کے بہت سے انکی قبرون سے
نکال کر لاتا ہون اگر کوئی فضیلت و شرف و نشان بادشاہون سے

کمون مین تو مجھی ظاہر کریگا تو البتہ تیرے کلام کا قایل ہو جاؤنگا اور تصدیق
کرونگا اور اگر تو کہیگا کہ یہ کلہ بادشاہ کا ہی بس آگاہ ہو اے بادشاہ کہ یہ
کلہ اُس شخص کا ہی کہ جو شوکت و بادشاہت و زینت و رفعت و عزت
و شرف مین مثل تیرے تھا اپنی زندگی مین تھا اب اِس حال کو بعد مرنے
کے پہونچا ہی بس نہین پسند کرتا مین تیرے واسطے اے بادشاہ اُمدن
کو کہ تو بھی ایسے حال کو پہونچے اور پامال دوست و دشمن ہو اور بدن
تیرا خاک مین آلودہ ہو کیڑون نے سراپا کھا لیا ہو جمعیت تنہائی
سے اور عزت ذلت سے مُبدل ہوئی ہو تجھے ایک قبر تنگ و
تاریک مین ڈال دین بادشاہت کو تیری بہ میراث لیجائین اور
تیری یاد تیرے آدمیون سے اور علماسے منقطع ہوگئی ہو اور
فاسق جسے تو نے معزز کیا ہی ذلیل ہو اور جسے تو نے ذلیل کیا
ہی گرامی ہو دشمن تیرے شاد ہون اور دوست تیرے تجھسے
فرار اور خاک تیرے منھ پر ڈالین اُس حال مین تو گرفتار ہو کر اگر
تجھے وہ پکارین تو نہ سنے اور اگر تجھے معزز رکھین تو نہ جانے
تو اور اگر تجھے ذلیل کرین غصے مین نہ آئے تو فرزند تیرے یتیم ہون
ازواج تیرے بیکس اور احتمال ہی کہ بعد تیرے اور شوہر کرلین
بادشاہ یہ باتین سُن کے بہت ہراسان ہوا اور آنسو اُسکی آنکھون
سے جاری ہوئے فریاد و واویلا بلند کیا اور بہت رویا جب اُس شخص نے
دیکھا کہ کلام نے میرے دل مین تاثیر قرار واقعی کی اور اِسی قسم کے
کلمات بہت سے کہے بادشاہ نے کہا کہ خدا تجھے جزاے
خیر دے اور یہ گروہ جو میرے پاس جمع ہوا ہی رُوساے خدا انہین

بلا سئے بد مین مبتلا کرے قسم کھاتا ہون مین اپنی جان کی کہ مطلب تیرا
سمجھا مین اور اپنی خبر پر بنیاد دہو مین آور ترک کیا مین سنے خواہشون
اور معاصی کو اور طاعات خیرات کی طرف راغب ہوا مین پس شہرہ
اُسکی صلاح و نیکی کا آفاق مین منتشر ہوا اہل علم و فضل ہر مقام سے
اُسکی طرف متوجہ ہوئی عاقبت اُسکی بخیر و صلاح انجام کو پہونچی
اِسی حال پر رہا یہان تک کہ دُنیا سے فانی سے طرف عالم بقا کے
رحلت کی اُس نے - بلوہر سنے اس نقل کو تمام کیا یوذ آصف
کو وداع کیا اور اپنے مقام کیطرف مراجعت کی کچھ دنون
اور اُسکے پاس آتا جاتا رہا یہان تک کہ مطلع ہوا کہ ابواب
خیر و فلاح و ہدایت و صلاح اُسکے واسطے کھل گئے
اور راہ حق و دین مبین سے ہدایت پائی پس یوذ آصف
سے رخصت ہو کر اس شہر سے روانہ ہوا یوذ آصف اکیلا
دل گیر و غمگین رہگیا - یہان تک کہ وہ وقت آیا کہ وہ جاے اہل
دین و عبادت کے پاس اور عامہ خلق کو ہدایت کرے حق تعالے
نے ایک فرشتہ اُسکے پاس خلوت مین بھیجا وہ اسکے پاس آکر کھڑا
ہوا اور کہا کہ تجھپر خیر و سلامتی حضرت ایزدی کی جانب سے ہو پر ستیکہ
تو انسان ہی بہائم و حیوانات مین گرفتار ہوا ہی کہ سب فسق و ظلم و
جہالت مین گرفتار ہین مین آیا ہون تیرے پاس بہ تحیت و سلام
حق تعالیٰ کی طرف سے جو پروردگار سب خلائق کا ہی مجھے تیرے
پاس بھیجا ہی کہ تجھے بشارت دون کرامت ہاے الٰہی کی اور تجھے
تعلیم کرون وہ چند امور جو تجھپر نہان ہین امور دُنیا و آخرت سے

پس میری بشارت کو قبول کر اور میرے مشورہ کو اختیار کر اور میرے
کہنے سے باہر نہ جا لباس دنیا کو اپنے سے جدا نہ کر اور خواہش
دنیا کو اپنے سے دور کر اور ترک کر بادشاہی زائل اور سلطنت
فانی کو کہ ثبات و دوام نہین رکھتی اور عاقبت اُسکی سوا ے حسرت
و پشیمانی کے نہین ہو طلب کر اُس بادشاہت کو جو زوال نہین رکھتی اور
اُس خوشی کو جو ہرگز تمام نہین ہوتی اور اُس راحت کو جو ہرگز
متغیر نہین ہوتی راست ہو اقوال و افعال مین و عدالت کو اپنا پیشہ
قرار دے بدرستیکہ تو پیشوا اور امام مردم ہوگا اور خلائق کو بہشت کیطرف
دعوت کرے گا لیوذ آصف نے فرشتے سے جب اس طرح کی یہ
بشارت سُنی سجدۂ خدا مین جھک گیا حق تعالی کا شکر ادا کیا اور
کہا کہ جو کچھ میرا پروردگار فرماتا ہے اطاعت کرتا ہون اُسکے فرمان
سے تجاوز نہ کرونگا جو میرے حق مین مصلحت جان مجھے اُسی کا حکم
تیرا شکر کرونگا مین اور اپنے پروردگار کا جس نے تجھے بھیجا ہے
حمد کرونگا اسواسطے کہ اس نے مجھپر رحم و مہربانی فرمائی اور
مجھے شر دشمنان دین سے نجات دے مین ہمیشہ اُسی امر کی فکر مین
تھا جسکے واسطے تو نازل ہوا فرشتے نے کہا کہ مین بعد چند روز کے پھر
تیرے پاس آؤنگا اور تجھے نکال لیجاؤنگا کہ مستعد رہنا باہر چلنے پر
لیوذ آصف نے عزم اپنے سفر کا درست کیا تمام ہمت
اُسکے امر پر مصروف تھی اور کسی کو اُس نے مطلع نہ
کیا جب وقت جانے کا آیا وہ فرشتہ نصف شب
کو اُسکے پاس آیا اُس وقت مین کہ سب سوتے تھے

اور کہا اٹھ اب تمام جبر جائز نہین ہی حکم خدا ہی - یوذ آصف اُٹھا اور اس راز کو کسی پر ظاہر نہ کیا سواے اپنے وزیر کے جب چاہا کہ سوار ہو ایک جوان خوبصورت جو حاکم اُسکے کسی شہر کا تھا اُسکے پاس آیا اور سجدہ کیا اور کہان جاتا ہی شاہزادے کہ ہمین ان دنون مین شدّت و تنگی پیش آئیگی بد ریستکہ تو مصلح احوال رعیت و دانا و کارل تھا رعیت و ملک و بلاد کو اپنے چھوڑتا ہی اور ہمین محنت و مشقت مین ڈالتا ہی ہمارے پاس رہ کہ جبسے تو پیدا ہوا ہی ابتک ہمنے بہ آسایش و فراوانی نعمت بسر کی ہی کوئی بلا و آفت و تنگی ہمین نہین پہونچی یوذ آصف نے اُسے تسلّی دی اور کہا تو اپنے ملک مین رہ اپنے اہل مملکت سے اچھا سلوک کر ایسے لطف و مدارا کر مجھے جہان بھیجا ہی جانا چاہیئے اور جس امر کا حکم ہوا ہی اُسپر عمل کرنا چاہیئے اگر تو میرے اُس امر مدد و ہمراہی کرے گا میرے عمل سے نصیب و بہرہ رکھیگا یہ کہکر روانہ ہوا جسقدر سوار جائینگا حکم تھا سوار اور پھر اتنا پیادہ روانہ ہوا وزیر گھوڑا اپنے ساتھ تھا اور بہ آواز بلند روتا تھا اور بیتابی کرتا تھا کہتا تھا کہ کیونکر سے تیرے مان باپ کو دیکھون اور کیا جواب اُنہین دون اور نہین جانتا کہ وہ کس عذاب سے مجھے سیاست کرین گے اور کس ذلّت سے مجھے قتل کرائین گے اور تو کیونکر طاقت سختی و مشقت و آزار کے رکھیگا کہ ہرگز اسکا خوگر نہین ہی کیونکر وحشت و تنہائی پر صبر کرے گا کہ کبھی ایک دن بلکہ ایک لحظہ تنہا نہین رہا تیرا یہ دل نازک کیونکر تاب بھوک اور پیاس اور خاک و کلوخ پر سونے کی لاوے گا یوذ آصف نے اُسے بہت تسلّی دی گھوڑا اور کمربند اپنا اُسے دیا وزیر یوذ آصف کے پائون پر

گر پڑا پانون کے بوسے لیتا تھا اور کہتا تھا کہ اے سردار و آقا میرے
مجھے نہ چھوڑ اپنے ساتھ لیچل جہان جاتا ہی کہ میرے تیرے بعد عزت
و حرمت اِس قوم مین ہوگی اگر مجھے چھوڑ دے گا اور اپنے ساتھ نہ لیجائیگا
جنگلون مین جاؤنگا اور اُس گھر مین نہ جاؤنگا جہان آدمی ہون یوذآصف
نے اُسکی دلداری اور تسلی کی اور کہا کہ بدی کو اپنے دل مین جگہ ندی
انشاء اللہ تعالے تجھے کوئی ضرر نہ پہونچے گا بغیر خیر و خوبی کے
کچھ ندیکھے گا مین کسے شخص کو بادشاہ کے پاس بھیجون گا تیری
سفارش کرون گا اور پیغام بھیجون گا کہ تیری عزت کرے اور تجھسے
نیکی کرے پھر یوذآصف نے لباس شاہی کو اُتار کے وزیر کو دیا اور
کہا کہ میرے کپڑے ہین وہ یاقوت گران بہا جسے ہمیشہ سر پر نصیب
کرتا تھا اُسے دیا اور کہا کہ اسباب و مرکب و لباس میرا اُٹھا بادشاہ
پاس جا جب پہونچے از روے تعظیم سجدہ کر یاقوت اُسے دے
اور میرا اسلام اُسے اور سب اُمرا و شرفا کو پہونچا اور کہہ کہ جب مین نے
حال دُنیاے فانی اور آخرت باقی مین نظر کی اُن مین متردد ہوا
کہ کسے اختیار کرون دل نے میرے باقی کی طرف رغبت کی اور
فانی کو ترک کیا جب اصل و حسب کو اپنے جانا مین نے دوست
اور دشمن کو اپنے پہچانا اور تمیز یار و بیگانہ مین کی دشمنون اور بیگانون کو
ترک کیا اپنی اصل و حسب کی طرف ملحق ہوا آگاہ ہو کہ میرا باپ
جب اِس یاقوت کو دیکھیگا اُسکی خاطر جمع ہوگی اور خوش ہوگا جب
میرے کپڑے تیرے گلے مین دیکھے گا تصور کرے گا میری محبت کا
تجھے یہ امر مانع ہوگا اس سے کہ تجھے ضرر پہونچائے وزیر شہر کیطرف

پھر بوذ آصف روانہ ہوا یہانتک کہ ایک صحراے کشادہ مین پہونچا اور ایک بڑا درخت وہان دیکھا کہ ایک نہر کے کنارے پر واقع ہے جب اُسکے قریب پہونچا اُس چشمے کو دیکھا پانی اُسکا بہت پاکیزہ تھا اور اُس درخت کو دیکھا کہ بہت موزون و خوش قطع نظر آیا کہ کبھی اسقدر خوبی کا درخت نہ دیکھا تھا اُس درخت مین شاخین علی الاتصال تھین میوہ جو اُس درخت کا چکھا تمام دُنیا بھر کے میوون سے شیرین و خوش ذائقہ پایا اور دیکھا کہ جانور بیشمار اُس درخت پر بیٹھے ہوئے ہین اِس حال کے دیکھنے سے بہت خوش ہوا اُس درخت کے نیچے کھڑا ہوا اور اپنے دل مین اِس حال کی تعبیر کرتا تھا تشبیہ دی درخت کو بشارت نبوت سے جو اُسے پہونچی تھی اور چشمۂ آب کو علم و حکمت سے اور اُن جانورون کو اُن لوگون سے جو اُسکے پاس جمع ہون حکمت و دانش اُس سے حاصل کرین اور ہدایت پائین اِسی تصور مین تھا کہ ناگاہ چار فرشتے اُسکے سامنے پیدا ہوئے اور چلے وہ بھی اُنکے پیچھے چلا پس اُسے بلند کیا آسمان کی طرف اور حق تعالی نے علوم و معارف کا اِسقدر اُسپر فیضان کیا کہ احوال نشاء اولی کا جو عالم ارواح ہے اور نشاء وسطی کا جو عالم ابدان ہے اور نشاء آخری کا جو قیامت ہے سب اُسپر ظاہر ہوا اور احوال امر آیندہ سے آگاہ ہوا پھر اُسے زمین پر لائے اور ایک فرشتہ کو اُن چارون فرشتون مین سے حق تعالی نے مقرر فرمایا کہ ہمیشہ اُسکے ساتھ رہے ایک مدت اُن بلاؤن مین رہا اور آدمیون کو ہدایت بحق کرتا رہا بعد اُسکے آیا زمین سولابط پر جو اُسکے باپ کا ملک تھا جب اُسکے باپ

آخر نبر پہونچی اپنے امرا ارکان دولت کو سے استقبال کے لیئے آیا بہت
اعزاز واکرام سے پیش آیا عزیز و اقربا دوست آشنا رشیدان فوج
اور شہر کے لوگ سب اُسکی خدمت مین آسے اور سلام کیا اور بیٹھے
لوذ آصف نے بہت اُن سب سے باتین کین بہت موانست و مہربانی
کی اور کہاکہ کان اپنے میری طرف کرو اور دلون کو اپنے اعراض
کاسد سے فارغ کرو سخنان حکمت ربانی جو نوربخش جانون کی ہین اُسکے
سُننے کے لیئے اور قوت حاصل کرو اُس علم سے جو دلیل و رہنما
تمھارا ہے راہ نجات کی طرف عقلون کو اپنی خواب غفلت سے
بیدار کرو اور سمجھو اُس کلام کو جو جُدا کرنے والا ہی حق و باطل کا اور
ضلالت و ہدایت کا آگاہ ہو جسپر کہ مین تمھاری دعوت کرتا ہون وہ
دین حق ہی کہ حق تعالیٰ نے اُس پر انبیا و رسول بیجے ہین اگلے زمانون
مین مجھے خدا نے اس زمانے مین اِس دین سے ممتاز و خصوص
کیا ہے اُس سبب شفقت و مہربانی کی جو مجھپر اور سب لوگون پر
اِس زمانے کے رکھتا ہے متابعت سے اِس دین کے نجات
آتش جہنم سے حاصل ہوتی ہے بدرستیکہ کوئی شخص آسمان تک نہین
پہونچتا ہی اور مستحق دخول بہشت جاوید کا نہین ہوتا مگر ایمان و عمل
صالح سے بس کوشش کرو اِن دونون امرون مین تا حاصل کرو
راحت دائمی اور حیات ابدی کو اور جو شخص تم مین سے ایمان لاے
چاہیئے کہ ایمان اُسکا طمع زندگی دُنیا یا اُمید بادشاہت یا طلب عطا
و بخشش دُنیوی کے لیئے نہو بلکہ چاہیئے کہ ایمان تمھارا تحصیل ملکوت
سمٰوات و بادشاہت نشاء باقی آخرت اور عذاب الٰہی سے نجات اور

ضلالت و گمراہی سے اور راحت و آرام آخرت کے لیئے ہو اسواسطے
کہ پاک وز بین و بادشاہت اُسکی یعنے بیان کی زائل و فانی ہے اور
اقتین اُسکی جلد منقطع ہو جاتی ہین اُس ہنگام مین کہ جزا دہندہ روز جزا کے
پاس کھڑے ہو بدرستیکہ وہ جزا نہین دیتا مگر حق و عدالت اور آگاہ ہو
کہ مرگ تمھاری بدلون سے قریب ہو ہمیشہ تمھاری جانون کے شکار کی گھات
مین ہو کہ لیجاے اور تمھارے بدلون کو غارون مین پھینک دے آگاہ
ہو کہ جسطرح اُڑنے والا جانور زندگی پر اور نجات پر دشمنون کے
شر سے قادر نہین ہو مگر قوت بینائی اور بہ زور اپنے پردن کے
پر وازا ور اپنے پائون کے اسی طرح آدمی حیات ابدی پر اور نجات
دائمی پر قادر نہین ہو مگر ایمان اور اعمال صالح اور بنیات حسنہ سے
لبس اندیشہ اور فکر کرو اے بادشاہ اور آسکے گروہ اکابر و اصاغر
اُس چیز مین جو سُنے تم نے اور عقل دُرست سے سمجھو دریا سے
عبور کرو جبتک کہ کشتی موجود و مہیا ہو اور گذر سکتے ہو راہ کو طے کرو
جبتک کہ رہبر اور توشہ و مرکب رکھتے ہو اِس ظلمت آباد مین جبتک
چراغ رکھتے ہو غنیمت جانو منزل کو طے کرو معاونت سے اہل دین
و عبادت کے خزانے اپنے واسطے جمع کرو شریک اُنکے ہو اعمال
صالحہ اور عبادات شائستہ مین اور خوب متابعت کرو اُنکے مددگار
رہو شاد کرو اُنھین اپنے کردارہاے نیک سے تا تمھین عالم نور
اور خانہ سرور تک پہونچائین فرائض و واجبات الٰہی کی محافظت کرو
اور بشرائط بجالاؤ آرزوُن پر دُنیا کی اعتماد نکرو پرہیز کرو شراب خواری
و زناکاری سے اور سب اعمال قبیحہ سے حق تعالےٰ نے جنکی ممانعت

فرمائی ہو کہ وہ ہلاک کنندہ جان و بدن ہین پرہیز کرو حمیت و تعصب و
غضب و غصہ اور اُن چیزون سے کہ جنپر راضی نہین ہو کہ کوئی ساتھ
تمھارے اُنھین عمل مین لاوے بس اُنکو تم بھی ساتھ کسی کے عمل مین
نہ لاؤ اور اپنے دلون کو بُری باتون سے پاک و صاف و طاہر کرو اور
اپنی نیتون کو خالص کرو کہ جب تمھاری اجل آپہونچے راہ راست پر
ہو پھر وہان سے سفر کیا اور بہت شہرون مین گیا آدمیون کو ہدایت کی
آخر ملک کشمیر مین پہونچا زمین کشمیر کو آباد کیا سارے شہر کو ہدایت کی مین
رہا یہان تک کہ رحلت کی روح پاک سے اُسکے بدن خاکی سے مفارقت
کی عالم انوار سے ملحق ہوئے قبل اپنی وفات کے ایک شاگرد کو اپنے
بُلایا اُسکا نام بابد تھا اور ہمیشہ خدمت و ملازمت مین اُس بزرگوار کی رہتا
تھا علم و عمل مین کامل ہوا تھا اُس سے وصیت کی اور کہا کہ پرواز میری
روح کا عالم قدس کی طرف عنقریب ہوا چاہتا ہو لازم کہ فرائض
الٰہی کی محافظت کرو حق سے باطل کی طرف مائل و مشغول نہو عبادت
و بندگی الٰہی پر پھر بابد کو حکم کیا کہ میرے واسطے مدفن اور مقبرہ بنانا
سر کو مغرب کی طرف کیا پاؤن کو مشرق کی طرف پھیلا دیا عالم بقا کی طرف انتقال کیا

تاریخ سوم ماہ شعبان المعظم ۱۳۱۱ھ ہجری بمقام لکھنؤ محلہ فراش خانہ وزیر گنج مطبوع
مطبع اثنا عشری سید عابد علی اطلاع کوئی صاحب بدون اجازت تحریری مالک
مطبع نہ چھاپین اور نہ چھپوائین